





عوضنا مکتب کا فضل خلافت زمان
برین شمع پین رنگین وین



مطعم شمع پین رنگین وین
مطعم شمع پین رنگین وین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَنَصَرَ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عَلَى اَعْدَاءِ الدِّينِ وَفَضَّلَنَا عَلَى اَیِّ
السَّابِقِينَ بِاَنَّ اَمَّا بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُوْلِهِ وَحَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعِ
الْمُذْنِبِينَ وَاِلَيْهِ الَّذِيْنَ هُمْ سَفِيْنَةُ النِّجَاةِ عَنْ تَلَاطِيْهِ اَمْوَاجُ الْاَبْتِلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْحَابِهِ الَّذِيْنَ
بَدَّلُوْا جَهْدَهُمْ فِيْ تَرْجُوْمَةِ اَحْكَامِ الشَّرْعِ الْمُبِيْنِ اَمَّا بَعْدُ فَخَيَّرْتُ فِيْهِ فَاَقْدَامَ الْاَوَّلِ وَالْتِمِيزَ اَضْعَفَ عِبَادَ رَسُوْلِهِ
الْمُشْرِقِيْنَ سَيِّدِ مَدِيْنَةِ حُسَيْنِ النُّقْوَى الْمَدَارِي السَّيِّدِ نُوْرِي ابْنِ شَيْخِ مُحَمَّدٍ حُسَيْنِ صَانِعِ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ خَدِثَ
اَرِيَابَ صَدَقٍ وَصَفَا مِنْ التَّمَّاسِ كَرْتَابِهِ كَمَا اسْخَاكَ رُكُوْبًا اَوْقَاتٍ يَهْ اَمْرًا كَرِيْمًا خَاطِرًا كَمَا كُوْنِيْ اِيْمِيْ كِتَابٍ خَاصٍّ بِابْنِ عَرَبِي
كِيْ يَكُنَّ اَحْيَا يَسِيْرِيْ جَسَدِيْ فِي الْاَجْمَلِ اسْتَعْدَادًا وَرُحْمَةً تَرْجُمَةُ عِلْمِ لُغَاتٍ وَمَحَاوِرَاتٍ عَرَبِيَّةٍ صَالِحَةٍ بِوَالْفَعْلِ كَمَا حَسَنَ اِتْفَاقٍ سَوِيْ كِتَابٍ
فَتْوَحِ الشَّامِ عَنْ مَرْوَايَاتٍ عَلَامَةٍ وَاَقْدَمِيْ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ فَتَوَحِ الْمَصْرَ طَبْعُهُ فَكَلَّمَهُ جَنَابُ عَمِّ مَعْظَمٍ قَبْلَهُ كَمَا يَسْتَشِيْ
سَيِّدِ عَنَّا مَيْتِ حُسَيْنِ صَاحِبِ ظِلِّ الْعَالِي تَنَكُّ بِوَسْخِيْ اسْ حَقِيْرَةٍ جَنَابِ مَمْدُوْحٍ كِيْ خَدِثَ مِيْنِ كَذَا رَشٍ كِيَا كَمَا اَرْتَرُ جَمْعًا كَمَا بَنِي
سَيِّدِ بَزَانِ اَرْدُوْهُ بِوَسْخِيْ تَوَسُّعٍ كَمَا سَوَادُ قَلِيْلٍ اَلَا اسْتَعْدَادًا وَاسْكَ مَضَامِيْنِ كَثِيْرٍ الْمَنْفَعَتِ سَوِيْ خَطَاوَا فِرَاوْطَاوِيْ وَنَظَرِيْ اَبْنِ جَنَابِ مَوْصُوفٍ
فُوْا بِوَجُوْدِ خُصِيْقٍ فُرْصَتِ بُوْجُ شَاغِلٍ نِيَاوِيْ كَمَا تَرْجُمَةُ فَتَوَحِ الشَّامِ كَا بَزَانِ اَرْدُوْهُ تَحْرِيرِيْ فَرِيَاوَا اَوْرُتَرْجُمَةُ فَتَوَحِ مَصْرًا اسْ حَقِيْرَةٍ كِيْ تَحْرِيرِيْ مَحْمُولٍ
فَرِيَاوَا خِيَانَةِ حَقِيْرَةٍ اَتَقَالًا لِّلْمَا تَرْجُمَةُ فَتَوَحِ مَصْرًا كَا بِطَرْزٍ وَرُوشٍ تَرْجُمَةُ فَتَوَحِ الشَّامِ كَمَا لَكُمَا جَنَابِ مَوْصُوفٍ كِيْ خَدِثَ
مِيْنِ كَذَا رَانَا اَوْرُ جَنَابِ مَعْظَمِ اِلَيْهِ فُوْا سَاوِيْ سَازِيْ اَبْنِ نَاطِرِيْنِ اَضَافَ اِلَيْهِ كِيْ خَدِثَ كِيْ مِيْنِ عَرْضٍ يَهْ كَمَا اَرْتَرُ كِيْ مَقَامٍ
مِيْنِ كُوْنِيْ سَقَمٍ اَوْرُ غُلْطِيْ بِاَوِيْنِ تَوَعِيْبٍ جُوْنِيْ سَيِّ اَغْمَاضٍ فَرِيَاوِيْنِ كَمَا اَحْقَرُ وَاَقْعُ مِيْنِ كَمَا اسْتَعْدَادًا هُوْ اَوْرُ غَرْضٍ خَاصٍّ اَسْ
تَرْجُمَةٍ سَيِّ نَفْعٍ عَامٍ بِشَيْخِ نَهَادُوْهُوْ اَلَا اَشْرَعُ فِي الْبَيَانِ رَاجِيَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ الْمَثَانِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واقعی رحمہ اللہ نے مسلسلہ اویون کو بھی بن شاکر المذنی سے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اسد غالب بزرگ و سواہل شام کو
عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر لکھا عمرو بن العاص نو ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن جراح
رضی اللہ عنہ کو اس ضمن میں اللہ الرحمن الرحیم میں عمرو بن العاص بن وائل السخومی ابی امین الامۃ اما بعد فانی
احمد اللہ الذی لا اله الا هو واصلى عن نبيه والذي اخبر به الامير ان الله جل وعلا فتح علينا ما كان في
من الساجل وفتحنا قيسارية ملكا وهرب منها قسطنطين بن الملك الحرقل با مواله وذخايره وحرمة وركب
المراكب وسار في البحر ونحن بقيسارية منتظما امرنا والسلام عليك وعلى جميع المسلمين ورحمة الله وبركاته اور وہاں کیا
کو رواوی نے بیان کیا ہے کہ لکھا بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن جراح کو مشعر بن نفیع سے لکھا اور وہاں کیا
کو ہاتھوں پر اور لکھا اس خط میں حال یثرب کا اور بانی دینا اللہ تعالیٰ کا اور لکھا قید سیبیل بن نجیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا بایں
اور وہاں کیا اس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن جراح کو پس پہنچے وہ دونوں خط افکے پاس اس حالت میں کہ کوپ کیا تھا وہ پہون
حلب سے بارادہ طبرہ کے اور ملے اور کو خط راہ میں جبکہ او تری تھو وہ زراعت میں پس جب پڑا اور ننون فی خطو نکوروش ہو گیا چہرہ اور نکا لبس
کو اور شور کیا مسلمانوں نے ساتھ تھیل اور تکیہ کے اور اسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن جراح نو ایک خط بنام امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
کے درسخا یکے شہادت دیو تنواؤ کو اس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نو مسلمانوں کو ہاتھوں پر اور لکھا اس میں حال یثرب کا اور طانہ کیا فطو
ساتہ عمر بن مازن کو پس سوار ہوئے عرفہ بنی او ثنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور چلتے رہے
دن تا اینکه پہونچی مدینہ میں عرفہ بنیان کیا ہے کہ داخل امین بنہ منورہ میں اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی روی تھا کہ فخر کرتا تھا
اور کسبے اور میرے میرا ایک کپڑا ریشمی بہت اچھی سوئی کے تاروں کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑا منورہ سے بارادہ خود

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

وآلہٖ الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین

وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین

پس جب بغور دیکھا مینے اونکو سچا ہونا دیکھا اور اپنی اوتھنی کو چاروں طرف دیکھا کہ بائیں اور سجائے
پس جواب سلام کا دیا اونہوں نے مجھ کو اور دیکھا میری طرف پس مینے پہچانا مجھ کو اور کہا کہ کون شخص ہے مینو کہا کہ میں عرف بن مازن ہوں پس
اونہوں نے کہ ای بیٹے مازن کے کیا نہیں تھی تمکو اچھی پیری ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہے
ہم مرد و پیر کس اسطیکہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش ہوا و عورتوں کو اور کسی کو نہیں ہوا اور یہ جو تمہاری پاس ہوا اسکو تصدق کر دو تم
فقرا و مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہے کہ داخل ہوا تھا میں ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضور میں اس حالت میں کہ آپ
آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنایا گیا تھا خمر کے پوشے اور مینے تھی درمیان بدن مبارک اور اس تخت کے کوئی چیز اور نشان
بن گیا تھا سب سے سکو آپ کی جلد نرم و نازک میں پس رویا میں یہ حال دیکھ کر تب آپ نے فرمایا کہ ای عمر کس چیز نے رو لایا تمکو مینے کہا کہ قسم
ہو خدا کی یا رسول اللہ بیشک میں جانتا ہوں اس امر کو کہ آپ بزرگ ہیں نزدیک اللہ کے کسری اور قیصری اور وہ دونوں عیش
کرتے ہیں مملکت دنیا میں اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت میں ہیں پس فرمایا آپ نے کہ ای عمر آیا نہیں رضی ہو تم اس امر سے
دنیا اٹھ لو گون کے واسطے ہوا اور آخرت ہمارے لیے عرفی بیان کیا ہو کہ دنیا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس اونہوں نے کو کھڑا کیا اور
پس جب پڑھ کر خطا کھنے لگا چہرہ اونکا اور بہت خوش ہو کر خدا اور اللہ کا بجالا کر پھر گیا میں اپنی خالہ کو کہ میں جب کا نام عقیقہ بنت ابی ایوب
الانصاری تھا پس شب گذرانی مینو وہاں اور صبح ہوئی برا جانا مینے اس امر کو کہ جا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میں اس حالت سے
بغورہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے ہیں میری بیٹی وہ کپڑا اور عامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مینے اونکو کہ اسکو بیچ کر تصدق کر دین فقرا و مدینہ طیبہ پر اور
کلام میں باروہ جانیکے حضرت عمر کو پس جب آیا میں اونکو پس سلام کیا مینے اوپر سے اب سلام کا دیا اونہوں نے مجھ کو اور دیکھ کر
ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کو وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مینے کہا کہ یا امیر المؤمنین وہ بیٹا مینے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مینے واسطے بیچے اور
تصدق کرنے اوسکے فقرا و مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت وما تفعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ
عَلِيمٌ بعد اسکو حکم کیا مجھ کو مینے کا پس یہ کہ گیا میں اونکا یا اونہوں نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کو اس مضمون
ہم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبة للمتقين من عبد الله ابي ارمو مبین الى ابی عبيدة عامر بن الجراح اما بعد فاني
احمد الله الذي لا اله الا هو واصلى على نبيه وقد فرحت بما فتح الله على المسلمين مما وعدنا به رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كنوز قيصر سيفهم علينا كنوز كسرى انشاء الله تعالى وقد بكيت ان بادية
الاعراب قد استندوا الى الدنيا وزينتها وتمسكوا اذيال غرورها ونسوا الحجة وقصور رهاورفلوا
في ثياب الديباج واكفوا اكلوا وخبر الخطاة والهاهم ذلك عن الاخر لا حتى تهاونوا بالصلاة وتسوا
المفترضات فخرج لهم عتاق الحمم واغلاط عليهم ولا تكن لهم حامدا فيطمعوا فيك ومن اخل شي
مما افترضه الله عليه فاقم فيه حدود الله عز وجل واعلم انك راع وكل راع مسئول عن رعيته
وكونوا من الذين ذكرهم الله عز وجل في كتابه العزيز اذ يقول الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلاة

وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین
وآلہٖ
الطیبین
الطاہرین

فرمایا کہ اے لوگو! کون شخص تم میں کا جائیگاہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور ضروری اسکی آمد تعالیٰ کے ذمہ ہوگی پس جب وہ
 کثرت سے آئے آپ کو حضور میں حاطب بن ابی ثعلبہ القرشی اور کماؤ سنون نے کہ میں جاؤں گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پس فرمایا آپ نے کہ برکت دے اللہ تم میں حاطبؓ بیان کیا ہے کہ یہاں خط کو اور روانہ ہوا میں بجانب اپنے
 گھر کے اور کسانے اپنی سواری کو اور رخصت کیا میں نے اپنے اہل و عیال کو اور سوار ہو کر اپنی اونٹنی پر چلا میں مصر کی راہ پر
 جب دور ہوا میں مذنیہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا میں ایک چشمہ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا میں در لانا اپنی اونٹنی کا
 پانی میں کہ ناگمان دکھائی دے مجھ کو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا میں نے اونکو
 ٹھہر گیا میں واسطے اونکے دریافت حال کے کہ اوسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھ سے اور کہا کہ اے شخص تو کمان سے
 آتا ہوا اور کمان کا ارادہ رکھتا ہوں پس کہا میں نے کہ اے شخص سوال کر تو مجھ سے اوس چیز سے جس سے پڑے تو رنج من اور میں ایک مرد
 مسافر اور چلنے والا راہ کا ہوں پس کہا سوار نو کہ تو خوف نہ کر ہنسی طرف کا قصد نہیں کیا ہے بلکہ ہم ایک قوم ہیں کہ خانہ
 پاس محمد بن عبداللہ کے واسطے لینے اپنے عوض کے اور عطف کی ہو ہم تو آپس میں اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر شریب میں وقت
 غفلت کو اوزنا کمان در آوین ہم اونپر پس شاید کہ پاوین ہم اوہن غفلت میں اور مارڈالیں ہم اونکو پس کہا میں نے اپنی دل میں کہ
 قسم ہے خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھ کو خدا تعالیٰ ان لوگوں پر توجہ اور کرتا میں اوہن اگرچہ بکر ہوتا کس واسطیکہ سنا تھا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے انکے خدائے پس میں اوس سوار سے باتیں کر رہا تھا کہ ناگاہ دو
 شتر سوار میری طرف متوجہ ہوئے اور سختی اور ترش روئی سے کہا مجھ سے کہ افسوس ہے تمہارے ساتھ محمدؐ سے ہونے
 کہا کہ قریب تھا کہ ہٹا جاتے تم دونوں راہ راست سے حالانکہ میں ایک مرد ہوں مثل تمہارے اور چاہتا ہوں میں بھی اوس
 چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور میں قصد شرب کا رکھتا ہوں اور تحقیق خواہش کی ہے میں نے تم دونوں کی صحبت کی تاکہ ساتھ
 رہوں میں تمہارے لیکن میں نے اسی راہ میں سنا ہے مقتد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے ایک
 ایچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کو مع اپنے خط کے اور میں راہ اسکی دیکھتا ہوں شاید کہ دیکھ پاؤں میں اسکو اور میری
 گمان میں وہ شخص اس جنگل میں پوشیدہ ہے حاطب فی میان کیا ہے کہ اشارہ کیا میں نے بجانب ایک جنگل کے
 جو مجھ سے نزدیک تھا جسکو وادی الاوراک کہتے تھے اور اکثر میں اوہیں ٹھہرتا تھا پس کیا میں نے کہ یہ جو تم میرے ساتھ کسیکو
 جو بڑا مضبوط دل تم میں کا اور بڑا تیز ہونیزہ بازی میں تاکہ کہو لین اور ڈھونڈ میں ہم اس جنگل میں پس جا پڑیں ہم اوپر تو
 مارڈالیں اسکو پس کہا اسپ سوار نے مجھ سے کہ میں تمہارے ساتھ چلوں گا میرا گھوڑا وہ میرے اور چوڑا اپنی دونوں ساتھیوں کو
 بجالت سوار کیے اپنی اونٹنیوں پر اور آیا میں اور وہ سوار اوس جنگل میں اور چپ گئے ہم اوہیں پس جب دورے کیا میں
 اسکو اس کے دونوں ساتھیوں سے سامنے آیا میں اس کے اور کہلے میں اوس سے کہ تیرا کیا نام ہے اس نے کہا کہ میں ابیہر بن
 حاصم العدانی ہوں پس کہا میں نے اوس کو کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ میں قدرت رکھتا ہوں داخل ہونے کے شہر شریب میں کرو و شخص جو بڑا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ حاطبؓ کے
 پس متوجہ ہو کر
 اور راہ میں ساتھیوں
 کا فزون کا اور مارڈالنا
 حاطب ابیہر بن
 حاصم العدانی
 راہ میں سے
 ساتھیوں کے ساتھ

مضبوط اور قوی ذل اسباب کے کہہ کہ یہ بات کیونکر ہوئے کہ اس سبب کہ وہ ان سرداروں میں اور جانوران عرب کے میں مثل
اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہو اوسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہوئی کہ کہہ کہ تو مجھ کو پس کہینے لیا اوس
تلوار کو میان سے اور جو لگا کر مجھ کو پس لیا مینے تلوار کو اوسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مینو اوسکو اور کہہ مینے کہ اسی سلاطین تلوار اور اس
پہر مینے اس شعر کو **سَيُوفٌ حَلَالٌ يَأْلُو يَنْ غَالِبٍ ۝ حِدَادٌ وَلَكِنْ اَيْنَ بِالشَّكِيفِ مُنَارٌ ۝** اوسنو پوچھا
کہ اس کے کیا معنی ہیں منے کہا کہ اسی بٹے حاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہے اور مینیں پائی ہے عرب نے کسی تلوار کو زیادہ
مثل اس تلوار کو لیکن جب ہر چھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہوں تجھ سے نزو کی کو بسبب ایک کسی چلے کے کہ آگاہ کرو مین تجھ کو اس
تاکہ قتل کرے تو بسبب اسکی اپنی دشمن کو اوسنو کہہ قسم ہے تلوار مذہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کر دو تم مین نے کہا جسوقت ہو دی تو لڑائی کی جگہ مین
لڑی تو ہونو دشمن سزاور تو پاستا باور سبقتل کو پس جنبش دی تو اس تلوار کو تاکہ چلے لگی باڑہ اوسکی اور مار تو اوسکی کنارے ہونو دشمن کو کہ وہ جلد
کار گر ہوگی واسطی مارنے اور **لَا تَقْصِرْ عَنِ الْفَيْءِ** والی دشمن کا یہ پکارا احاطب نے اوسکو اور کہہ کہ امی سلاب دیکھتا ہے تو اوس سوار کو جو آتا ہے ہماری طرف جنگل کو سرسبز
کہ میری گمان ہیں ہمارے دشمنوں کی ہو پس تو جھوٹا سلاب در انحالیکہ تباہ نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا احاطب نے تلوار کو اوسکی گردن پر اور
اوسی وقت سر اوسکا اوڑ گیا اوسکے بدن سے اور مردہ ہو کر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر احاطب کہتے ہیں کہ دور مین بجانب اوسکی ہوئے
اور لیکر باندہ دیا مینو اوسکو ایک رخت مین تاکہ نہ بہاگ جاوے وہ اوسکی ساتھیوں کو پس پھر چڑھائے اوسکو بندھا ہوا اور حبلہ آیا مین
بجانب اون دونوں ساتھیوں سلاب کو اور وہ دونوں دیکھتے تھے پس جب لکھا اونہوں نے مجھ کو آیا میرے نزدیک ایک شخص
اون دونوں کا اور کہہ کہ کیا حال ہے تمہاری چچے اور سلاب کہاں ہے پس کہ مینے اون دونوں نے کہ بشارت ہو تم کو بسبب عوض لینو اور دور
سنگ عار کے آگاہ ہو تم دونوں کہ تحقیق پایا ہے مینے دو شخصوں کو اصحاب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دونوں سوئے ہیں اور بجا
ہے مجھ کو تمہارے ساتھی یعنی سلاب نے تمہاری پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کریں ہم
اون دونوں پر اور پھر ایک شخص تم دونوں کا یہاں اوسوا سیکہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی مینیں ہے پس کہہ اون
دونوں نے کہ کیا اچھی راہی ہے یہ اور چلا دو سر شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مینو اوسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین مقتول
یعنی سلاب سے اور لیا مینے اوسکی ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اوسکے اور کہہ مینو اوس سے کہ ترانام کیا ہے اوسنو کہہ کہ عبد اللہ
مینے اوس سے کہہ کہ ہو جا تو پایا وہ اور احتیلا کر خوف سے پس جسوقت ناگمان در آوین ہم اونہوں شخصوں پر پس تو ہوشیار کہنا اپنا دلو
مین اپنی دین باین دیکھنے لگا پس کہہ اوسنے کہ کیا ہوا ہے تم کو مینے کہہ کہ مین ایک غبار دیکھتا ہوں اور بیشک اوس مین وہ قوم ہیں جنہوں نے
میل کیا ہے بجانب مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس تباہ نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کو مثل نیچو اور حیران کر پس ماری مینو اوسکو
ایک ضرب تلوار کی بجالت غفلت کو اور ڈال دیا مینے سر اوسکا جدا کر کے اوسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہو کر اور پھر مین تیرے
شخص کی طرف پس جب اوسکی لاد دیکھا مجھ کو پھینک دیا اوسنے ساتھ ہڑانی کے اور سامنے آیا میری پس مار کوٹ کی اوسنی چھپر اور مین نے اوس پر اوس
صدمہ پہنچایا اوسنو مجھ کو اور مینے اوسکو مگر یہ کہ خدای تعالیٰ نے اعانت کی میری اور غالب کر دیا مجھ کو اوسپر پس مارنے لایا مینے

حالت میں کہ حاطب سے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اون سے کہ چھایا گیا دستہ خوان اور لایا گیا کھانا حاطب نے
 کہتے ہیں کہ حکم کیا مجھ کو بادشاہ نے آگے آئینکا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا میں اوس سے تب ہنسنا بادشاہ
 اور کھانا دینے کہ اسے برادر عربی میں جانتا ہوں اوس چیز کو جو تیر حلال اور حرام ہے اور حکم کیا ہے میں نے کہ لایا
 جائے تمہارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کھائے کہ اسے بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنوں میں
 نہیں کھاتے میں کس واسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہے ہے ان برتنوں میں بہشت میں کھانے کا
 پس اسی وقت حکم کیا بادشاہ نے کہ کھانا میرے واسطے بھی کے برتنوں میں بت آگے بڑھا اور کھانے لگائے
 پس پوچھا مجھ سے بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کھانا دوست کہتے ہیں سردار تمہارے مینے کھانا دوست کہتے
 میں آپ کو روکوں جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تفہیم اوسکو آپ کے نزدیک کر دیتے
 تھے اور ایکما رتشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر میں اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کو ایک بڑا کانسہ حسین چڑھا
 اور اوس کے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ فراموش ہوئے ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں کدو کو اوس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم دوست کہتے تھے بادشاہ نو کھانا اے برادر عربی کس چیز میں آپ پانی پیتے میں نے کھانا پانی پیتے ہیں
 آپ ایک پیالے میں جو لکڑی کا ہے اوسے کھانا آیا قبول کرتے ہیں آپ ہرے کو مینے کھانا مان اور فرماتے تھے آپ
 لَوْ دُعِيتُ إِلَى كَرَاعٍ لَا جِبْتُهُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُهُ بادشاہ نو کھانا قبول کرتے ہیں اب صاف کو مینے
 کھانا نہیں بلکہ قبول کرتے ہیں آپ ہرے کو اور سنا ہو مینے آپ کو کہ فرماتے تھو لو سَلِّمُوا النَّاسَ لَتَهَادُوا مِنْ غَيْرِ
 جَمْعٍ اور یہ تحقیق دیکھا ہے میں نے آپ کو جس وقت کہ آتا ہوا آپ کو پس ہر یہ اقسام کھانے تو نہیں کھاتے میں آپ اوسکو
 جب تک کہ آپ کے اصحاب نہیں کھاتے میں مقوقس نو کھانا آیا سرسہ لگاتے ہیں آپ مینے کھانا سرسہ لگاتے ہیں آپ
 وائیں انکے میں تین بار اور بائیں انکے میں دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سرسہ لگانا زیادہ لگاوے اس سے عیال کم
 اور یہ پکا سنگ اٹھا کھا اور دیکھتے ہیں آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہیں اور لٹکاتے ہیں موم اور مبارک کو کنگھی سے اوڑھیں
 جابا ہوتی ہیں آپ سے یہ چند چیزیں آئینہ اور سرسہ وان اور کنگھی اور سواک سفر میں نہ ضرر میں اور دیکھا مینے آپ کو کہ زینت
 اور راستگی کرتے ہیں آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیوں کے سوا زینت اور راستگی کے واسطے اپنی اہل کے
 اور کھانا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس حالت میں کہ دیکھا تھا آپ فرج ایک کانی
 کے حسین پانی تھا اور برابر کھا آپ فرمایا ہوں کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان اور باپ آپ پر تصدق
 ہوں پانی میں دیکھ کر برابر کرتے ہیں آپ ہوں کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے اور اوس کے رسول ہیں آپ نے
 فرمایا کہ اے عائشہ یہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اپنے بندے کے واسطے جس وقت نکلے اپنی بہائیوں کی طرف اس امر کو
 کہ زینت کرے وہ واسطے اوں لوگوں کو مقوقس نے کھانا جس وقت سوار ہوتے ہیں آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون پس

عند آداب
 عجب
 اگر لایا اور دوست
 کیا جانے بن ایک
 عجب گشت گوسفند
 کی طرف
 روئے کا میں اوس
 اور گشت گوسفند
 کے پاس

باری کا نو منظور لکھا
 میں اوس کو
 اگر میں کو
 رکبیں آدمی اور پانی
 دد عانت کو نور
 رکبیں آدمی اور پانی
 نوایش

<p>اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جتھن کیا میں اوسکی طرف جان کو پہنچا تھا آپ نے بھگور ۱۲</p>	<p>تَرْجُو النِّجَاةَ عَدَاةَ لِقَوْمٍ لِّمُؤْمِنٍ امید رکھتی ہے امت نجات کی کل دن قیامت کو ۱۲</p>	<p>اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ساتھ ناز و منت و بہتر کے جمع کرن آپ ہر روز اسے وسیلہ امت کے ۱۲</p>
<p>فَبَدَّ اِلَىٰ قَتْلِ قَوْلِ الْمُنْصِفِ پس آواز کلام کیا اوسنے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کتہہ کے ۱۲</p>	<p>حَتّٰی رَاَيْتُ بِمِصْرٍ صَاحِبَ مُلْكٍ تا میں نے دیکھا میں نے مصر میں دین کے سردار کو</p>	<p>اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لیٹنے والا تھا میں بیابان کو مثل کو شش کر نیوالے سخت کے ۱۲</p>
<p>قَالَ الْبَطَارِقَةُ الَّذِي يُرْجِعُ سَعْوًا کہا اون افسروں نے جو یکجا تھے</p>	<p>فَاظَلَّ بِرَعْدٍ كَاهِلًا تَرَاوُلًا پس ہو گیا وہ در اٹھالیکہ کپیتا تھا مثل جنبش تلوار تنگ اور باریک کے ۱۲</p>	<p>فَقَرَأَ كِتَابَكَ حِينَ فَكَّ خَتَامَهُ پس پڑھا اوسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اوسنے اوسکی ہر کو ۱۲</p>
<p>هَذَا كِتَابُ الْاَمْنِ مَصْفُوفٍ کہ یہ خط ہے رہنمائی جمع خط اور کتابوں سے</p>	<p>قَالَ اسْكُنُوا اَيَا وَيَكُمُ وَتَقْنُوا کہا اوسنے کہ یہ رہو تم برا سو تنہا را اور چ جانو تم ۱۲</p>	<p>مَا ذَا يَرْيَاكَ مِنْ كِتَابٍ مُّشْرِفٍ کس چیز نے تازہ کیا مجھ کو اس خط بزرگ سے</p>
<p>فِي كُلِّ سَطْرٍ مِنْ كِتَابٍ مُّحَمَّدٍ ہر سطر کے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے</p>	<p>لَا كَرْبَ اَنْ يَّكُنَ بَيَانُ خَطِّ الْاَحْرَفِ لیکن پڑھا اور پایا میں نے فصاحت لکھے ہوئے کو</p>	<p>قَالُوا وَهَمَّتْ فَقَالَ كَسَتْ لَوَاهِي کہا او نہوں نے کہ غلط سمجھا ہے تو میں کما دہی کہ سنیں ہوں میں غلط سمجھنے والا ۱۲</p>
<p>يَا خَيْرَ صَبْعٍ خَيْرًا مِنْ اَفْضَلِ الْكُفَى اے بہتر صبیحے کے ساتھ تیری بزرگی کو کفار تو ہیں ۱۲</p>	<p>هَذَا كِتَابُ كِتَابَةِ لَكَ جَامِعًا یہ خط خط اور کتاب ہے لکھے نام در اٹھالیکہ جامع ہر ایک کو</p>	<p>خَطٌّ يَلُوحُ لِنَظَرٍ مُّتَوَقِّفٍ خط روشن اور پکے والا ہے واسطے دیکھنے والا امید</p>

پہنچا میں نے خط توقس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پر ہجوم
 اسکو پس جب پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیوں کو اور انکی دنیا میں پس بہ تحقیق پہنچا نا اون کو گون
 امر راست کو اور خطاب کیا خطاب کو ہر حکم کیا آپ نے لائے ہرے کا پس لایا گیا سانسے آپ کو وہ ہدیہ سب تب آپ نے
 فرمایا کہ ہر نبی روح خاص میری سطر میں خاص کیا اپنے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مصر اور کا آزادی اور پیدا ہوا اوسکی
 میٹو جب کا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام انی یوم النقیام اور زندہ ہے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے پہر وفا پائی یہ حجاب
 پائی او نہوں نے گمن لگا سورج میں پس کما سلامتون کو کہ یا رسول اللہ یہ گمن لگنا آقا کے سنیں ہو مگر سبب فات اکی بیٹے ابراہیم کو
 آپ نے فرمایا کہ سنیں گمن لگتا ہے چاند اور سورج میں سبب فات کسی شخص کے اس واسطے کہ یہ نشانیاں میں اللہ تعالیٰ کی نشانہ نفس
 جب گمن لگواند تو نہیں رجوع کرو تم بجانب نماز کو سپر لیا آپ نے اوس سیاہ رنگ لڑکی اور قلام اور ستر اور گورے اور حمار کو اور باقی ہدیہ کو
 برابر تقسیم کر دیا آپ نے اپنا اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنه و جمالہ **واقری** رحمہ اللہ فی سلسلہ او یونکو بیان کیا ہو کہ جب
 ہو عمر بن العاص سال شام سے تو چلے وہ بار اوس مصر کے پس پہنچو وہ ایک موضع میں جساو نہ کتے تھے جدا ہوئے یونقنا
 مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا او نہوں نے عمر بن العاص کو کہ تم ارادہ اس امر کا کتے ہو کہ ناگمان اور آدم ریہ مصر میں سے اپنے
 لشکر کے شاید کہ لیلو تم اوسکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اوسکے برسیل غفلت کو اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تنہا غم
 اور اکیلا ہو کر تمہارے پیشتر جاؤن شاید کہ پہنچ جاؤن میں اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہے میں اور ملکیت حاصل کروں

اوسکی تمنا ہو واسطے ساتھ فریاد کیا کہ عاصی فی کما کہ روانہ ہوا اور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالیٰ تمکو اور اعانت اور خفایت
 کرے تمہاری پس چوں اپنے لشکر کے رخ سے وقت شب کے اور نہیں متعرض ہو جو وہ عرش اور واروہ اور بقارہ سے اور یہیں
 مقام شہر نیابہ مضبوط اور آباد تھے اور یہاں ایک قوم عرب منصورہ سے توجہ خواجہ ارشد بن اعیل کے تھے اور بلکہ
 کہ یہ قوم کیفیت فتح ان قلعہات کی اگرچہ اللہ تعالیٰ فی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ قنات و نرات چلے جاتے تھے تا انکہ پہنچے
 وہ قمرہ میں اور وہاں ایک حاکم مقوقس کی طرف سے تھا جسکا نام دینان تھا اور قمرہ کما کہ یہاں تیس کے بہت شرق اوسکو واقع
 تھا پس جب ان کو اس قنات سے اپنے لشکر کے دیکھا اور نہیں نے بڑے خمیوں کو کھڑے ہوئے پس جب قریب ہو یو قنات پہنچا کہ وہاں
 ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہاں کا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو صحابہ سول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کرتے تھے ہر روز ان کو وہاں پہنچتے تھے پس جب مالک بن نویر صحابہ سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سوار
 اور قیساریہ کے اور باگا وہاں کو قسطنطین بن ہرقل پہنچا یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت علمین ہو جو وہ لوگ اس وقت حرا و سبب
 رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے کحل کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال اسباب اور
 اونیون کے آ رہے تھے کہ وہاں کیا تھا بجانب بیس کے تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہنچے وہ قنات تک خبر پہنچی
 اوسکو اس امر کی کہ عرب کے اگر وہاں ہے میں شام کے سوار مالک ہو گئے ہیں وہاں کے شہر دن اور قلعہات کو اور بادشاہ قسطنطین
 پس ہرقل مع لونیون اور اہل عیال اور خزانہ ان کو کشیدہ ہیں سوار ہو کر بارادہ قسطنطینیہ کے روانہ ہوا پس جب پہنچی اوسکو یہ خبر پہنچی وہ بجانب
 بلعیس کے اور بیجا اور نے ایک چاہ جب کو بسکا نام تمیلا تھیں تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے لگا بیانی قمرہ کے اور حکم کیا اوسکو وہاں کی حفاظت کا
 اہل عسکریوں سے **واقعی** حمد اللہ بسا اونیون کو ایک مد قبطی سے جو اہل سلام اور ہندیو الہ بادشاہ کو لشکر کا تھاروا
 کی ہے کہ پوچھا میں نے اس کے کیا حال تھا اچھوت پہنچی تھی تاکہ یہ خبر کہ عرب ملک ہو گئے شام اور شہر دن اور قلعہات کو اور بادشاہ
 وہاں کے جو اندر ان اور بطریقہ کو اور بگایا اور شکست دی وہاں کو بادشاہ کو اوسے کما کہ جب پہنچی یہ خبر مقوقس کو بیجا اور نے اپنے قلعہ
 بطرف دن شہر دن کے جو قمرہ میں شام سے پاس پہنچا عالم کو واسطے اس امر کے کہ نہ اوتارنے اور داخل ہونے دین وہ کسی دمی اور کسی
 کو بسکا بلاد شام سے زمین مصر اور شہر مائے مکہ مقوقس میں اور یہ سب باتیں اس خوف سے تھیں کہ بیان کریں گے وہ لوگ معاملات
 کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات ان کی جنگ ارمناں کی پس اہل ہو گا خوف عرب کا قبطیہ کے ولون میں اور سست اوڑھیلے ہو جا
 وہ بہت ہی کے راوی نے بیان کیا کہ جب توجہ ہو یو قنات بجانب مصر کے اور پہنچے وہ عرش تک ان لوگوں وہاں کے
 اور کما کہ اسی بطریقہ اکادہ کو تم بگوا اپنے حال سے کہ کیا باعث ہو تمہارے ان کا یو قنات کو کما کہ ہم قوم ہدم اور لشکر ہرقل بادشاہ ہیں
 اور عرب لوگ مالک ہو گئے ہیں ہمارے شہر دن کو اور پر آئندہ کر دیا ہے اور نہون تمام بادشاہوں کو اور کال دیا اونیون کے شہر ہبی
 اور قلعہ دن سے اور سبکدست اختیار کی جو ان کے ملک دن میں اور ہم ایک قوم ہیں کہ آئے ہیں بارادہ مصر کے اور سبکدست ہم ہمراہ اور تحت رکا
 بادشاہ کو اور زندگی بڑے کنگلی ہم اوسکی نعمتوں اور ان کو کیش ہو چکا کہ قسطنطین بن ہرقل حاکم قیساریہ کیا کا کیا یو قنات کو کما کہ اوسکو حال

پہونچتے تھے کیا مطلب انہوں نے کہا کہ جس نے باز رکھا ہے اسکو اپنی زوجہ ارمافہ بھی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس
 اس کے باپ سے اسکو منع مال اور اسباب ورنہ یون وغیرہ کے راستہ کیا ہے تاکہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا
 کہا کہ اسکا علم مجاہدین ہے راوی کہتا ہے کہ جب یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہو گیا دل اٹھکا اور مضبوط ہو گیا ارادہ اٹکا
 بسبب اس پر کے جو سنی انہوں نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے ولیمین اور روانہ ہو کر وہ اس حالت میں کہ کھل گئے تھے انکو
 دروازہ کھلا اور فریب کے پس جب پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی اہلین اور لوگ دیکھ کر پہونچتے تھے حال انکا اسلوب دیکھ کر انکا تو کہتے تھے وہ اس
 حال اپنا جو آپ سے تھے بمقتضیٰ حیل کے اور تھے یوقنا مرد عاقل بچانے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کاموں اور اس کے موافق
 صاحب تدبیر اور بکا اور فریب تھے پس جب ان قلعہ جات کو طے کر کے قریب میں پہونچے تو دیکھا وہاں غنیمتوں کو نصب کیے ہوئے ہیں اتنے ہوشور
 بٹیکے آنکھ اور والی قریب کا مع اپنے حجاب و رکھل لشکر کے جو وہاں تھا سوار ہو کر آیا پاس یوقنا کو اور پوچھا حال انکا یوقنا نے
 حاجت کہا کہ اہی سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہے مجھ کو واسطے لیجانے ملک ارمافہ کو تاکہ اسکو لیکر روانہ ہوں
 کشیون میں اور جابلون میں بادشاہ قسطنطینہ میں پس جبنا حاجت کلام انکا اور کچا بجانب حثمت اووہی اور کثرت انکو لشکر کی چا
 جانا انکو اور دیکھا اور چل گیا اوپر بکا اور فریب یوقنا کا اور کہا اسنے کہ ملک ارمافہ کو اس کے باپ کے راستہ کر کے مع مال و اسباب غیرہ کے
 پہونچا پاتا لیکن نہیں باز رکھا اسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا اسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیاس یہ بجانب
 قسطنطینہ کے آیا انکو اسکی روانگی کا علم پہونچا تو کہا کہ میں روانہ تھا اس کے پاس سوار حال میں کہ وہ نیت روانگی اور سوار کی کرتا تھا او
 حکم کیا تھا اسنے مجھ کو لانے اپنی زوجہ کا تاکہ اسکو لیکر روانہ ہوں میں برادر دیکھ اور جابلون اس تو قسطنطینہ میں پس جبنا حاجت کلام یوقنا
 کا کہا اسنے کہ ٹھہرو تم یہاں مع اپنی لشکر کے تاکہ انیکہ جاؤ نہیں ملک ارمافہ کے پاس درگاہ کروں اسکو تمہارے حال سے بہتر تاکید کی اسنے
 دیکھو حکم کو دربارہ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکہ کو اور روانہ ہوا تاکہ پہونچا ملک کے پاس اور زمین میں جبکا واسطے اسکی تعظیم
 بعد بیان کیا اسنے حال یوقنا اور انکی گفتگو کا ملک انکو کہ لاؤ اسکو میری پاس سوار ہوا مثیلاطوس اور یوقنا کو پاس اگر حکم کیا
 انکو سوار ہو کر چلنے کا پاس ملک کے پس سوار ہوئے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمافہ کے لشکر میں اور
 تنہا وہ بڑا لشکر زیادہ اس بزار سوار سے پس پا پایہ ہو گئے یوقنا اور ساتھی انکے اور جا کر ٹھہر گئے کے دروازے پر
 تاکہ انیکہ اجازت طلب کی انکے واسطے حاجت نے پس حکم کیا ملک نے انکے آئینا پس جب گئے یوقنا اسنے اس کے جھکے زمین میں اس
 تعظیم کے پس حکم کیا ملک نے انکے واسطے ایک کرسی لائینا پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا انکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور
 ٹھہرے حجاب سامنے ملک کے اور نوکر چاکر و امین بائیں تب کلام کیا ملک نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبلا
 کی غیر مشابہ زبان روم سے لیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانوں کو واسطے استعمال وقت حاجت پس کہا ملک نے روم
 زبان میں کہ کتنے مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک مہینہ گزرا ملک نے کہا کہ بادشاہ کشیون میں
 ہوا تھا یا نہیں یوقنا نے کہا نہیں بلکہ جدا ہوا میں اس سے اس وقت کہ بھیجا اسنے مجھ کو ملک کی خدمت میں پس چلا میں اور وہ انکو

ف
 اگر ملک کے
 حکمرانوں کو معلوم
 ہو تو ملک کے
 عوام کے حال اور
 ملک کے
 عوام کے
 اور عوام کے
 کا اس کے
 عوام اور
 عوام کے

پڑ جائیں گے ہم ان کے ہاتھوں میں تو کچھ کر مار ڈالیں گے وہ ہکو اور کریں گے ہکو ضرب لٹل اور مسلمانوں کے واسطے
 دو جو بجا رہے آویں گے پس مروتہ حالت بزرگی میں اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھوں سے قتل میں اور میں ہم مدد دہی اس میں
 میں کہو کیا ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے اور نہیں قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھیں ہم اس دنیا سے فریب مندہ سے جھکا
 حال یہ ہے کہ نہیں صاف اور خالص کیا اس نے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اسکو ساتھ کدورت اور بے چارے کے
 اور بے تحقیق دیکھا ہے اور چہرے کو چہرے تم امر اور نہی سے پر جاتی رہی وہ بات تم سے پس بناو تم اب آخرت کو گھر کو جہاد
 قوم پر شاید کہ راضی کرو تم سب سے چہا کر نیک اپنے پروردگار کو اور سٹا ڈالو تم اور چیزوں کو جو گذر گئی ہیں تمہارے کفر سے
 راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شام میں اپنے سردار یوسف سے وعظ کو مکمل گئیں انہیں ان کی اور قوی ہو گیا ایمان
 ان کا اور غم مضمحل کیا انہوں نے اپنے دشمنوں سے جہاد کرنے پر اور لیا انہوں نے ہتھیاروں اور سامان لڑائی کو اور
 بہرہ و سا کیا انہوں نے سب کاموں میں اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہے کہ جب پہر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ
 کیا اسکو یوسف کا جواب سے انتظار کی اور اسے ان کی ساتھیوں کے ان کی اور آگاہ ہوئی ان کے پکڑ لینے پر لیکن یوسف کا
 پاس نہیں آئے پس جب یہ ہوئی ان کے آنے میں بھیجا اسے ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برا بیگنہ کرتا تھا ان کو آئے پر پاس ملکہ کے
 پس کہا یوسف نے کہ پھر جاتو اور کہہ ملکہ سے کہ نہیں جاری ہے عادت بادشاہوں کی اس بات میں کہ برا بیگنہ کریں اور ملکوں میں
 وہ ایچ پیوں کو مار دے واسطے کسی نئے کام کے اور دن کو تو میں اس کے پاس تھا پس کیا چاہتی ہے وہ مجھے آدھی رات
 کو پس پہر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اسکو یوسف کی گفتگو سے پس اسی وقت ظاہر ہوئی اسکو سچائی اپنے
 جاسوسوں کی اور ثابت ہوئی اسکو یہ بات کہ نہیں آئے ہیں یوسف مگر بارادہ بلا ڈالے گئے اس کے اوپر اور گرفتار
 کرنے اور قابض ہو جائیں گے اس کے باپ اور اس کے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اسی وقت مع اپنے لشکر کے اور
 گھیر لیا یوسف اور ان کے ساتھیوں کو تانیا نیکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اسی وقت آیا
 ایک حاجت ملکہ کا پاس یوسف کے اور کہا کہ اے بطریق کیس چپے برا بیگنہ کیا تم کو اور تمہاری قوم کو چوڑ دینے میں
 مسیح اور اوس چپے پر چہرے تمہارے باپ دادا سے اور چوڑ دیا تم نے مسیح اور ان کی مان کو اور آئے تم
 اوس حالت میں کہ حیلہ اور فریب کرے ہو ہم پر مگر محیب کہ مسیح برہم ہوئے پتھر اور مسلہ کیا ہما و تپہ
 پس باقی رکھیں گے ہم تم میں سے کسی کو یوسف نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہیں نہیں طاقت اور
 قدرت رکھتے ہیں وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالیٰ کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف میں اور بے تحقیق
 گویا کیا تھا اور ان کو اللہ نے اس کلام سے گھوارے میں اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اَتَنِی الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِی
 نَبِیًّا وَجَعَلَنِی مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ص وَآوَصَلِّیْ بِیْ بِالْصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ
 مَا دُمْتُ حَیًّا وَبِسَّ اَبَوَالِدِیْ ذَوَلِہِ یَجْعَلَنِی حَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلَامُ عَلٰی یَوْمٍ وَلَدَتْ

پس جب کہ وہ اپنے ہاتھوں سے قتل میں اور میں ہم مدد دہی اس میں
 میں کہو کیا ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے اور نہیں قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھیں ہم اس دنیا سے فریب مندہ سے جھکا
 حال یہ ہے کہ نہیں صاف اور خالص کیا اس نے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اسکو ساتھ کدورت اور بے چارے کے
 اور بے تحقیق دیکھا ہے اور چہرے کو چہرے تم امر اور نہی سے پر جاتی رہی وہ بات تم سے پس بناو تم اب آخرت کو گھر کو جہاد
 قوم پر شاید کہ راضی کرو تم سب سے چہا کر نیک اپنے پروردگار کو اور سٹا ڈالو تم اور چیزوں کو جو گذر گئی ہیں تمہارے کفر سے
 راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شام میں اپنے سردار یوسف سے وعظ کو مکمل گئیں انہیں ان کی اور قوی ہو گیا ایمان
 ان کا اور غم مضمحل کیا انہوں نے اپنے دشمنوں سے جہاد کرنے پر اور لیا انہوں نے ہتھیاروں اور سامان لڑائی کو اور
 بہرہ و سا کیا انہوں نے سب کاموں میں اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہے کہ جب پہر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ
 کیا اسکو یوسف کا جواب سے انتظار کی اور اسے ان کی ساتھیوں کے ان کی اور آگاہ ہوئی ان کے پکڑ لینے پر لیکن یوسف کا
 پاس نہیں آئے پس جب یہ ہوئی ان کے آنے میں بھیجا اسے ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برا بیگنہ کرتا تھا ان کو آئے پر پاس ملکہ کے
 پس کہا یوسف نے کہ پھر جاتو اور کہہ ملکہ سے کہ نہیں جاری ہے عادت بادشاہوں کی اس بات میں کہ برا بیگنہ کریں اور ملکوں میں
 وہ ایچ پیوں کو مار دے واسطے کسی نئے کام کے اور دن کو تو میں اس کے پاس تھا پس کیا چاہتی ہے وہ مجھے آدھی رات
 کو پس پہر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اسکو یوسف کی گفتگو سے پس اسی وقت ظاہر ہوئی اسکو سچائی اپنے
 جاسوسوں کی اور ثابت ہوئی اسکو یہ بات کہ نہیں آئے ہیں یوسف مگر بارادہ بلا ڈالے گئے اس کے اوپر اور گرفتار
 کرنے اور قابض ہو جائیں گے اس کے باپ اور اس کے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اسی وقت مع اپنے لشکر کے اور
 گھیر لیا یوسف اور ان کے ساتھیوں کو تانیا نیکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اسی وقت آیا
 ایک حاجت ملکہ کا پاس یوسف کے اور کہا کہ اے بطریق کیس چپے برا بیگنہ کیا تم کو اور تمہاری قوم کو چوڑ دینے میں
 مسیح اور اوس چپے پر چہرے تمہارے باپ دادا سے اور چوڑ دیا تم نے مسیح اور ان کی مان کو اور آئے تم
 اوس حالت میں کہ حیلہ اور فریب کرے ہو ہم پر مگر محیب کہ مسیح برہم ہوئے پتھر اور مسلہ کیا ہما و تپہ
 پس باقی رکھیں گے ہم تم میں سے کسی کو یوسف نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہیں نہیں طاقت اور
 قدرت رکھتے ہیں وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالیٰ کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف میں اور بے تحقیق
 گویا کیا تھا اور ان کو اللہ نے اس کلام سے گھوارے میں اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اَتَنِی الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِی
 نَبِیًّا وَجَعَلَنِی مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ص وَآوَصَلِّیْ بِیْ بِالْصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ
 مَا دُمْتُ حَیًّا وَبِسَّ اَبَوَالِدِیْ ذَوَلِہِ یَجْعَلَنِی حَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلَامُ عَلٰی یَوْمٍ وَلَدَتْ

واقعی رخ نے بسلسلہ اولیوں کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہے کہ جب خبر دی گئی تھی جاسون
 نو ملکہ کو حال یوقنا اور واکلی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا کہ میں نے اسی وقت ایک خط بنام انجو یا یسوع
 کے اور لکھا تھا اوسمین قصہ یوقنا اور واکلی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصہ اپنا واکلی لڑائی پر
 اور طلب کی تھی لکھا اور لکھا تھا کہ میں منتظر جواب اور کمک کی ہوں اور بھیجا تھا خط اور لکھا تھا قاصد کہ جلد جانا اور
 لیکر حلیہ آنا پس روانہ ہوا وہ تھا صمد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کو سلام کر کر دیا وہ خط بادشاہ کو
 اور بادشاہ نے کہول کر پڑھا اور سکو پس جب پڑہ چکا اور مطلع ہوا وہ اوسکو مضمون پر بلایا اور سننے اپنے ارباب دولت کو اور لکھا
 اون سے کہ کام تمام ہو گیا اس طرح پر پس ہمارا مشورہ کیا جو اون نے کہہا کہ اور بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے
 پاس ایک لشکر کو پیدا اسکے روانہ کر خطوط کو اطراف بلاد میں اپنے ایلچیوں کے ہاتھ اور طلب کر اون سے کمک کو پس وہ روانہ
 کرین گے لشکر کو کہ اون میں سے حاکم بجاوہ اور حاکم برابر کے ہیں اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے جو اسکے زیر
 ہیں ہے تاکہ روانہ کرے وہ تیرے واسطے اون لوگوں کو جو اوسکے پاس ہیں لشکر سے اور اسی طرح پر بجاوہ
 انجو نائب کے جو صعیب الالحلی ہے کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آو اور جا پڑ تو
 ان عرب پر ساتھ اوس لشکر کے اور نہ چوڑاؤں کو اونکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھ پر اور طمع کرین تیرے ملک میں جس طرح
 کہ سختی کی اور انہوں نے تیرے پیر اور مالک ہو گئے اونکے شہروں کے اور ہنگام دیا ویاں کے بادشاہوں کو مقبوضت نے کہا کہ اگر
 لوگ وہیں نصرانیہ اور بنی ماریہ ہو گئے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہے بطرف سیاست کے اور جو شخص غالب ہو گیا
 اپنی عقل پر غالب ہو گیا وہ اپنی جو چیز کام میں اور جو شخص غالب ہو اپنی تجویز پر بدیر ہو گیا وہ حکومات زمانے سے اور
 نہیں ہوتا ہے غلبہ سبب کثرت کے بلکہ سبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ ہر قل بادشاہ
 روم کا بہت بڑا تھا مجھ سے لشکر میں اور وسیع تھا شہروں میں اور بزرگ تھا سامان میں اور جمع کیا تھا اوسے
 بادشاہان روم کو یونان سے بلاد حبشہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اوسے ہم لوگوں اور غیر ہم لوگوں کو
 پس نہیں نفع کیا اوسکو اوسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ ہمیں دے قضا و قی کو
 اور جانو تم سب اس بات کہ عقل جزا اور دنیا و آدمی کی ہے جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہو سبب عقل کے
 تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہو گا اپنی عقل پر مالک ہو گا وہ اپنی کام کا اور جو شخص چھوٹا
 اپنے کام کو تو اپنی جبل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ ہمیں پہونچتا ہے کوئی شخص حکمت کو کہ سبب
 عقل کے اور حکیم ماسیوس نے کہا ہے کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہو اور نچو ایشہند اوسکا ہو شیا اور چوڑی ہو مالک اوسکا
 تو اسکو اسطیکہ حکمت بزرگی جانوں اور قوت لونی ہو اور جانو تم اس بات کو کہ میں نہیں کلام کرتا ہوں ساتھ کسی
 خواہش نفسانی کو لیکن مجھ کو اتنی ہے کہ سچ کہوں میں اور صدق کے ساتھ بات کرو نہیں اور تم جانتے ہو کہ ہر کوئی کہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ نیا دریا نکال دینا کہ بلا تے تھے وہ مجھ کو بجانب اپنے دین کے پس طلبہ ام
کی بیٹے ان کے قول کی سچائی پر سبب کو خط کے اور اس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگوں کو ان کے معجزات سے اور تحقیق سنی ہوئے
یہ بات کہ جب وہ بعوث ہوئے تھے تو نہیں سنا تھا کسی شخص نے ذکر ان کا مگر یہ ذکر کیا تھا وہ ان سے اور قبول کیا تھا ان کی دعوت
کو اور معلوم ہوئی ہے مجھ کو ان کے بعض معجزات سے یہ بات کہ ہاتھ اب دو ٹکڑے ہوا تھا ان کے واسطے اور قبول کیا تھا ان سے ان کے
بلائے کو اور سلام کیا تھا ان پر اور ایک مجرہ ان کا یہ جو کہ گوشت دست زہر دار بکری نے بات کی اور کہا ان سے کہ یا رسول اللہ مجھ کو آج کھاؤ
کہ میں زہر دار ہوں اور مجھ کو ان کے معجزات کے یہ ہے کہ کلام کیا ہوا ان سے سو سارے اور پتھر نے اور سجدہ کیا اور سکا وخت نے
اور کراہی دی ان کے رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور آئے اور داخل ہوئے تھے پانی کی موج پر اور پہلے انہیں کی قوم نے
ان سے دشمنی کی تھی اور ان کے یگانے ان سے لڑے تھے اور انکار کی تھی ان کے کلام اور احکام دین کی اور وہ بھی لوگ ہیں
جنہوں نے فتح کیا ہے ملک شام کو پس جب جانا لوگوں نے کہ وہ آئے ہیں ساتھ حق کے اور کلام ان کا سچا ہے ایمان ان کا لگا
وہ لوگ اور مدد دی ان کو اور جہاد کیا سارے ان کے اور اب یہ وہی لوگ ہیں کہ نکال دیا ہے رومیوں کو ان کے ملک سے اور مالک ہوئے
ہیں ان کے شہروں اور قلعوں کے اور بیشک آئے ہیں وہ ہماری طرف بارادے کرنے اوس کام کے جو کیا ہے انہوں نے
ہمارے غینے کے ساتھ اور اچھے تم افکار کرتے ہو اور زبوں جانتے ہو ان کے کام کو تو نہیں ہیں وہ لوگ مگر یہ کہ حکم کرتے ہیں
اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے اور قائم رکھتے ہیں ان احکام خدا کو جن کا حکم ان کو ہے اور ہیں
ان کی کتاب میں کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل میں بھی مثل اوس کی ہے اور بیشک گمراہ کیا ہے تم کو بولس نے اور بتلایا
ہے تم کو سبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہے تم کو اور بدل ڈالا ہے اوسے تمہاری شریعت کو ساتھ
ایسے نام کے جو نہیں لائق ہے اور کیا سوا ہے تم کو براہ سے اور حلال کیا ہے تمہارے سب چیزوں کو جو حرام کیا اللہ تعالیٰ
نے تمہاری اوس کتاب میں جس کو اوتارا تھا تمہارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہے کہ تان ہو تم کو پس
کے کہنے کے اور چوڑو و دم اوس چیز کو جو کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس کو اوتارا تھا اوسے تمہارے نبی پر اور کوئی
لائق ہے عیسیٰ بن مریم کو یہ کہ حکم کریں وہ تم کو خلاف اوس چیز کے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا اور نہیں لائق ہے
کہ بولس تم سے یہ کہے کہ مسیح نے مجھ سے خواب میں کہا ہے کہ حلال کیا ہے انہوں نے تمہارے لیے گوشت سٹور کا اور وہ حکم کرتے
ہیں تم کو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس طاعت کی تم نے اوس کی اور سچا جانا تم نے قول اوس کا حاشا کہ مسیح اس طرح کرتے ہو
یا بات بھی کی ہو بولس سے اور تمام نبی اوسی طریقے پر تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعوث ہوئے ہیں اور
نہیں تھا کوئی حکم یا سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کیا ہے
حکیم و دیوانے اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اوسے زیر تر آسیم کو اور گردانا تھا اوس کو مثل واسطے آستون تہذیب
کے اوس وقت سے آج زمانے تک اور بنایا تھا اوسے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جس کے سر پر

چارہ طرز و بان یونانی میں کئی متحین پہلی سطر یہ تھی **مَنْ خَافَ الْوَعِيدَ سَدَّ عَمَّا يُرِيدُ** اور دوسری سطر یہ تھی **مَنْ خَافَ مَتَابِعَهُ صَادَرَ مَا فِي يَدَيْهِ** اور تیسری سطر یہ تھی **إِنْ كُنْتَ تَطْلُبُ الْجَنَّةَ بِلَا تَنَجُّدٍ لَا تَقْتُلْ** اور چوتھی سطر یہ تھی **بَادِرْ قَبْلَ نُزُولِ مَلَكِكَ** اذریس جن لوگوں کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر اختلاف اسکے کریں گے اور یہ کلام ایک فریضہ ہے فرائض مذہب محمدیہ سے پس جب کیا قوم نے اپنے سرور کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر پرہم ہو کر سبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہے کہ نہیں یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا انیکہ عہدے لیا تھا اونے اپنے نوکرین اور حجاب سے اور ٹھہرا لیا تھا اونے ایک ہزار تھپا غلاموں کو اپنے سر پر سوا سٹے کہ پہونچی تھی او سکونہ جراے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے او سکے اپنے بظاہر کو اور یہ کہ ہرقل کے مارڈالنے کا ارادہ کیا تھا اون لوگوں نے پس اسی سبب عہدے لیا تھا مقوقس نے اپنے ساتھیوں تا انیکہ ایسی گفتگو کی تھی اونے پہر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنی وزیر کے اور کہا اوں سے کہ مکلفے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے کہ ہر بانی کرے قوم کے ساتھ اور اون کو امان دیوے اور روانہ کراد کو میری کو طرف کو تاکہ آرام پاوین دل اونکے اور خلعت دون میں اون کو اوہ زمین گے وہ لوگ ساتھ ہمارے اور لڑیں گے ہمارے دشمنوں سے اور اوں سے ہو ہمارے ملک کا قصد کرے گا اور نہیں تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر بانی یوقنا اور اونکے ساتھیوں کی قبیلوں کے ہاتھ سے اس واسطیکہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہیں پس مکلف وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا او سکوا اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا انیکہ پہونچا وہ ملکہ اراٹوسہ کے پاس اور حالت میں کہ دن گزر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز نہ تھے اور قبلی لوگ اپنے خیموں میں پہرے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیوں کے اپنے خیموں میں آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ اراٹوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اونے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاحب کو اور پڑھا اونے ملکہ کے سامنے پس جب سنا ملکہ نے مضمون خط کالے لیا خط او سکے ہاتھ سے اور پیٹ کر سپر کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا او سکوا چائے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط او کو اور کہول کر پڑھا او سکوا یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ او سکے مضمون سے متوجہ ہوئے بجانب خادم کے اور کہا اوں سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اوں سے کہ بہت ہے مگر مشورہ کر لین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب میں پس جب کوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب کا اپنی قوم کے اور کہا اون سے کہ شتم ہے اشد کی بیشک دور کیا اشد تقالے نے پردہ غفلت اس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوئی او سکوا وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمیر حق سے پس کیا راسے تم لوگوں کی ہے اون لوگوں نے کہا کہ ہم سوائے تمھارے قول اور کسی بات نہیں سنتے ہیں یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہکو منظور ہے یوقنا نے کہا کہ صلت دو تم مجھ کو تاکہ راسے زنی کروں میں پس چوڑا او نہون نے یوقنا کو ہوجب او سکے ارادے کے پس جب ات

[illegible]

ف از کرکنند معوقست کا جواب خط ملکہ کو اور آنا عمرو بن العاص کا پاس جو قنات کے اور گرفتار ملکہ اور اسکے ہر اہل بیویوں کی ۱۲۔

اور خوش ہو گیا تادل اذکار اور میڈر ہو گئے تھے ساتھی اونس کے اپنی جانوں پر سب پر جاتے قبطیوں کے اونس کی لڑائی سے
 تو کھڑے تھے یوقنا واسطے اور اوس نماز کے جو فوت ہو گئی تھی اونس سے پس اوس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعۃً
 آیا اونس کے پاس ایک شخص اور جب گاہ مجھے یوقنا اوس شخص سے اور دیکھا اوسکو کھڑے ہوئے اپنے پاس مختصر کیا اونس نے
 اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوئے وہ نماز سوسلا م کیا اونس کو اوس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اونسکو تو وہ
 عمرو بن امیۃ الضمیر تھے اور دیکھا تھا اونسکو یوقنا نے اذکار کی لڑائی میں اوس وقت کہ آئے تھے وہ بطریقہ پچی کے ابو عبیدہ بن
 الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اونسکو یوقنا نے خوش ہو کر اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا چیز ہے عمرو بن زبیر اور انہوں نے کہا کہ
 یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجھکو تمہارے پاس کہ دریافت کرو زمین خبر تمہاری اور لوٹ جاؤں میں اونس کے پاس یوقنا
 نے کہا کہاں چوڑا ہے تھے اونسکو اونسوں نے کہا کہ نزدیک ہیں وہ تھے اور تمہارے اونس کے پیچ میں تین کوس یا کم اس سے
 فاصیہ سے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اونسکو میرا جو تم بجانب سردار کے
 اور کہو اونس سے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کہ پس پھر سے عمرو بن امیۃ الضمیر بجانب سردار عمرو بن العاص کے حالت طلب کیا
 میں اور آگاہ کیا اونسکو یوقنا کے قصے سے پس چوڑا عمرو بن العاص نے کل سبیل و برابر داری اور غنائم وغیرہ کو اونس کے
 ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چوڑا اونس سب پر ربیعۃ العامری کو جمعیت ایک ہزار سوار کے اور خود روانہ ہو
 مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اونس کے ساتھ تھے اور آفتاب نہیں طلوع ہوئی یا تھا
 کہ گھیر لیا اونسوں نے قبطیوں کو اور بن گیا اونسوں نے اپنی آوازوں کو ساتھ بکیر اور تھیل کے اور آہٹے قوم ہوا اور گرد
 ہو گئے قبطیوں کو اور کہا اونس میں آلو اور کو پس نہیں بلکہ ہوا تھا آفتاب تا اینکه مارڈالا اونسوں نے قبطیوں سے پس
 کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیشہ بکیر باقی لوگوں نے بحالت بھاگنے کے بارادہ مصر کے
 اور مالک ہو گئے مسلمان خیموں وغیرہ کے اور قابض ہو گئے ہاروشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لیلیا تمام مال اور لونڈی اور
 اسباب و سکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اونسکو سبب اونس کی سلامتی کے پس پھر
 وہاں سب مسلمان اوس حال میں کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اونسوں نے اور آئے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع
 ہرودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہو گئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور
 اونس کے مال اسباب و لونڈی اور غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیموں میں مکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنی پاس
 جمع ہونیکا پس جب آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اونس کے لہا اونسوں نے کہ اعراسحاب بن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو
 تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ **هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ**
 راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر صحابہ جو جمع ہوئے تھے عمرو بن العاص کو پاس یہ تھے زید بن ابی سفیان اور کاتب
 سعید بن طاہر اور قحطام بن عمرو التیمی خال بن سعید السہمی اور عجل بن سعید طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اون لوگوں نے کہ اس گھنے سے تمہارا کیا مطلب عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشتی اور غوثی
 دی تھی اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اس نے خط ہمارے محمد بن علی علیہ السلام کو اور بھیجا تھا آپ کیلئے تھے تھوڑے اور غوثی
 بین معاوضہ کے اپنے ہی کیڑے اور میری تروکیات بات مناسب معلوم ہوتی ہو کہ چون میں بادشاہ کو پاس اوسکی بیٹی کو مع تمام
 اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہم نے لیلیا پر اور ہم ایسی قوم میں کہ بیعت کر تو میں سنت اپنی کی جگہ فراز تھے آپ اس وقت
 غوثی قوم ذل و عنتی قوی و فقرا پس چلی اور بہتر جانی ہو کہ اگر عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہو جو حکم تمہارا ہو پس وہ
 عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اوسکی باپ حقوق کے بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کو ہمراہ قیس بن سعید کے
 راوی کہتا ہے کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن قبلی لوگ پس جب یہاں کہ پہونچے وہ مصر میں اور اسے
 بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیرین اور قید ہو جانے اوسکی بیٹی کا
 شکی میں پراسیدہ اوسکا بیباک سائے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام میں کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو
 اوسکی نیت تھی پس وہ اسی حال میں تھا کہ آیا اوسکے پاس غوثی نہی نے والا ساتھ آنے اوسکی بیٹی کے مع مال و اسباب
 وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور وہ ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اوسکا اور جانا اوسے اس بات کو کہ قوم مسلمان مستح
 یاہین کو پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل میں حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس بن سعید کا پس
 جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اوسنے اونکی اور اکابر دولت اور حجاب آؤ تھو اوسکو پاس بٹے
 ہمارا گواہ سلامتی اور آؤ اوسکی بیٹی کو پس وہی وقت متوجہ ہوا بجانب قیس کے اور سوال کیا اون سے چند چیزوں کا نام
 سنیں ارباب دولت اور سکے اور نرم ہو جائیں دل اؤ کو اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے لباس سے بادشاہ کو کہا کہ
 او براہ عربی تمہارا کیا نام ہے او منوں نے کہا قیس خا اوسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد بن علی علیہ السلام اور اون لوگوں سے
 جنہوں نے جہاں کیا تھا سامنے اہل قیس نے کہا ہاں بادشاہ کو کہا کہ بیان کرو تم مجھے حال اپنی سردار محمد بن علی علیہ السلام کا کہ کس
 گھوڑے پر سوار ہو تھو قیس نے کہا کہ سوار ہوتے آپ اوس گھوڑے پر جو سرخ اور سپید تھا اور پیشانی اوسکی سپید تھی اور چاروں ہاتھ
 پاؤں اسکی سفید تھے اور اون اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپ کو پاس جسکا نام مرثجل تھا اوسنے کہا کہ اے براہ عربی معلوم ہوتی ہے
 مجھ کو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھو اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس
 پر اسواسطیکہ حمار اون لوگوں کے نزدیک بجا کہینے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے بزرگی دی ہوا اونٹ کو جبکہ کہا اوس کہ ہو جائیں
 وہ اور نکالا اور سپدا کیا اونٹنی کو شگما و بزرگ سے اور خاص کیا اوسکو عرب کے لیے سو اوسکو اور آپ اوسپس جہت سوار ہو تھو کہ اللہ تعالیٰ
 فرما اوسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہو وہ اسقدر پر کہ پاتا ہو اور صبر کرتا ہو کوشش اور اوٹھان و بوجہ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہو پانی پڑ کر کیا ہو
 ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نَوَالِدُنْ جَعَلْنَا هَاكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللہ
 اویہی لڑائی جو اپنے نشان میں کو ساتھ لے جو وہ لڑائی بدر کی تھی پس آپ کے ساتھ اکیس اونٹ آکھیں اور دو گھوڑے کہ سوار ایک پر مقدون ہو اؤ لکھ دی

۲
 محمد بن علی علیہ السلام
 کو خط لکھا تھا
 کہ اگر وہ غوثی
 قوم کے لیے
 تھے تو اسے
 قبول کرنا
 چاہیے

۳
 اوسواری کے لیے
 اس گھوڑے کو
 چاہیے جس کا
 رنگ سرخ اور
 سفید ہو

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 انما هذا كتاب
 من كتب التفسير
 في تفسير سورة
 القصص
 من تفسير
 ابن كثير
 رحمه الله

دوسرے بڑے بڑے بن عمرو الیتمی اور مہر سے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور سامانی اون لوگوں کو اس ہیکہ دیا اللہ تعالیٰ ان کو
 لوگوں کو یہ کہتے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا آیا ہمارے پاس نہیں سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اس
 ہمارے سوار ہوتے تھے جبکہ تو نے آپ کے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور تجھے بھلاتے تھے اور سیرت اپنے یار کو ہیکہ نام نکالنا
 جیل ہے اور تھا اس ہمارے ایک رجاہ پست خیمیکا اور لگام پست خیمے کی اور آپ کے عادات یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کہتے تھے
 سوز و غم اور ہونہار لگاتے تھے قیس ہمارے کہیں اور نہ تھا تو آپ مَنَ دَعَبَ عَنْ سُنَّتِ فَلَيْسَ مِنِّي اور آپ کی اس ایک
 قیس وئی دار تھا جس کا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم ستین اور دو سین راہ گریبان کی منتی یہ بھیجا تھا آپ کو واسطے چروٹ
 اور ایک حلقہ اور نہا جو مول یا گیا تھا آپ کو واسطے بعض تہتیں اونٹوں کے اور ایک ہی بار اپنے اسکو پہنا تھا اور ایک جہ
 شام کا بطور ہدیہ کے آیا تھا آپ کو واسطے پس پہنا آپ اسکو تا انیکہ پیٹ گیا وہ اور وہ ہونے لگا آپ نے اونکو بیان کیا کہ وہ
 دونوں پیٹ گئے اور ایک چادر متی جس کا طول چار گز اور عرض ثمانی گز تھا کہ اسکو آپ اڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ
 وقت آنے و فود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیوں کو وقت کلام کہنے اور جب کلام کرتے تھے تو آپ ساتھ کسی کلمے کے تو تین بار اسکو
 فرماتے تھے اور جب گزرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اور پھر اور جبات کرتے تھے تو بتسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوتے تھے تو
 کسی جماعت میں اور ارادہ اونٹنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات اپنی عادت ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے جیل علیہ السلام
 انہیں کلمات میری زیارت کی ہو اور چنان تو ابو شاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا اپنی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 چادر ایک اور ایک اور چادری اور کہا کہ اسی میں انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی اس کا
 انبیاء کے ہیں پس خوشی اور کشائش ہوا اسکو جسے تبعیت کی آپ کی اور بیشک امت اونکی وہی امت ہے جسکا وصف انجیل میں ہے پس
 بول اوٹھا ایک قس کہ بشارت ہو تجھ کو ابو شاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہو وہ امت ہم ہیں پس برہم ہوا ابو شاہ اور کہا
 کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے آیا حسب ہم کہانیکہ اور گناہ کریں اور کرنے کا مون بد کے اور وہ ہونیکے نیکیوں سے اور
 بڑھکم کریں اور خواہش کریں بجانب دنیا و دنیہ کے اور کہان ہونے ان قوم سے کہ گذرنا تھا اون پر اسکندر پش جہا اونکو کہہ کوئی اونہیں عالم
 ہونے کوئی قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھ امارت کرنے اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھ مال داری کو اپنے دوسرے بھائی سے اور کوئی
 مبتلا و محتاج کی ہے جو رسوا کرے اسکو برابر ہیں وہ لوگ ہر چیز میں کہانا پنا اون لوگوں کا ایک ہے نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہو
 اور نہ ضد کرتا ہو بلکہ آپس میں محبت اور دوستی کرتے ہیں پس تعجب کیا اسکندر نے اس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اون کے عقلمندوں سے
 حال و نکاح کیا اور نہون نے کہ ابو شاہ ہم لوگوں نے پایا تھا ایک کانہ سر کا سپر پہنا تھا یا بن آدم اَلْهَآکَ اَمَلْکَ حَتّٰی
 کَانَکَ خَالٍ مِّنْ عَمَلْکَ فَاَعْمَلْکَ اَجَلْکَ فَصِرْتَ اِلَى التَّرَابِ فَحُشَاہُ عَلَیْکَ الْاَجْبَابُ وَخَلَوْتَ بِمَا قَدَّ
 اِمَّا صَاحِبِ الْاَفْسَہُ وَاِمَّا غَیْرُ صَاحِبِ فَنَدَمْتَ حَیْثُ لَا یَنْفَعُکَ نَدَمُکَ وَتَمَنَّیْتَ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ اِلٰی الدَّیْنِیَا

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 انما هذا كتاب
 من كتب التفسير
 في تفسير سورة
 القصص
 من تفسير
 ابن كثير
 رحمه الله

پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ اسے براور عربی لوٹ جاو تم اپنے ساتھیوں کی طرف اور آگاہ کرو اور انکو اس چیز سے جو سننا
اور دیکھنا تم اس چیز کو جو قرار پاوے ہمارے اور تمہارے سبچ میں قیس نے کہا کہ جان تو ایسا بادشاہ اس بات کو کہ ضرور جو حکم
مقابلہ کرنا تم سے اور نجات دیکھ کوئی چیز جسے تم کو مگر مسلمان ہونا یا چیز دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ غفریب بیان کریں گا
میں اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تم نے اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس بات کو مستور نہ کریں گے اس واسطیکہ کہ ان کو سخت ہو گئی
بسبب نے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے سلسلہ راویوں کو بیان بنی بھی سے روایت کی کہ مقوقس بادشاہ مصر اور
مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک چھ طریقے کو رمضان کو مینے میں پس جب دیکھا جاتا تھا چاند ماہ رمضان کیسوا اور طلحہ ہوتا تھا
وہ اپنی رعیت کو طلب تنہائی کو ایک مکان میں جسکو بنایا تھا اسنے اس سم کیواسطے پس نہیں بجا ہوتا تھا وہ کسی پرانوار
دولت سے اور نہیں جاتا تھا کوئی اس کے پاس سوا اور ان لوگوں کے جو کما ناکماتے تھے اور پلاتے تھے اسکو اور خدمت پر مقرر تھے
پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس بن سیدہ آخر
ماہ شعبان آمد ماہ رمضان میں واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوئے قیس بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص کو اور آگاہ کیا
انکو بادشاہ کی گفتگو سے راوی نے بیان کیا کہ آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنا اس گھر خلونین جسکو
مقرر کیا تھا رمضان کے مینے میں اور تنہا میل اسکا بجانب اسلام کے اور نہیں منظور تھا اسکو لڑنا عرب اور بیٹھا بیٹھا اسکا
ارسطو لیس پر سوا سٹیکہ ولیمہ اسکا ہی تھا راوی نے بیان کیا کہ جب بیٹھا ارسطو لیس تخت پر اور تنہا وہ سخت اور باطل گوش اور جب
نئی اونے گفتگو اپنی باب کی ساتھ قیس بن سیدہ جانا تھا اونے کہ میل اس کے باپکا بجانب اسلام کو اور وہ عرب نہ لڑ گیا اور قریب کہ
سپر کرو گاملاک پناؤ کو پس اسی وقت جمع کیا اونے اپنا رابنہ لت اور وسای قبطیونکو اور کہا اونے کہ جاتم اس بات کو کہ مالک کو
تم اس ملک کو بعد غرق یعنی طوفان فوج کو اور باپ میرا ارادہ کرتا ہے سپر دکنے ملک کا عرب کو اور بات اسطرح ہے کہ سنا ہے ملک
اسکا اور وہ جو گفتگو کی اونے پس جانا مینے کہ گفتگو اسکی نزدیک ہوا اس مسراون کو گون نو کہا کہ ایسا بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت
تیرے اختیار میں ہے اور تو ہی ولیمہ اسکا اور حاکم ہے بعد اسکے پس کہ تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے حق میں بعد اسکو صحت
وہ سب کو اور بادشاہ کو بیٹے فرعون مصر کیا اپنا باب کو مارڈالو کا پس آیدہ پاس اس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اسکو باپ اور یا اسکو
ایک لڑکے اور مقرر کی اس کے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اس سے اس بات پر کہ پلاؤ زہر اس کے باپ پس قبول کیا اس شخص نے
اس بات کو اور زہر پانی میں ملا کر پلا دیا اسکو پس اسی وقت مر گیا وہ پراپا ارسطو لیس کے پاس درگاہ کیا اسکو اور اسکو باپ کی موت پس
ارسطو لیس اپنا باب کی نقش پر اور بہت رویا بعد اسکو حکم کیا اسکو خادمہ کو دفن کرینیکا اس کے لباس شامی میں جو پہنے تھا او قتل کیا اور
لوگوں کو بھی جنہوں نے زہر پلا پاتا تھا اور بیٹھا ارسطو لیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کو جبکہ پلا اسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی عادت
اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہ یہ حال ارسطو لیس اور اس مرا تھا جسکو اس نے اپنا باب کے ساتھ کہا کہ
حال عمرو بن العاص کا پس کہ قیس بن سیدہ کو پاس اور آگاہ کیا انکو بادشاہ کو اور گفتگو سے تو قصد کیا اونے لڑائی اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عمدہ دار کیا اونکو مسلمانوں کو کام کا اور وصیت کی اونکو خفاطت لشکر کی اور کہا کہ لازم ہے کہ تم میری جگہ کو تا انیکہ جاؤں میں بجانب اوس بادشاہ کے اور معلوم کروں میں اوس چیز کو جو اوس کے پاس ہے اور لاؤ میں خبریں وہاں کی خبریں سننے کہ کہ جاؤ تم اللہ اعزہ تعالیٰ کو اور مضبوط رکھو راوی نے بیان کیا کہ ہر کہ ہر عمر بن العاص نے ایک کپڑا پہنا جو شام سے اور اس کے ایک جیتہ بنا ہوا ہاؤ کا تھا اور لشکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہو چکا وہ اور غلام اونکا ورنہ ان لوگوں کے تھا بار اوس مصر کے اور گرد شہر کئے کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوئی لیکن مضبوط کیا گیا تھا اور ولسوس پانچ سو سواروں اور پیدلوں کو پس و روانے نے آگے بڑھ کر گفتگو کی اونکی زبانیں اور کہا کہ اہم قوم یہ شخص ایلی عرب کا آیا ہے بجانب تمہارے پس کشادہ کر دو تم اوس کے لیے راہ کو اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم کیونکر بغیر حکم بادشاہ کے نہ آئیں گے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے عمر بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اوس نے مالک درونکو کہو کہ راہ کا اونکو واسطے اور کہا کہ منہ کر کے کوئی شخص اونکو آئیں پس کشادہ کر دیا اور ان لوگوں نے عمر بن العاص اور اونکو غلام کے لیے راہ کو اور چلے ورنہ اپنے غلام اور ایلی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اونہوں نے کہ حمیدہ اور منتخب لشکا اور حجاب اور اکابر دولت و ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اپنے لباس اور زینوں اور جو شنوں اور بنی ہوئی زینوں کے اور ہاتھوں میں اونکے چڑھی ہوئی کمانیں تھیں اور ظاہر کیا تھا لشکا مصر نے جو کچھ ممکن ہوا اونکو حشمت اور تہیاری اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمر بن العاص محل کے دروازے کا اجازت طلب کی اونکے واسطے حاجب ارسطولیس سے پس اجازت دی اور سنے انکی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمر بن العاص کو گھڑیے اور نیکاسو اور تیرچہ اور چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لیں وہ تلوار کو اونکو گردن سے پس کہا اونہوں نے کہ نہ جاؤ نگاہیں بغیر اپنی تلوار کو اور اگر چاہتا بادشاہ تمہارا اس بات کو کہ تم کو تلوار کو میری گردن سے تو پہر جاؤں گا میں جس حیثیت سے کہ آیا ہوں اس واسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ عزت ہی ہر اللہ تعالیٰ فرمے کہ اسلام کے اور مدد دی ہو کہ اساتذہ ایمان کو اور تائید کی ہماری سبب تلوار کے اور سی تلوار کے سبب ذلیل کیا ہے مشرکین کو اور اس وقت تمہیں فرمے کہ بلایا اور ہم تمہاری خواہش کی پس گاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمر بن العاص کی گفتگو سے اوس نے کہا کہ چور دو تم اونکو آؤ میں وہ جسطرح سے چاہیں پس اسی وقت داخل ہوئے عمر بن العاص اور غلام اونکا ورنہ ان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اوس حالت میں کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب منہ اوس کے اور غلام اوس کے دین بائیں کھڑے تھے اور ہاتھ اونکے تلواروں کے قبضہ پر تھے اور وہ قبائیں دشمنیں رنگیں پہنے تھے اور اونکی کمر و منہن ٹکے چڑھی ہوئی ہر قسم کے نگینوں اور اونکے ہاتھوں میں سونے کے لنگن تھے پس جب یکما عمر بن العاص نے ان چیزوں کو کہنے سے وہ اور پڑھی یہ آیت قضاؤ یتکم من شیء فمتاع الحیوة الدنیا وما عند اللہ خیر و ابقى الذین امنوا و عملوا الصالحات یتفککون اوی نے بیان کیا ہے کہ اوس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید بن ارسلاوس جس نے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پہر ویران ہو گیا تھا اور پانچ سو برس تک ویران پڑا تا انیکہ کوئی نشان اوس سے نہیں باقی رہا اور مالک ہوا بعد اسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوئی کیا اوس نے جو دعوئی کیا اور بنایا اور

۱۷
میں جو کوئی کرے
نیکو سوا اور دیکھان
اور شفقت و دیکھان
دنیا کی جو اور جو
اللہ کے بیان
سب بہت ہے اور
سینچو والی اسطے
بیان وادان کے
جو ان کے لئے ہے اور
میں اور میں
میں اور میں

اوس محل کو اس طرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو اوس کے ہاتھ پر
 پہر ویران ہو گیا وہ محل تا انیکہ مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پسیلی دعوت اونکی اور ہوا او کا کام جو ہوا
 اور اوٹھا لیا او کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اور پر گندہ ہو گئی امت اونکی کئی فرقوں پر اور دعویٰ کیا اون کو کون سے
 جو دعویٰ کیا جو نہ باقون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقاطیس اور بنا او سے اوس محل کو اور کیا او
 اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا او کا قصر شمع اس واسطیکہ شمع سے وہ خالی نہیں رہتا تھا پس جب بنا چکا و ملا یا ہوا اون
 حکما کو جو شہر اجمیم میں تھے اور سب بڑا اون میں حکیم فریالیس تھا ارجالیس نے سب کے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ پڑا ہر
 مینے بہت کتابوں کو جو آسمان سے اوتری ہیں انبیا علیہم السلام پر پس پایا میں نے اونیں یہ امر کہ اللہ غالب اور
 بزرگ آخر زمانے میں مبعوث کرے گا ایک نبی کو عرب کے کلام او کا پس اور دین او کا حق ہوگا اور اخلاق او کو پاک اور شریعت
 او کی مظاہر اور روشن ہوگی اور سچ علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس نبی حکما کیا کہتے ہو تم اس امر میں جبکا ذکر
 مینے متھے کیا فریالیس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کسی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضروریات ہونی چاؤ
 پیچھے کوئی مخالفت کرے حکمائے کہا ہاں ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکم فرمائیں کہ امیر بادشاہ میں چاہتا ہوں
 کہ ایک تصویر بنا کر کہوں میں تیرے محل کے اوپر اور بنا دین میں اوس میں بزرگ حکمت کو ایک راہ اور کہوں میں اوس کو منہ کو قریب رکھ
 تیری کنیت یہ بالیس کے اور وہ کنیت بنا لیا تھا واسطے بادشاہ کو اور نام او کا دیر بالیس کہا گیا تھا یعنی بیک لاجاؤ اور بناؤ
 میں ایک دوسری تصویر اور کہوں میں اوس پہلی تصویر کے مقابلے میں اور ہوسٹہ او کا قریب اس تصویر کو جو تیرے محل کے اوپر کی
 پس جب ہوگا وقت بعثت ان نبی عربی کا تو پھر گی ہر تصویر اپنی منہ کو اپنی مقابل کی طرف اور جب مبعوث ہوگی یہ نبی تو گر پڑگی انہی منہ کو بل
 وہ تصویر جو کنیتے کو او پر ہوگی اور جان تو امیر بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اون قوم کا ہوگا جو تبعیت اون نبی کی کریں گے اور انہیں سب سے
 قیام اونکی مشرع کا ہوگا پس انعام دیا او کو بادشاہ اور شروع کیا اونہوں نے بنانا تصویر اون کا جیسا کہ ہم نے بیان کیا پس جب
 مبعوث ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر لیا ہر تصویر نے اپنے منہ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیتے کے اوپر تھی انہی منہ کے
 بل اور اب بجا او اس کنیتے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پہر گیا منہ او کا او سکی جانب مقابل کی طرف سے
 اور ہمیشہ قائم رہی وہ اپنی جگہ پر تا انیکہ داخل ہوئے عمرو بن العاص قصر شمع میں پس سنا لوگون نے اوس تصویر سے ایک بڑی
 آواز دہشت ناک کو پہر گر پڑی وہ اپنے منہ کے بل پس جنبش میں گیا بادشاہ اور ارباب دولت او سکر اور ہل گئے دل سکوت کیا او
 لوگون نے زبان قبلی میں کہ نہیں گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہوئے اس مرد کے گویب کسی بڑی کام کے اور بیشک یہی
 شخص کہو یگا چڑھاری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہر نکاراوی نے بیان کیا ہے کہ مبعوث داخل ہوئے
 عمرو بن العاص بادشاہ کے بیان اور دیکھا بجانب او کے سمت اور ارباب دولت کو حسین وہ لوگ تو زینت ظاہری سے
 تجت ادا کی اونہوں نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے او کے اور کہہ لیا لو کہو اپنی زبان پر اور دیکھا بجانب محل کے کہ اہم تھا

پڑتا ہوں اور ان لمبائی سے پہر مشغول رہا وہ اپنی نماز میں اور کچھ جواب نہ دیا اور سکو تباہ کی مان چلی گئی پس جب وہ سردار کی
پہر آئی مان اور سکی اور اس دن بھی وہی حال گذرنا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اور سکی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے نہ موت
مے اور سکو تباہ کیجئے وہ چہرہ پر خوشی کو راوی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل میں جبریح کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور اس
زمانے میں بنی اسرائیل میں ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جس کے حسن کا شہرہ مثالوں میں زبان زد تھا اور سنے لوگوں سے کہا کہ اگر
تم چاہو تو میں اس شخص کی آزمائش کروں پس گئی وہ عورت پاس جبریح کے اور پیش کیا اپنے تین اوبے کے سامنے مگر اوبے نے مجھ
انتہات کیا وہ ایک چادر ہے کے پاس آئی جو جبریح کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اس سے قریب غسل شنیہ کا ہو کر حال
ہوئی پس جب جی وہ بیان کیا اسے کہ یہ لڑکا جبریح کا بیٹا ہے وہ لوگ جبریح کو پاس اور اوتار اور سکو اور سکو صومعے سے مارتے ہوئے
جبریح نے کہا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہو اور منوں نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہو کہ اور سکی ایک لڑکا تجھے پیدا ہوا
اور سنے کہا کہ تم اس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس آئے وہ لوگ لڑکے کو جبریح کو کہا کہ ٹھہراؤ اسکو تباہ کیجئے نماز پڑھ لو نہیں پس ٹھہرایا
لوگوں نے اور سکو تب جبریح نے نماز پڑھ کر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے سامنے آکر اپنی بات کہہ کر اوبے کے پیشین
چھو یا اور کہا کہ اے لڑکے کو میں شخص تیرا باپ ہو لڑکے نے کہا کہ غلام چرواہا میرا باپ ہو تب بنی اسرائیل نے جبریح کی بہت تعظیم کی اور
مبارک جانا اور سکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیویں اور سنے کہا سنیں بلکہ مٹی سے اور سکو بناو وہ جیسا کہ
تھا پس ایسا ہی کیا اور منوں نے پچھر عمر بن العاص نے کہا کہ وہ سہرا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت بیٹی تھی اور
اور سکی کو وہ میں ایک لڑکا دو دو پی رہا تھا کہ اسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت روہارا وہ ہر سو کہ لڑکے کی مان سے کہا کہ
اے اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اسکے کر دے پس چوڑا لڑکے نے چہا تیان اپنی مان کی اور کھا کہ اے
میرے اللہ نکرنا تو مجھ کو مثل اسکے یہ لڑکا دو وہ پینے میں مشغول ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد
روایت حدیث کی کہتے تھے کہ گویا میں اس وقت دیکھتا ہوں بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در اٹھا لیکہ
آپ بیان فرماتے ہیں کیفیت وہ وہ پینے اور لڑکے کی اپنی کھلے کی اوگلی کو وہاں مبارک میں رکھا اور چوستے ہیں
اور سکو علی اللہ علیہ وآلہ قدر حسینہ و جمالہ پھر عمر بن العاص نے کہا کہ مکلی اور س لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اور سکو
ساتھ بہت سے آدمی اور سکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ و نعم
الوکیل یہ حال دیکھ کر لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکی کو مثل اسکے نکرنا تب لڑکی نے اپنی مان
کی چہا تیان چوڑا اور کہا کہ اے اللہ تو مجھ کو مثل اسکے کرنا پس اور س وقت لڑکے کی مان نے اور س سے کہا کہ مکلا
خوبصورت مرد پس دعا مانگی پینے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہے کہ اے اللہ مجھ کو مثل اسکے کرنا
بعد اسکے مکلی ایک لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اور سکو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چوری اور زنا کی تو نے پینے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اسکے نکرنا پس کہا تو نے کہ اے اللہ تو مجھ کو مثل اسکے کرنا لڑکے نے کہا مان یہ ہے وہ مرد ظالم اور سرکش تھا پینے کہا کہ اے

ح
میں نے اس سے
کہا کہ اے اللہ
میرے بیٹے کو
مثل اسکے کرنا

فصاحت بیانی کو کہا اوسنے زبان قطعی میں بادشاہ سے کہ اے بادشاہ بہ تحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہے اور مضبوط
 ہر ذل کا اور میری دانست میں یہی شخص مشر و عرب کا اور مالک اوس لشکر کا ہے جو ہمارے یہاں آیا ہے یہیں گرفتار
 کر لیون ہم اوس پر تو مہاک جاہلین کے ساتھی اوسکے اور چلے جائیں گے وہ لوگ ہمارے یہاں ہر راوی کہتا ہے
 کہ وروان غلام عمرو بن العاص کا سنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ وزیر سے کہ نہیں جانتا اور
 منرا اور ہے ہجو کہ غدر کرین ہم اچھی کے ساتھ خصوصاً اوس حالت میں کہ جب ہم نے خود بلایا ہو پس اسی وقت وروان نے
 عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا ہے مجھ کو جو میں شکوہ بہشت ناک دیکھتا ہوں آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطو لیس بادشاہ تمہارے
 قبضہ کر نیکا را اور کہتا ہے حالانکہ تم اوسکی امان میں ہو وہ ایسا فکر کیا پس جب سنا عمرو بن العاص نے کلام وروان کا جان لیا
 انہوں نے مطلب و سکے مشور کیا اور پچان گئے کہ وہ ڈراتا ہے اور نکو بت بیدار اور ہوشیار کیا اور نہوں نے اپنی ہر کچھ
 کہا ارسطو لیس بادشاہ نے کہ اے بادشاہ عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہم سے تا انیکہ ہمارے یہاں آکر اور تری ہو تم ہمارے میں
 سین اور ہم قوت اور طاقت اور بد بے کے لوگ ہیں اور نہیں قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہوں سے مگر یہ کہ پہلا
 وہ ساتھ نہ یا ہماری کے اور نوبت اور سجاہ کا لشکر ہماری کمک کر گیا اور میں نے اوسکو بلا یا ہر گو یا کہ تم اوسکے سامنے ہو اور وہ
 پہلے میں میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہیں کہ نہیں دڑتے ہیں لشکروں کو اگرچہ وہ بہت ہوں پس اوس
 لوگ ہجو اس واسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہے ہم سے یہ کہ زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
 اور یہی مضمون نازل کیا ہے اپنی کتاب بزرگ میں اور فرمایا ہے وَكَفَدَكَ كَتَبْنَا فِي الذِّبْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اِنَّ
 اَلَا دُخْرَ يَرْتَمَا عِبَادِي الصَّالِحُونَ اور ہم ملاتے ہیں تمکو سبب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پس اگر انکار کرو گے تم لوگ اس بات سے اور غالب
 ہوگی تمہارے نبی پس واکرنا ہوگا تمکو بے یہ در انجا ایک تم ذلیل ہوگو اور اگر اس سے بھی انکار کرو گے تو حکم کرو تم
 لڑائی کا اوس سے پس جب سنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اوسنے کہ اے بادشاہ عربی جانو تم اس بات
 کو کہ نہیں ممکن ہے ہمیں یہ امر کہ میں ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشور بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوت جائیں یہ جو مقوقس
 کیا ہے اوسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے میں لیکن جب گذر گیا مہینہ رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کر گیا
 وہ اپنی راے سے لیکن اے بادشاہ عربی میرے گمان میں تمہارے ساتھیوں میں کوئی شخص مثل تمہارے تیر زبان
 اور عقل اور مضبوط دل کا نہیں ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ میں گونگا ہوں بہ نسبت اپنی ساتھیوں کو اور بعض
 اوان میں ایسے ہیں کہ اگر کلام کرے تو اے بادشاہ اوسے تو جانے کہ قیاس میرا اوپر نہیں ہو سکتا ہے بادشاہ نے
 کہا کہ یہ بات محالات سے ہو کہ تمہارے ساتھیوں میں مثل تمہارے عمرو بن العاص نے کہا امان اے بادشاہ اور اگر
 تو چاہتا ہے تو بلاؤن میں تیرے سامنے دس آدمیوں کو اوان میں سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ

اور کہہ دیجئے
 یہودیوں کے لیے
 نصیحت ہے کہ
 زمین پر ایک
 ہون کے لیے
 سب نبی ہے

کہا کہ وہ تم اس کام کو پہراؤ سنے اپنے وزیر سے زبان قبلی میں کہا کہ جس وقت منظور ہوا ہو کہ اس شخص کو قید کر لین تو قید کرنا دین
 شخصوں کا بہتر ہے پر عمرو بن العاص سے کہا کہ یہ جو تم اس کے پاس کیس کو تاکہ لے آوے اور انکو اور منوں نے کہا کہ اور بادشاہ وہ
 لوگ قاصد کے بلائیے نہ آویں گے پس اگر تو چاہتا ہے تو خود میں جاؤں اور لے آؤں اور انکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کرو
 پس اس شخص کو لے کر عمر بن العاص اور کلکڑی سے سوار تھے اپنے گھوڑے پر اس حالت میں کہ انکو اپنے بچنے کی
 یقین تھی اور چلے اور غلام اور کاردان آگے آگے قہار تھے انیکہ بھگتا رہا ہو مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص اور
 غلام اور کاردان بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہے مجھ کو اپنے دین کی اگر لے آویگا یہ شخص اپنے ساتھیوں کو تو کسب میں
 قتل کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب عمر بن العاص نے اپنے غلام کے آگاہ کیا انکو وروان نے اس
 بات سے جو سنی تھی اس نے وزیر سے کہ دو کو تہا بادشاہ سے انکو قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہے اس کی
 میں نہ پہرہ کی بات کی طرف قسم ہے خدا کی اسے وروان میں تیرے ساتھ اس کی عوض میں نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا
 نیکی ہے اور روانہ ہوے وہ تا انیکہ ہوئے اپنے لشکر میں پس جب دیکھا انکو مسلمانوں نے کہ آتے ہیں جلد چلے سب
 لوگ واسطے انکی ملاقات کے اور سلام کو کے مبارکباد دی اور انکو انکی سلامتی کی اور کہا کہ اسے سردار بہ تحقیق ہے جو
 گمان بہوں کی بہ نسبت تھا ہے اس کی ذمہ داری تھی عمرو بن العاص نے بیان کیا بہوں سے وہ امر جو گدرا تھا اور بادشاہ
 کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ کیا تھا انکی قید کر نیکا اور کاردان کا انکو اس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتو وہ اگر نہ
 ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے لانے وہ ورنہ آویس کے اپنے ساتھیوں سے پس تعجب ہوے سب لوگ اور کاردان کا انکی سلامتی
 اور انکی رقبہ کیونکہ نامہ سوار اور کاردان اور منوں نے وہ رات پر حسین بنی ہونی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص مسلمانوں کو اور جب سے فارغ ہوئی
 کیا مسلمانوں کو درستی سامان اور متیاروں اور سوار ہونیکا کاردان کی کہ اسی وقت ایلچی ارسلو لیس بادشاہ کا کھڑا تھا کھارہ خندق پر اور کتا تھا
 کہ ای گروہ عرب کے ارسلو لیس بادشاہ متاثر ہے ایلچی کا مع او سکودس ساتھیوں کی پس خبر دی لوگوں نے عمرو بن العاص کو اس بات
 کی ازمنہ میں نے سنا ہے کہ اگر کہا کہ ای شخص بیشک خدرا و فریب ہلاک کرتا ہے او سکود جو خدرا و فریب اور باغی پر گھومنے میں داریے پہرے
 برا ہو تیرا طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا میں او سکے پاس چاہا انکی قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا برا ہو تیرا کون شخص
 بچا سکتا ہے تجھ کو جس وقت کہ ارادہ کریں ہم تیرے مارنے کا ولیکن ہم ایسا نکرین گوا سوا سٹے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہیں و مکیو اور منین
 توڑتے ہیں ہم ہمد و بیان کو لوٹ جاتو اپنے مالک کے پاس اور کہ اس سے کہ سنائیے جو کلام کیا اس نے اپنے وزیر سے
 وروان میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجھ کو اللہ تعالیٰ نے او سکے مگر سے اور اب کہی میں او سکے پاس بخاؤں گا
 راوی نے بیان کیا ہے کہ اس طرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسلو لیس بن مقوقس بادشاہ مصر کے
 اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہے
 او سکے جسے نجات دی مجھ کو قبطیوں کے بادشاہ سے راوی کہتا ہے کہ پہر گیا قاصد بجانب ارسلو لیس کے

اور بیان کیا اوس سے مقولہ عمر بن العاص کا پس جانا اوس نے کہ جان گئے وداوس راہی کو جیکہ بیان کیا تھا وزیر
 نے اوس سے پھر کہا اوس نے وزیر سے کہ کہاں سے جانتا ہے یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہو وزیر نے
 کہا کہ کہاں کرتا ہوں میں کہ جو شخص ساتھ اوس کے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اوس نے اپنے ساتھی کو جسے بادشاہ
 نے وزیر سے کہا کہ کیا اسے ہے تیری ان عرس کا بایمن اور شیک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہیں اپنی جانوں پر پس کوئی شخص
 مارا ورنہ بے سے اوس تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہے مجھ کو یہ امر کہ قوم کیواسطے ایک ایسا دن ہو کہ تعظیم
 کرتے ہیں وہ اوسکی اور وہ دن جمعے کا ہے جس طرح کہ تعظیم کرتے ہیں ہم لوگ اتوار کی اور میری رائے یہ ہے کہ گاراہٹلاؤن
 اوسکے واسطے قریب جیل مقطم کے پس جب شروع کریں قوم اپنی نماز کو مکملے گاڑا اوپر اور رکھو تلواریں کو اوس دن پس بچہ گا کوئی
 شخص اوس دن کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اوسکی اسے کو اور توقف کیا بانظار آنے دن جمعے کے تاکہ ہٹلاؤن اوسکے واسطے
 گارے کو جس طرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ربانی پانی سوار عمر بن العاص نے
 بادشاہ قبطیوں کے ہاتھ سے اوس دن تو دوسرے دن اوسکے بلایا اوس دن نے عبد اللہ یوقنا کو اور کہا اوس نے کہ اوس عبد
 جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہے لڑائی میں اوسم مقیم اور منتظر اوسکی لڑائی کے ہیں اور اب ہمارے ہاں کہانا
 رہا ہے نہ دانہ چارہ جو ہٹکوا اور ہمارے جانوروں کو کفایت کرے پس جاو تم مع اپنے لشکر اور نبی عم کے بجانب یہاں کو اور
 اوسمول کو تم تو شے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانوروں کو واسطے ان ایام میں یوقنا کو کہا
 کہ بخوشی اور اطاعت حجو منظور ہے پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے نبی عم اور لشکر کے اور اوس دن وہ چارہ سوار
 تھے اور ساتھ لیا اوس دن نے نوکروں اور خداموں اور خچروں کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطلب جوفی کے
 راوی نے بیان کیا جو کہ مل گئے تھے مسلمانوں میں کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سن لیا اوس دن نے اوس سوار
 کو جو مسلمانوں نے آپس میں کیا تھا درباب اپنے جانے کے بجانب جوفی کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
 بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اوسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اوس نے بانظار آؤن دن جمعے
 اور جب ہوا دن پختہ بنے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچا زوہانی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس
 چارہ سوار کو لشکر مصر سے منتخب کر کے اوسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمارا بیان یوقنا کے اور حکم کیا اوسکو ساتھ
 جانوروں اور خچروں کا چیر لوجہ اور رسد اور دانہ چارہ اوسکو گھوڑوں کا بھی ہوتا کہ نہ شبہ کرے کوئی شخص اس امر کا کہ یہ
 وہ مسلمان نہیں ہیں جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جانو رات کو اور گارے میں ہٹلاؤن کو کون کو پیچھے
 مقطم کے اور کچھ لوگ بطور کاہبانی کے مقرر کرتا کہ دیکھتے رہیں وہ بجانب مسلمانوں کو پس جب مشغول ہوں وہ لوگ
 نماز میں آگاہ کریں وہ لوگ تلواریں کے حال سے پس کل قوم مسلمانوں پر اور جانور اور خچر وغیرہ ہمارے ساتھ ہوں اسلئے
 کہ مسلمان اوسکو دیکھ کر شبہ میں نہ پڑیں تمہاری نسبت جبکہ کل قوم اور متوجہ ہوا اوسکی طرف راوی کہتا ہے کہ وہاں ہوا ماسیوس

مع اپنے لشکر کے بجانب بیت جیل مقطم کے اور چپ رہا وہاں اور بندہ بیت کیا اور اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اسکو
 بادشاہ نے اور مقرر کیا تھا چنانچہ کو بجانب فارسودان کے راوی نے بسلسلہ ادویہ کے بیان کیا ہے کہ اسطرح
 بندہ بیت کیا بادشاہ قطار سطولیس نے مسلمانوں کے واسطے اور شہلایا اسنے گارے کو ناحیہ حرا سے شیلہ بڑا رک
 اور اب وہاں مسجد موسیٰ ہے اور باقی ہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور وہاں پہاڑ اور مقام محراب کا نصف میل
 سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گارے میں اور مسلمانوں کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب جمع ہوئی اور ا
 دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہو وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانوں نے چار جاے اور شیطیے جانوروں اور
 اونٹوں کو اور تلے اوپر رکھا اونکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوئے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے
 دشمن سے بے خبر تھے اور عمرو بن العاص بائیں کرتے تھے مسلمانوں نے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تائید
 اذان کی مسلمانوں کو موزون ہے پس جب انھوں نے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اون شیطوں پر اور اچھا خطبہ
 پڑھا اور بیان کیا کہ اوسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجرا دی ہے
 سے اور پڑھی اخیر میں یہ آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَجَارٍ مَّيْمَنٍ مِّنْ عَذَابِ إِلَهِكُمْ**
تَوَعَّدُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ الْآخِرَةِ إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ
 پہر بیان کیا کہ بزرگیان جہاد اور ماہ مصان کی راوی نے بسلسلہ راویوں کے شہادوں اور اس سے بیان کیا ہے
 کہا شہادوں نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعہ کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگوں سے معاملہ لڑائی کو
 ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہم کو اور سپر ہم لوگوں نے کہا کہ ایسے سردار کس چیز کو
 رکھتا ہے تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اونہوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہنیں باز رہا ہوں میں لڑائی سے بسبب جبری
 اور خوف کو دیکھن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقفوس اور اسکی دشمنی کا اور وہ مقبرہ رسالت ہمارے نبی محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اوس خلوت خانہ میں ہے جو بنایا ہے اونے اپنے واسطے عینہ مضامین
 اور اس عینہ کے پانچ خون باقی رہ گئے ہیں پھر نکلے گا وہ اور اپنی تخت بادشاہت پر جاوے گا یہ سب ہم لوگوں کے
 ایک ایچی اپنا اور دیکھیں گے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شہادوں نے اوس کہتے ہیں کہ ہم سب نے یہ سوچا ہے
 عمرو بن العاص کی کہ اوس وقت آیا ایچی اسطولیس عین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آئی ماکلی میں عمرو بن العاص
 اجازت دی اوسکو اور چکر کہا کہ آیا وہ زمین ہمارے طرف سے اسوا سطیکہ تھی خندق گرد مصر اور اوس کے درون کو قریب جیل
 مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اونکو اور کہا کہ ایسے سردار عرب کے بادشاہ کو دیکھنے سے تمکو سلام
 کہا ہے اور یہ پیام دیا ہے کہ میں طاقت اور قدرت نہیں رکھتا ہوں کسی کام کی یہی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کو اور اوسکو
 جانتے ہو تم کہ خلوت میں ہو اور باقی ہے میں اوس کے کلنے کو پانچ دن بعد اوس کے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور

اس آیت میں
 بیان ہوا ہے
 کہ جو مسلمانوں کو
 اللہ تعالیٰ نے
 لڑائی کے واسطے
 مقرر کیا ہے
 وہی ہے
 اور جو مسلمانوں کو
 اللہ تعالیٰ نے
 لڑائی کے واسطے
 مقرر کیا ہے
 وہی ہے

سے کوئی پہر حملہ کیا تو قنا اور اسکے ساتھیوں نے دشمنان خدا پر اور گمیر لیا اونکو پس جب یہما قبطیوں نے ہنگامان دریا
مسلمانوں کو اوٹھالیا اونہوں نے قنا کو تھکڑوں سے اور توجہ سے وہ بجائے قنا اور اونکو ساتھیوں کے راوی نے بیان
کیا کہ قنا سے موہی عمرو بن العاص نماز سے اب بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑوں پر سوار ہو
اور بہت سخت حملہ کیا اونہوں نے دشمنان خدا پر اور گمیر لیا اونکو اور حائل ہو گئے اونکو اور مصر کے بیچ میں اور کہا اونہیں قنا کو
پس قسم ہے اللہ کی کہ نہیں نجات پائی اون میں سے کسی نے گویا وہ چڑیاں تھیں کہ صیاد کو جالین ہنسیں تھیں پس چوڑا اون
کو مردہ زمین پر اور کسی مجھنے سے بھی نجات نہیں پائی اور مارا گیا ماسیوس چچا زاد بھائی بادشاہ ارسلو لیس کا اور جب لڑائی ختم ہوئی
مبارک بوی بعض مسلمانوں نے بعض کو سبب سلامتی کے اور شکر کیا اونہوں نے اللہ تعالیٰ کا اس چیز پر جو عطا کیا مسلمانوں کو فتح
سے اور تعریف کی یو قنا اور اونکے ساتھیوں کی اولیٰ قبطیوں کے گھوڑوں اور اونکے ہتھیاروں اور جانوروں وغیرہ کو مع اس رسد کے
جو بار کرائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ماتہ لگی اور تعداد شہید فوجی چار سو چھتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالیٰ نو شہادت
پس خاص لوگ اون میں سے تھے حمزہ بن سالم الشکری اور عیسیٰ بن صابر السہمی اور سبب بن خولید الشکری اور سیب بن غالب
الشکری اور نصر الشکری اور سائق بن فہید العجلی اور مزید بن سعید الشکری اور خزام بن عمرو العجلی اور قیس بن ماجد القنونی اور
بن ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولیٰ انھیں بن قانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر بن عبد مناة بن
چچا زاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعید بن خازم النجفی اور مقدام بن ساریہ النجفی اور سعد بن مرشد
اور قناعہ بن مسروق اللہبی اور جعفر بن دانیہ جو اپنی مان کی اہلیت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ تھا اور
عروہ بن شامل الثقفی اور عمر بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش بن سمرة العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبد اللہ بن قبا
الکلابی اور مالک بن نقیط العامری اور مکرم بن غالب العامری اور عمر بن خلیفہ الداری اور ماجد بن مرة الخزرجی اور دھان
ابن عوص بن مسلم العجلی اور طارق بن معلم السملی اور لبانہ بن طاعن العبسی اور سیاح بن عمرو التیمی اور سالم بن مفرح التیمی اور
احوص بن یزید بن یزید التیمی اور یاسر بن مفرح البہانی اور ہلال بن خولید العطفانی اور یحیٰ بن حبیبہ العطفانی اور طوق بن حبیب
الکلبی کل ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالیٰ نو شہادت پر اور نماز پڑھی اور عمرو بن العاص نو ساتھ
جماعت مسلمانوں کے اور دفن کیا سکب و مہین بجانب پودب مجرا حصاکو اور قبرین اونکی اس جگہ مشہور ہیں اور رہیں گی دن
قیامت تک اوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ارسلو لیس کو خبر مائے جانے او سکے چچا زاد بھائی اور چار ہزار سوار کی پس
سخت گدزایہ معاملہ او سپر اور یقین کیا او سنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا او سنے اپنے بطارقہ اور ارباب ولت کو اور مشورہ
کیا اون سے اس امر میں اون لوگوں نے کہا کہ ای بادشاہ جانتا ہے تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہیں رہی ہے کسی کو سا قتل
تیرے تاکہ ہمیشہ تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ ٹوٹے اور شکست کھاتے ہیں پھر عود کرتے ہیں اور تاول اون
لوگوں کا نہیں ہے جنہوں نے ہر میت پائی ہے بلو شاہوں زمین سے اور سنا ہے کہ اس بات کو کہ داریوس بن اردشیر

[illegible]

۱۵۸

اور سب سے پہلے
اور دھرت اور ابرار کی
لہذا
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

حالات

وہ اپنی خلوت گاہی جتنا کہ دیکھ لیا وہ امر جو ہو گا تمہارے اور ان عرب کو بیچ میں پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہو رہے
 تم لوگوں کی اونہوں نے کہا کہ اعراب شاہ آیینین ہیں ہم لوگ غلام اس دولت کے اس واسطے کہ اس دولت نے اپنا طبع
 کر لیا ہے ہمو اپنی بزرگی کے سب سے اور نعمتیں اسکی ہمیشہ میں اور اب ہم لڑیں گے اون سے بسبب اپنی محبت کے
 اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کریں یا مر جاویں ہم سب ایک ہی تلوار پر پس لشکر او کیا بادشاہ نے اونکی بات پر اور
 خلعت میںے اون لوگوں کو اور کہا کہ مکتوم سب اور نصب کر دیا اپنے خیموں کو باہر شہر کے اور طول و لڑائی کو قوم سے تانیکہ
 ملاون میں کمک حاکم نوبہ اور بجاد کے پاس سے پس اون سہوں نے کہا کہ بہتر ہے جو بادشاہ کہتا ہے بعد اس کے مکمل
 وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلاموں کو خیموں کے نکالنے اور نصب کر نیکا قریب ٹیلہ نور اور جوبہ
 پس ایسا ہی کیا اون لوگوں نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہے کہ اسی دن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلمی جنس کو
 بھیجا تھا اسطو لیس نے بجائے حاکم نوبہ اور بجاد کو بلبل کمک کو اور بیان کیا اونہوں نے کہ واقع ہوئی لڑائی و میان حاکم نوبہ
 اور بجاد کے اور پھر گھر وہ آپس سے اور کوئی اون دو کو اسطو لیس کی کمات کہ بجا میں شواگرد اپنے معاملہ بادشاہ پر اور کٹر کیا قبطیوں
 اپنی خیموں کو گرو خیمہ بادشاہ کے پس جبے یکہا مسلمانوں نے قبطیوں نے مٹکا رخنے نصیحتیں احتیاط کی اونہوں نے اپنی جانوں
 اور آئادہ ہوئے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہان مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی
 قوم کے تاکہ نہ پورا ہوا و نہ کوئی امر بس طرح کہ واقع ہوا تھا پہلو مرتبہ ناگمان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہانی
 کے سردار عمرو بن العاص نے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانوں کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخرات
 مکہ غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بجا لت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا اونکے لشکر پر اور آوازیں اونکی بلندین
 ساتھ تھیل اور تکبیر اور دود اور پریشیر و نذیر کے رات اور دن باری باری راوی کہتا ہے کہ یہ تھا حال قبطیوں اور
 مسلمانوں کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ابو عبیدہ عامر
 بن الجراح کو پس کول کر پڑا اونہوں نے اسکو اور مطلع ہوئے اس کے مضمون سے اور اسی وقت آئی ابو عبیدہ
 خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ امیر اباسلیمان کیا ہے ہے تمہاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہو حکم کیا ہے
 اونہوں نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہیں تمکو بھیجنے
 کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے اباسلیمان جانو تم اس بات کو
 کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہے پس اگر بھیجوں میں بڑے لشکر کو تو دوتا ہوں میں اونکی طاقت کو خالد
 نے کہا کہ کتنے لوگوں کے بھیجنے کا قصد کیا ہے ستنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجوں گا میں چار ہزار سوار خالد نے کہا
 کہ اگر یہی ارادہ تمہارا ہے پس بھیجو تم چار شخصوں کو مسلمانوں سے کہ وہ برابر چار ہزار کے ہوں ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ
 چار کون شخص ہیں خالد نے کہا کہ ایک اون میں کا میں ہوں اور دوسرے مقداد بن اسود البکندی اور تیسرے عامر بن

تو ویکستان ہون میں کہ وہ ایک بڑا لشکر ہے گھوڑوں اور اونٹوں کا پس جب کہ چھپ کر چھپ گیا میں زمین میں اور دریافت
 کیا میں نے قوم کو تو وہ لشکر عرب متصرف کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنا تھا میں کہ کیا کہتے ہیں وہ لوگ
 تاکہ ثابت ہو جائے مجھ کو کام اور کام میں چلا میں ساتھ اس کے مگر تھوڑی دیر تا ایک سنا میں کہ کہتے تھے وہ یہ
 کہ ذیل کرے اسد ہمارے تھوڑے تھوڑے قوم کہ پوچھے اور ہم سب کو شمشیر کو شمشیر کہ نکلیں میں ہم مدین سے
 نہیں پایا ہمنے کیسے اپنی راہ میں اب مصر قریب ہے تم لوگ تاکہ چھپے آرام کریں ہم اور گھوڑے ہمارے
 اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو اس واسطی کہ بیشک ماند سے ہو گئے ہیں وہ چلنے اور ہونا سے
 پس کہا ایک مرنے اوان میں سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہے حق میں کی نہیں رنج پہونچا یا ہمنے اپنی جان
 مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اور تو تم اور
 رات بھر اور صبح کی وقت کو بچ کر دو تم پس وتری قوم ایک چٹھے پر جھکو غور کہتے تھے اور توجہ ہوئے وہ واسطے
 جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تاکہ طیار کریں اپنے واسطے کہانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑوں کو اور چوڑ دیا
 اونٹوں کو واسطے چرنے کے نصرت ثابت کہتے ہیں کہ جب جانا میں اس کے کام کو اور آگاہ ہوا میں اونکی خبر
 سے کہ وہ عرب متصرف ہیں قوم عساکر اور خدام اور عالم سے تو پھر امین بعرف اپنے ساتھیوں کو اور
 آگاہ کیا میں نے خالد کو اور ان کے ارادے اور اس چیز سے جو سنی میں نے اونکی باتوں سے پس بہت خوش ہوئی خالد
 اور تعریف اور شکر اللہ تعالیٰ کا بجالائے راوی نے بیان کیا ہے کہ آنے رفاعة بن قیس اور مثنیٰ بن عوف
 خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اوس سردار ہماری اسے یہ ہے کہ چوڑ دو تم قوم کو تاکہ ایک سورہ میں وہ لوگ اور آرام
 لیوین واسطے اپنی جانوں کے جب جا پڑیں ہم اوپر بہت عفت کے اور شیخون مارین اوپر پس نہ نجات پاویگا
 اون میں سے کوئی خالد نے اونکی اسے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہے جو تم کہتے ہو پس اوسی وقت آنے بشارت
 بن عوف اور رفاعة بن قیس اپنے ساتھیوں کے پاس اور حکم کیا اونکو درستی سامان اور پہننے بتیاریوں اور
 سوار چوڑے کا اون لوگوں نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلاموں کو مگاہی انی اونٹوں اور اسباب وغیرہ کا
 اور توقف کیا مسلمانوں نے انکے ان پر اسے میں اوپر بابتظار نہ کھنے آگ شکرین اور سو جانے اس کے اور تاکید
 کی بعضوں نے بعضوں کو اس بات کی کہ بہ بشارت میں وہ اس امر سے کہ نہ نجات پائے اون میں کا کوئی تاکہ
 پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اسکو مسلمانوں کے حال سے پس ہو شیار ہو جاوے
 وہ مسلمانوں سے راوی کہتا ہے کہ توقف کیا مسلمانوں نے اپنے مشورے کے سبب تاکہ
 سمجھ گئی آگ قوم کی اور سورہ ہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آیت اونکی پس جان گئے مسلمان یہ حال اونکا اور
 پوشیدہ کھل کر چلے اونکی طرف مثل قطار جانور کے تاکہ پہونچے اون کے مقاصد میں اور کچھ حسن حرکت اون

نہ پانی پس اس وقت ناگمان او نہ کیا کہ میرے سپید کیے آنکھ کی سیاہی کو اور رکھا تلوار کو
 اون میں پس چھپی قوم اپنی سونے کی جگہوں سے اس حالت میں کہ سستی نیند کی اون کی آنکھوں میں بھری تھی اور حیران ہو گئے تھے
 دل اوٹکے اور عقلمیں اون کی دہشت میں پڑی تھیں اور کمال لیا تھا اپنی تلوار کو اور رات رات بھتا بعض اون میں کا بعض کو اندھیری رات
 میں اور توقف کیا رفاغہ بن قید اور بشار بن عوف اور خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیوں سے اپنے
 جو بہاگتائیا تھیں سے بارے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رتی میں باندھ لیتے تھے اور سکو بضر میں ہوتا
 کہتے ہیں کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اون میں تھانیکہ صبح ہوئی اور قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور اپنے مقتولوں کا شمار کیا
 تھا تو وہ ایکڑار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالد نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیوں کو بعد
 او کے متوجہ ہوئے خالد بطرف اون اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اون سے کہ آگاہ کرو تم مجھ کو اپنی خبر سے کہ کما
 تمہارا قصد تھا اونوں نے کہا کہ ہم قوم عرب منفرہ سے ہیں چچازاد بہائی جلیلہ بن الایم کے خالد نے کہا کہ کمان تک چلیا
 راوہ کہتے تھے تم اونوں نے کہا کہ ہم شام میں تھے پس جب مالک ہوئے تم شہروں کے اور بھگا دیا تھے ہر قل کو
 اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانیکے قسطنطینیہ کو روانہ ہوا اور جلیلہ بن الایم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا
 اور وہ سب براہ دریا کشتیوں میں سوار ہو کر روانہ ہوئے خراج زمین تو راوہ کیا ہننے سرزمین مدین کا تمہارے خوف سے او
 وہاں پہونچ کر لکھا ہننے بادشاہ مقتول حاکم مصر کو تاکہ ہو دین ہم او کے لشکر سے اور مدد دیون او سکو او کے دشمن پر
 اور اجازت چاہی ہننے اپنی روانگی کی پاس او کے پس انکار کیا او نے بت بھیجا ہننے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب
 او کے ولید اور سطولیس کے اور لکھا ہننے او سکو دوست کہتے ہیں ہم کہ ہو دین تمہارے ساتھیوں اور لشکر سے اور
 زندگی گذرانیں ہم زیر سایے تمہارے پس جب پہونچے او کے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑا او نے ہمارے
 خط کو بھیجا او نے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم باروہ مصر
 کہ آپڑے تم لوگ ہم پر اور حکم کیا تمہاری تلواروں نے ہم میں پس ہننے خالد بن الولید او کے کلام سے اور کہا کہ حجاج
 حَفَرَ لَآخِيَهُ الْمَوْعِدَ مِنْ بَنِي الْقَلَاءِ اللَّهُ فِيهِ قَرِينًا بعد او کے عرض کیا اون پر اسلام کو مگر سہون نے انکار کیا
 کو دتا ہے واسطے اپنے مسلمان بھائی کے کہ ان کو قید کر لیا گیا ہو اور ان کو سب سے
 پس ماری گئیں کو دین اون کی فخر کہتے ہیں کہ لیکر جمع کیا ہم لوگوں نے او کے گھوڑوں اور اونٹوں اور ہتھیاروں اور
 گھڑوں وغیرہ کو جواز مسم مال و اثاثہ تو شہ وغیرہ سے لیا ہم نے اون خلعوں کو جنکو ارسلطولیس نے بھیجا تھا
 واسطے بڑے مہر دار او کے لشکر کے اور خالد نے اون خلعوں کو لیکر رفاغہ بن قیس کو دے دیا تاکہ روانہ ہوئے ہم
 باروہ مصر کے اسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگمان ہو سانسے ایک دیر نظر ثرا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر مرقس
 جست سے آیا تھا پس قصد کیا ہننے او سکا اور او کے گھر کو آکر ہوتے ہم پس لوگ وہاں سے کے جاریہ پاس آئے اور کہا
 کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہننے کہا کہ ہم لوگ ہر اسیان بادشاہ ہر قل کے قوم عرب ساکنان شام ہر اسیان جلیلہ

بن الایم غسانی سے ہیں آئے ہیں ہم بارادہ مدوہی ارسطولیس متحارے حاکم کے اس واسطے کہ بھیجا تھا او سے
 پائے پاس قاصدون کو ساتھ خلعون اور اموال کے اور حکم کیا ہکوا آنے کا اپنے بیان تاکہ مدوہین ہکو او سکوا ان عرب
 محمدیون پر بت وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہکو او کے بڑے بڑے جو شام کے قسوں سے
 بڑا قس عالم اور دانا اور چھاننے والا آل غسان کا تھا لوگوں میں ایسے کہ وہ شام کے قسوں سے تھا اور پرورش پائی
 تھی او سے ملک شام میں اور ہر قتل بادشاہ نے جدا کر دیا تھا کچھ زمین ایہم بن جبیلہ کیواسطے پس مالک کر دیا تھا ایہم نے
 اس قس پولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانوں نے بعلبک اور حمص کو مہا گایہ قس پولیس
 بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر میں پہنچا تو پہنچی خبر او کی مقوقش بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے او سکوا اور
 جب سامنے آیا وہ حال او سکا پوچھا بادشاہ نے پس او سے سب حال پنا بیان کیا اور مقوقش بادشاہ نے او کو خلعت
 دیا اور شہر ایا او سکوا کینسہ معلقہ میں جو قصر شمع میں تھا پس ٹھہرا وہ وہاں اور ہو گیا بجائے بامیوس کے بسبب کثرت علم اور
 دانائی کے اور بامیوس مصر کے نزدیک وہی بڑے کیر تھارا او می نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوئے مسلمان بجا
 مصر کے بارادے او سکے مالک ہو جانے اور لڑنے وہاں کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب او کے
 وہ لوگ وہاں اور ہوا او کے کام سے جو ذکر کیا ہے اور آیا مینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقش اپنے او سے
 خلوت کے گھر میں جسکو او سے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹھا او سکا تخت بادشاہت پر اس واسطے کہ وہی ولید
 او سکا تھا بعد او سکے پس محتاج ہوا وہ بجانب او سے شخص کے جو مشورہ دیوے او سکوا پس اوسے وقت بھیجا او سے
 قاصد کو بطرف دیرمقش کے اور بلایا وہاں کے بڑے بڑے کیر کو جو موسوم بہ بامیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس
 او کی طرف اور مشون چاہا او سے اون کا خون میں جو بیان کیا او سے اور مشون کیا اون لوگوں نے او سے کینسہ
 معلقہ میں جو قصر شمع میں تھا اور بھیجا اس قس ملعون پولیس بن لوقا کو بجانب دیرمقش کے پس روانہ وہاں تا ایکہ آئے
 اور او ترے عرب مسلمان گروہ دیر کے قصر بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جب او ترے ہم دیر میں آیا اور دیکھا او سے ہکو
 اور تھوہ بڑا چھاننے والا خالد بن الولید کا دیکھا تھا او سے او کو بہت جگہوں میں ملک شام میں اور ہر جیس حاکم محضر
 نے سبھی بھیجا تھا او سکوا بطور ایچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جبکہ او ترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل او کی فتح
 کے پس وہ ملعون تیز کرتا تھا ہمارے چہروں کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا او سے کہ کن عرب تو تم لوگ ہو
 اور تھا وہ بٹافصح زبان عربی میں پس کہا ہے کہ ہم لوگ عرب تنصرہ شام کے اصحاب ہر قتل سے ہیں کہ آئے ہیں واسطے
 ملک متحارے سردار کے لڑنے ہم او سکے دشمنوں سے اور بتجیق بھیجا تھا او سے اپنے ایچی کو ہمارے پس
 ساتھ خلعون اور مال اور شبشون کے اور ملک چاہی او سے ہمے پس کہا او سے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہیں ہو تم
 غسان اور نہ عرب تنصرہ سے بلکہ تم عرب محازی ہو اور نہیں ملے ہو تم اپنے شہروں سے گرا سہی مرتبہ اور نہیں حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہاں کی لڑائی میں اور کہتا تھا وہ ملعون ہماریاں رفاغہ بن قیس سے کہ کیونکر مشابہ ہو سکتا ہے لباس
 ہمارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملک شام کے اور شراکت کی اونہوں نے رومیوں کی ان کے لباس میں
 اور پہنے اونہوں نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار بھی جگوزین پوش والے گھوڑوں پر اور کوتل کے سپید رو
 گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سروں پر صلبان سفید اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ فی ہوتم ساتھ انہیں
 تاکہ بلاؤالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور ملک ہو جاؤ اسکے شہروں کے جیسا کہ کیا تھے ملک شام کے ساتھ اور چین لیا
 تھے ملک اونکا ان کے ہاتھوں سے اور مارڈالا تھے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور میں دیکھتا ہوں تمہارے بیچ میں اوس شخص
 کو جس نے فتح کیا ملک شام کو اور ملک کیا: ہاں کے لوگوں کو اور مارڈالا بطارقہ اور بہادروں کو اور ہنگا دیا بادشاہوں کو اور
 عنقریب لکھوں گا میں بادشاہ کو اور آگاہ کر دیکھا میں اور سکو تمہارے حال سے تاکہ قبضہ کر لیں گے وہ ہر عامرین ہار
 نے روایت کی ہے کہ کہا ہے اوس سے کہ ہم کو اس حال سے جو تو کہتا ہے کچھ خبر نہیں ہے اور یہ ترخیال
 خام ہے آیا نہیں جاتا تو نے اس امر کو کہ مسلمانوں نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہے لوٹ لیا اور مسیح
 کی ہنرے بغیرت کے دولت میں اور بعد تو انگری کے فقیری میں اور کابہ پہنچی تھی ہنرے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات
 کہ آوین ہم اوس کے پاس اور ہودین ہم اوس کے لشکر سے اور زمین اوس کے دشمن سے اور بیجا اوس نے ہمارے پاس
 حلقوں کو اور خوش کیا ہمارے دلوں کو عامر کہتے ہیں کہ ہنسنا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ
 غسان کی زبان روم کو جانتے ہیں پس کون شخص تم میں ہے جو کلام کرے میرے ساتھ اور زبان میں پس کہا
 ہنرے کہ ہم لوگ سوائے اپنی زبان کے اور زبان نہیں جانتے ہیں پس کہا ملعون نے کہ قسم ہے میرے دین کی
 کہ تم قوم غسان سے نہیں ہو اور اب شیک ہوا کلام میرا تمہارے باب میں اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم پس کہا ہنرے کہ برا بھلا اگر یہ جوتے ہم اور لوگوں سے جنکو تو کہتا ہے تو نہ اوقت ہوتی ہو کہ اس امر کی
 کہ ظاہر تھے ہم دن کو بلکہ چپتے ہم دن کو اور چپتے ہم رات کو لیکن طلب مغفرت کی کہ تو مسیح سے اس بات پر
 کہ اؤ کی امت کو تو نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہے پہر چوڑا اوس نے ہکو
 اور نہیں کلام کیا ہم سے پس کہا اوس سے راہبان دیر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اون میں سے ہوتی جنکا
 توفیق نہ ہو کر کیا تو نہ اؤ وہ مصر کو دن کی روشنی میں اور نہ اؤ ترے آباد یون میں پس کہا اوس نے کہ قسم ہے اپنے دین کی
 جبکہ میں برا پہچاننے والا اونکا ہوں اور یہ قوم اصحاب محمد سے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اوس نے
 اور نہ کالو تم کمانا وغیرہ اوس کے واسطے اور قریب ترین بھیون گا بادشاہ کو خبر اونکی اور آگاہ کروں گا میں اوسکو اوس کے
 حال سے تاکہ ہوشیار ہیں وہ لوگ ان سے عامرین بیان کیا ہے کہ تمام ربانی اور کرم اللہ تعالیٰ سے ہمارے
 ساتھ یہ امر کہ جب سنار اہیون نے بولیں سے یہ حال کہا بعضوں نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان ریاست

قس تلوار کو پس منسوب ہے بلکہ یہ امر کہ صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اپنے پس منہنگے ہم امن میں اپنے قریب سے اپنے
 میں پس کما ایک اہب نے او نہیں سے جو بڑا دانا اور عالم اور حافل تھا کہ اگر تم ایسا کرنے گے تو اچھا کرو گے و لیکن نہیں
 جانتے ہیں ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو وازہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے پس اگر ہوگی فتح ہمارے
 کے واسطے تو دوتے ہیں ہم اس قس لعین سے اس امر کو کہ آگاہ کرو گیکار بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالیا وہ ہمارے
 اور یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہے اور ہر روز کفر کرتا ہے ہمارے ساتھ اس واسطے کہ وہ فطوری ہے اور ہم بیاد
 ہیں پس اگر قصد کیا ہے تم نے اس قوم سے مصاحبہ کر نیکا اور چاہتے ہو اپنے لیے اون سے امان کو پس قید کر لو
 تم اس ملعون کو اور سپرد کر دو تم او کو مسلمانوں کے کریں وہ اٹھ کے ساتھ جو وہ چاہیں اور مصاحبہ کر دو تم قوم سے پس اگر
 ہوگی فتح ان کے واسطے تو یہی مطلب ہوتا ہے اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس سچ جاوین گے ہم اس
 اور بادشاہ ہمارا حال بخانیگا پس ابھی جانی اون لوگوں نے اسے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کر لینے
 پر اس حال میں کہ وہ نہیں جانتا تھا پہر متوجہ ہوئے وہ لوگ اسکی طرف اور پکڑ لیا او کو اور مشکین باذہب اسکی اور اسے
 عرب کے پاس اور کہا کہ قسم ہے تم کو اسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدی ہو
 یا نہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ تحقیق پہنچنے قبضہ کر لیا ہے قس پر اور ہم چاہتے ہیں کہ سپرد کریں او کو تمھارے واسطے
 کریں ہم تم سے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو اس واسطے کہ ہم ایسی قوم ہیں جو نہیں جانتے ہیں لڑائی کو
 اور نہیں پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کما مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہمارے صلح کا پس
 نہیں ہیں ہم اون لوگوں سے جو چپا دین اپنے حال کو تم سے اور نہیں پسند کرتے ہیں ہم جو بھٹہ بولنے کو کہ ہمارے ریکہ
 جو بھٹہ بہت بڑی چیز ہے خصوصاً اسلام نے باز رکھا ہے ہمارے اس کے استعمال اور تبعیت سے اور اگر بھٹہ تلوار کسی ایک کے
 سر پر ہم لوگوں سے اور سوال کیا جاتے وہ اپنے دین سے تو اس حالت میں مباح ہے اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ
 سے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہے امان اللہ اور اس کے رسول کی پس جب سنیں راہب نے
 مالک بن اشتر نخعی سے یہ بات اور مری وہ اور کہو لدا او منوں نے دروازہ دھڑکا اور نکالا بولیس قس اور سپرد کیا او کو مسلمانوں
 پس کما خالد نے اس سے کہ اسے بٹن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے
 سوائے اس کے پہر عرض کیا یہ سپر سلام کو پس انکار کی او نے اور کہا کہ بہا گامین شام سے مصر میں پھر ڈال دیا مجھ کو پیش
 تمھارے ہاتھوں میں نہیں شک کرتا ہوں میں اس باعث میں کہ میسج مسلم میں اور میں کافر ہوں تمھارے دین کے ساتھ
 پس ماری خالد نے گردن اسکی عاجز بن ہبا نے بیان کیا ہے کہ لے گئے راہب لوگ کمانا اور دانا چارہ اپنے بڑے
 پس کما یا ہے نے اور کھلایا اپنے گھوڑوں کو اور پھر سے ہم وہاں رات بھر پس کما او سن راہب بکیر نے جسے منہ رٹا
 تمھارا ہون کو قید کرنے بولیس کما خالد بن الولید سے کہ اسے سردار جانتا اور دیکھتا ہوں میں تم میں شجاعت کو تم کو

ہوا صحابہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونہوں نے کہا کہ میں خالد بن الولید المخزومی ہوں پس کہا رہے
 کہ قسم ہے بجاؤ دین کی کہ تم وہی ہو جس نے فتح کیا شام کو اور ذیل کیا بادشاہوں اور بطریقہ کو اور تعریف اور صفت تمہاری
 میرے نزدیک موجود ہو پہر گیا وہ اپنے دیرین اور غائب رہا توڑی ویر اور پیر آیا تو ساتھ اس کے ایک جزو ان تھا پس
 کہولا اوسکو اور نکالی اوہین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کو صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت
 اوہکی اولیاس اوہکا اور صورت ابو عبیدہ اور صورت خالد بن ولید اوہکی اور تلواریں ہنہ اونکے ہاتھ میں تھی پہر کہا اوہ نے خالد سے کہ ایڑیاں
 ہمیشہ امیدوار ہا میں تم لوگوں کا پورستہ تھا میں خبریں تمہاری تا انکہ داخل تھے تم ملک شام میں اور فتح کیا تم نے شام
 کے بعض شہروں کو اوس حال میں کہ تم سردار تھے پس جب مغزول کیا تمکو عمر بن الخطاب نے رضی اللہ عنہ اور حکم کیا سوا
 تمہارے دو سرکو شمع ہوا میں اس حال سے اور حال تمہارا ہمارے نزدیک اس طرح لکھا ہے کہ فتح کرنیوالے شہر و ملک تمہیں ہو گے
 پس کیا سبب تھا اوسکا خالد نے کہا کہ انرا بہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب امام اور خلیفہ ہیں اور جب جس کام کا حکم دے تو
 کرتے ہیں تو ہم بجا لاتے ہیں اوسکو اور حکم اوہکا اطاعت کیا گیا ہم لوگوں میں پس ہرگز نہیں بہرتے ہیں ہم اوس اور اسی
 بات کا حکم کیا ہو چکا اوسد غائب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ میں جس جگہ کہ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا**
اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ پس اطاعت اوہکی ہم پر فرض ہے اور وہ حکم کرتے ہیں ساتھ عدل اور
 اچھے کاموں کے اور منع کرتے ہیں بڑے کاموں سے اور وہی مالک ہیں بلاد مفتوحہ اور اوس چیز کے جو یکجا کیا ہننے اونکے
 واسطے مالوں سے اور ہمیشہ حکم اوہکا تعریف کیا گیا ہو اور ہمیشہ وہ طریقہ ہیچا ہمیشی دنیا پر ہیں بجا لت انکسار و خاک نشینی
 اور لباس اوہکا گدڑی ہو اور پیدل چلتے پہرتے ہیں وہ بازاروں میں بسبب عاجز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے لباس اوہکا تقویٰ
 ہے اور بنیاد اوہکی نوکر خدا ہے اور شعار اوہکا عدل ہے رعیت کے حق میں مہربانی کرتے ہیں وہ میم پر اور نرمی کرتی ہیں
 بیوہ عورتوں اور سکیون پر اور اعانت کرتے ہیں مسافروں کی سخت ہیں وہ اللہ کے دین میں اور ورثت میں اوس
 شخص پر جس نے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہیں نہیں شرم کرتے ہیں وہ امر حق
 سے اور نہیں چرب زبانی کرتے ہیں خلق میں راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اوہکی تمہارے نبی کے زمانہ میں بھی تھی
 خالد نے کہا مان سنا ہے میں نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمر نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اوس وقت آپکی حضوری میں قریش کی عورتیں بچتیں جو کلام اور شکایت کرتی تھیں آپ
 اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمر کو حضوری کا دوڑیں وہ عورتیں واسطے پرو کی پیش
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمر نے بطور دعا کو ہنستا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دوزان مبارک کو ای رسول اللہ
 کے آپ نے ارشاد کیا کہ عمر متحج گیا تم نے ان عورتوں سے جو چپٹ کر ہاگین واسطے پرو کیے تمہارے خوف سے عمر نے
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہیں اس بات کے کہ میں وہ آپ سے پہر کہا اون عورتوں سے عمر نے کہا دشمن

ایک روز کو بیان
 اللہ کے ہوا صفت
 کہ تم اللہ کی اور
 اطاعت کرو تمہیں
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و اس کے حکمت
 والوں کے ہر چیز میں
 کے "است"

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلاموں نے گھوڑوں کو اونکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جٹاؤں
 ساتھ لگینوں جواہرات اور لگاموں جلا کی ہوئی ساتھ سوئے اور روپے بند بنے ہوئے ساتھ موتیوں کے اور سوار ہوا اونکے
 ساتھ ارسلانوس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت و یا بادشاہ نے نصر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ
 ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانچالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متصرفہ میں اور نہیں جانتے تھے معاملہ
 تقدیر کو یہ تو حال نصر بن ثابت اور نکلنے قبطیوں کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس، و آنہ ہو
 وہ تا اینکه پہنچے جیل منقطع تک **ابن اسحاق** نے بسلسلہ راویوں کے یغتم بن مرہ سے روایت کی ہے کہ یغتم نے
 کہ تھامین بنجد اور ان لوگوں کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید سے
 کہتے تھے مجھ کو اس واسطے کہ میرے باپ شریک تھے قاصد و اہل البسملی کے اور سفر کیا تھا اونکے واسطے ساتھ مالوں کے
 بصرے کی بازار تک پس جب بنا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسلانوس کے اونکے استقبال کیواسطے
 نکلے ہیں ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش میں پڑیں گے دل مسلمانوں کے اس حال سے جبکہ دیکھیں گے مسلمان ان کی طرف اور
 ڈرے عمرو بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی میں پڑیں گے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھے کہ ای ابن مرقہ میں
 چاہتا ہوں متھے ایک بات کہنا پس سمجھ لو تم او سکوتھجسے مینے کہا کہ اے اباسلیمان وہ کیا بات ہے اونہوں نے کہا کہ جانے
 تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی اونکے جبکہ دیکھیں گے جنکو کہ آئے ہیں ہم ساتھ لباس متصرفہ کے اور صلیبان ہمارے
 سروں پر ہیں اور قبطی لوگ سوار ہوئے ہیں ہمارے استقبال کیواسطے تو تشویش میں پڑیں گے دل اونکے ہمارے حال سے
 و لیکن میں چاہتا ہوں متھے اس امر کو کہ او تروتم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم او سکوتھ اپنے غلام کے اور چپ رہو تم اس
 پتھر کی آٹھیں پس جب دوڑے جاوین ہم لوگ متھے اور تنہا ہو تم نکلوا اور قصد کرو لشکر مسلمانوں کا اور جاؤ تم عمرو بن العاص کے
 پاس اور بیان کرو اونسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے مینے فریب اور ملک کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل اونکا اور
 باسلمان رہیں وہ اپنے کام میں اس واسطے کہ وہ سوائے تمنا سے اور کسی پر مطمئن نہوں گے کہ پہچانتے ہیں
 اور کو تم میری طرف سے اونکو سلام اور یہ بات کہ باسلمان رہیں وہ اور لشکر اونکا اپنے کام میں پس جب سنیں وہ کہیر
 ہماری قبطیوں کے لشکر میں بلند کریں وہ اپنی آوازوں کو ساتھ تھیل اور تکیہ کے اور حاکم کریں وہ قوم پر پس کہائے خالد سے
 کہ خوشی منظور ہے مجھ پر او تراہیں اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مینے او سکوتھ اپنے غلام دارم کے اور چلا میں طرف ہمارے
 اور چپ رہا میں پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیوں کے درانچالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس
 عرب متصرفہ اور ان خلعتوں کے جنکو بادشاہ نے متصرفہ کیواسطے بھیجا تھا اور نہیں رعاعہ بن قیس اور بشائر بن عوف نے وہ دونوں
 خلعتیں جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کو بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبانوں کو اپنے سروں پر اور کو لد یا نشان متصرفہ کو اور بلند کیا صلیبان
 اور چاندی کی جویریں پہنان لیا تھا اور بدل دیا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور اسی طرح مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک شتر نخعی نے بھی

تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال میں کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا ان کے لشکر قبضہ کا اور سر ملر لشکر کا ارسلاؤں اور جاباؤں کو
پس متوجہ ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے ساتھیوں کی طرف اور کہا ان سے کہ تبدیل ہو جاؤ اور جبکہ تم سامنے آؤ گے
ہے اس امر سے تمہرے پوری اور بدی عاقبت کی اور قسم کھاؤ شیخ اور سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم میں کا کہ یا کرے وہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس گاہ ہو جاوین قوم ہمارے حال سے اور کہو تم اپنی بہتوں کو اپنی آنکھوں کے آگے اور بہرہ و سا کرو تم اللہ تعالیٰ
پر اپنے کاموں میں پس یہاں ہی کیا قوم مسلمانوں نے جو حکم کیا ان کے سرداروں نے اور تبدیل ہے اور جگہ وہ واسطے تعظیم حجاب
اور سردار لشکر ارسلاؤں کے اور عاتین دین ان کو پس متوجہ ہے حجاب و ان کی طرف اور بزرگداشت کی ان کی اور حکم کیا ان کو حوا
ہونے کا پس سوار ہو کر روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہنچے سر پرست تک اور حکم کیا ان کو حجاب نہ اترنے کا پس اترے وہ
اپنے گھوڑوں پر سے اور ٹھہرے سر پرست کے دروازے پر اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس ان دن دیا او سے آنے
سردار ان لشکر اور اکابر کا پس اخل ہے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور نہین اخل ہوا کوئی سوا ان کے اور ٹھہرے
خالد اور مقداد اور عمار اور مالک اور باقی عرب ہمراہی رفاعہ اور بشار کے دروازے پر پس جب اخل ہے رفاعہ ابن قیس
اور بشار بن عوف سر پرستے میں مبارکباد دی اور جگہ وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ
ان کی طرف اور کہا او سے کہ اے گروہ عرب کے تحقیق جان لیا تم نے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے
اور بلایا تم نے تم کو اس لیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنوں سے اور ہووین ہم تم ایک ہی ساتھ ان عرب محمدیوں پر
پس اگر تم خیر خواہی کرو گے ہماری اور لڑو گے ہمارے دشمنوں سے اور حمایت کرو گے ہماری دولت کی تو ہوں گے ہم موافق
حکم کے اور تقسیم کرووین گے ہم تم کو مال پنا اور مالک کروین گے ہم تم کو اپنی نعمتوں کا رفاعہ نے کہا کہ بشارت ہو تجھ کو ای بادشاہ
دیکھے گا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجھ کو اور خرچ کریگی ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی میں پس شکر یہ ادا کیا ان کا
بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتیں دین رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا انہوں نے اون دونوں خلعتوں کو ان
خلعتوں پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ انہیں کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہو گیا تھا
بادشاہ کا کہ اسی نے وہ خلعتیں ان کے واسطے بھیجی تھیں اور اس سبب یقین کیا کہ وہ عرب متصرفہ ہیں راوی نے
بسلطہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور
بشار بن عوف اور وہ لشکر جبکہ امیر المومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخله سے بھیجا
تھا اور ہوا معاملہ ان کا اس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہے اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطو لیس کے اور رفاعہ
بن قیس اور بشار بن عوف خلعتیں پہنے تھے اور نشان اور صلیبان ان کے سر پر تھے پس مکتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص
کے ان کی طرف اور تعجب کرتے تھے ان کے حال سے پس کہا معاویہ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم یہ خدا کی اے عمرو یہ
لوگ عرب متصرفہ نہیں ہیں اور میرا جی نہیں مانتا ہے اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھ ہوں پس ان اور ملنے

یہ کہ یہ بشارت
بادشاہ کے اور
خلعت دینا بادشاہ
کا اعلان کو

ایک ایک کو اون میں سے دیکھا پس دیکھا میں نے اون میں لباس وادی تھلہ اور طائف اور وادی القری کے شریعیل بن
 حنیفہ کہا کہ میں اس سے زیادہ تر تعجب کی بات متھے کہتا ہوں کہ میں نے اون سبوں کے بیچ میں خالد بن الولید کو دیکھا
 ہوا اور ظاہر ہوا مجھ کو عمامہ اور وہ کپڑے اون کے جو پہن کر طرابلس میں داخل ہوئے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ منوچہم
 خدا کی مالک شہر سختی کو دیکھا ہے اور پہچانا میں نے اون کو بسبب اون کی وزارتی قدر کا ب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر نکل
 برج کے ہیں عمر بن العاص نے کہا کہ قریب تر کو حال معلوم ہو جاوے گا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی کہ کتاب ہے کہ گدگیا
 دن اور آئی راستہ تیار کی کے کہ اسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سو بارادہ لشکر مسلمانوں کے اور اس ات میں سید
 بن یزید بن فضیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اونہوں نے بجانب ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہیں وہ اون کے
 لشکر کی طرف جلد متوجہ ہوئے مسلمان اون کی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کو حال پنا پس کہا اونہوں نے کہ میں نعیم بن مرہ ہوں
 پہر سلام کیا نعیم نے مسلمانوں کو پس جب پہچانا مسلمانوں نے اون کو مرہا کہی اون کو اور پوچھا کہ تم کہاں سے آتے ہو پس
 آگاہ کیا نعیم نے اون کو مرہ گزشت سے پس لے گئے مسلمان اون کو عمر بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہیں کہ جب
 پہونچا میں عمر بن العاص کے خیمے میں سلام کیا میں نے اون کو پس جواب سلام کا دیا اونہوں نے مجھ کو اور کہا کہ کون شخص ہے
 میں نے کہا کہ میں نعیم ہوں اونہوں نے کہا کہ مرہا ای نعیم تمہارا سپہیچہ کیا حال ہے آگاہ کرو تم مجھ کو اپنی خبر سے ای بیٹے میرے
 بہائی کے بیٹہ جاؤ تم پس بیٹہ گیا میں اون کے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا میں نے اون سے پس بہت خوش ہوئے
 وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا بجالائے اور اسی وقت بلایا اونہوں نے معا
 بن جیل اور شریعیل بن جہنم کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے اون کے متوجہ ہوئے عمر بن العاص اون کی طرف اور کہا
 کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہیں اور ایسا ایسا کچھ مجھے بیان کرتے
 ہیں پہر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بہائی کے بیان کرو تم ان لوگوں سے وہ چیز جو بیان کی تھیں مجھے پس نعیم نے
 ابتداء سے انتہا تک اون سے بیان کیا پس بہت خوش ہوئے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے امیدیں
 بات کی رکھتے ہیں کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنوں پر پہر نعیم نے عمر بن العاص سے کہا کہ
 ای سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سرداران مسلمان اور لشکر کو سوار ہو میکا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام میں پس جب سنو تم
 بکیر کو قبطیوں کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہے تو بلند کرو تم بھی اپنی آواز اون کو ساتھ تہلیل اور بکیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے
 لشکر پر اپن اسحاق نے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خلق کے کام میں نگرانی انجام کار کی ہے اور معاملہ
 اوسکا یوں ہے کہ جب بات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سرداروں کو اور کہا اون سے کہ تنگی میں پڑا ہے
 سینہ میرا ان عرب کے سبب اور اون کے قیام سے ہمارے یہاں اور نزع غلے کا ہمارے یہاں گراں ہو گیا ہے کہ
 حاکم ہو گئے ہیں وہ لوگ و بیاتوں اور زمین والوں پر اور باز رکھا ہے اونہوں نے اور شہر والوں کو اس امر سے کہ پہونچا

وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیا اور شہرون سے اور ان کے گرد بھی جاتے ہیں ریت اور میدان تک اس جانب سے اور اہل فوج اور بچاؤ کسی نے بھی ہماری کمک نہیں کی اور ان کے آپس میں فساد اور جھگڑا پڑ گیا ہے سو میری رائے تو یہ ہے کہ شروع کروں میں لڑائی کو ان عرب اور مرد اور غلبہ دیوین مستحجب کو چاہیں پس کہا حجاب اور مرداروں نے کہ اے بادشاہ کرتو جو چاہتا ہے کہ ہم لوگ کسی امر میں تیرے خلاف نہ کریں گے پس کہا اسطولیسی نے کہ نکلا اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کرو و شکمہ کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دواؤ انکو کہ مہینہ وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہوں واسطے لڑائی کے اور آفتاب نکلنے پائے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہنچ جاویں کہ شاید دفعۃً درآویں ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حجاب بہ وجہ حکم بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگئی اس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع میں اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالیٰ کی اپنے مسلمان بندوں کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی مہائی تھا جس کا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام بدوں اس کے مشورے نہ کیا کرتا تھا اور دونوں ساتھی سوار تھے تھوڑا سا تھی اور تھوڑے اور زمین چلا ہوتی تھی انیس سبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے خلوت کے گھر میں رمضان کے مہینے میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بھائی اوسکا اوسکے نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام ہوا مہینا پس چپ پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گدازا و سپر یہ حال اور برا جانا اوسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بھائی کی خلوت خانے کی طرف دریا خالی کہ پوچھتا تھا اون لوگوں کو جو اوسکی خدمت میں مقرر تھے پس نہ دیکھا اون میں سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اوسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس نہ پایا اون میں سے کسی کو اور شک کی کام میں اور آیا بجانب اسطولیسی بیٹے اور ولی عہد اپنے بھائی کے پس پایا اوسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اوسکا جاری تھا ملک میں پس نہایت بُرا جانا اوسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا اسطولیسی کی طرف اور پوچھا اوس سے حال اوسکے باپ اور سبب اوسکے دیر کرنے کا پس کہا اسطولیسی نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ ان عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا انکو شہر سے اپنے جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اوسکے اور عرب کے بیچ میں مصالحت کروں میں اون سے یا لڑوں میں اون سے پس جب سنی ارجانوس نے یہ بات اسطولیسی سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اوسکو نہیں دیا اور چپایا معاملے کو اپنے دل میں اور جان گیا اس امر کو اسطولیسی نے اپنے باپ کو مارڈالا راوی کہتا ہے کہ ارجانوس بھائی مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اوتکی پہلے کی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ ست ہو جائیں گے اوسکے صحابہ کے زمانے میں اور وہ لوگ غالب ہو جائیں گے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بیٹے اسطولیسی کے پاس سے اور نہیں ظاہر کیا اوسنے کسی سے وہ امر جو اوسکے دل میں تھا اور اسطولیسی نے ارادہ لڑا ایک کاغذ سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اوسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع میں اور یکجا کیا اوسنے اون لوگوں کو جنکو اوسکے بیٹے کا بد دولت سے اوس میں چھوڑا تھا اور اون لوگوں کو جنہر اوسکو اعتقاد تھا اپنے کام

کر کے چلے بجانب مصر کے پس چوڑا مردان ساتی کو دمان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوئے وہ سب بارہوا
 اسکندریہ کے راوی کہتا ہے کہ پکارا پکارا ہوا لے گئے کہ ارسلو لیس ماہ شاہ بہاک گیا پس نہ شکر کا کوئی شخص اس کے
 لشکر کا اور پیہ پیہ کر مہیا کے وہ سب اور تلو اکام کرتی تھی اون میں اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب
 انور بنی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے روایت کی ہے کہ مار گئے اوس رات میں لشکر قبطیوں
 پانچ ہزار سوار اور قہقہہ میں پایا مسلمانوں نے ان کے خیموں اور اوس چیز کو جو وہیں تھی مال و اسباب سے پس جب صبح ہوئی
 گئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالکث پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اونکو اور ان کے ساتھیوں کو اور سلام کیا بعض مسلمانوں
 بعض کو اور آئے رفاعہ بن قیس اور عمار بن عوف طرف عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اونکو پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص کی
 طرف اور سلام کیا اونکو اور مہربانگی اور دعا دی اونکو اور شکر یہ ادا کیا اونکے کاموں کا اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص
 تمام ہجر جو گذر استہا ساتھ عرب منصور کے اور ہلاک کرنا اون سب کا اور مالک ہو جانا اوس چیز پر جو ساتھ اونکے تھی گھوڑوں اور
 اونٹوں اور مہیا اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل دیر اور اونکے رہبان کی اور مارا جانا قس کبیر کا اور لینان لوگوں سے
 صلبان اور زنا رو نکا اور داخل ہونا ارسلو لیس کے بیان ساتھ ملکہ اور فریب کے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اونکی باتوں
 اور شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانوں کو اور کوچ کیا مقام حجر المحصا سے مع اپنے لشکر
 کے اور روانہ ہوئے تا انکہ آئے مصر میں اور مالک ہو گئے اوسکے درون کے اور اوترے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک
 اشتر قمر شمع پر پس ظاہر ہوا اون پر ارجانوس بن رعیل بہائی مقوقس کا اور کما اون سے عربی زبان میں کہ اے جوان مردان عرب جانو
 اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ تمہاری مدد کی تمہاری ساتھ غلبہ کے اور مالک ہوئے تم شہرین کے اور جانو تم اس بات کو
 کہ میں تمہارے حق میں نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہے اور اگر نہ فریب کرتا میں ساتھ بیٹھے اپنے بہائی کے تو نہ شکست
 کھاتا وہ تمہارے صلح کرتے ہیں تمہارے اور سپرد کرتے ہیں تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ
 وراہ کرو تم اپنے ہاتھوں کو ہماری طرف ساتھ کسی نہائی کے اور جو شخص ہم میں کا چاہے کہ داخل ہو تمہارے دین میں پس کوئی
 او سکون نہ ہوگا اور جو باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم ابھی اور دیا کیر گیا وہ جزیرہ پس کلام کیا اوس سے معاذ
 ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافروں پر سبب صدق ہماری یتیموں اور
 اچائی ہمارے کاموں اور تبعیت کرنی ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہیں کہتے ہیں کوئی بات مگر سچ اور ہمیں عہد و اقرار کرتے ہیں ہم
 کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہیں ہم اپنے عہد کو اور ہمیں عمل میں لاتے ہیں ہم جو فانی اور فریب کو اور تمہارے واسطے
 امان ہے تمہاری جانوں اور مالوں اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہو گا تم میں سے اور داخل ہو گا ہمارے دین میں تو قبول کرینگے
 ہم او سکون اور جو کوئی باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور برائی کریں گے ہم اوس سے اور اکتہ تا کریں گے ہم
 اوس سے جزیرہ پر پس جب سنا ارجانوس اور شلاح مصر اور اوسکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوئے

دل ان کے اور اتر ارجانوس اور کولڈیا اوسخ و روازہ قصر کا اور لیکر آیا ان کے پاس کنجیان اور سپر و کیا او کو پس لیا خاندان اور
 ان کے ساتیوں نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہاں کے رئیسوں کو ساتھ اپنے اور لیکر کے پاس عمرو بن العاص کے اور بھرا یا اون
 لوگوں کو سامنے ان کے اور بیان کیا ان سے خاندان نے حال صلح اور اوس چیز کا جس پر وہ لوگ متفق ہوئے تھے پس جو شخص عمرو بن
 العاص اس حال سے اور متوجہ ہو اذ کی طرف اور کہا کہ تو قوم جاتو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا ہو تم پر اور سکتا ہو
 اور بھگا دیا ہم نے تمہارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے تبع بن ہو اور ہو گئے تم غلام ہمارے اس واسطیکہ فتح کیا بنے ہمتا
 شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اسے سردار آیا نہیں ہے یہ بات جو سنی ہے بنے مشور
 کہ اللہ غالب اور بزرگ نے بھرا یا مھر بانی کو تمہارے دونوں اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو سکو جو تم پر ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو
 تم اوس کے ساتھ جسے تمہارے برائی کی اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ غایا اور محکوم ہیں اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار میں تو بیت کرتے ہم تمہارے
 پس نرمی کر تو ہم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہ سے کہ کیا کروں میں ان لوگوں کو معاف کرنے میں
 شرجیل بن حسنہ کہا کہ اسے سردار کہو تو ان کے ساتھ وہ امر جس کا حکم کیا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کر تو ہم اوس کے
 ساتھ اور خوش کر تو ہم اوس کے دونوں کو مالک ہو جاؤ گے تم اور شہر کو بھی ایسا کر نیسے بس اس کو کہ سین گورگ اور خبر ہو چکی شہر کو لکھا کہ میں پروردگار کو شہر کو
 بغیر لڑائی جیکر کیے اور گفتگو کی معاف بن چلا درکار صحابہ نے اور کہا انہوں نے کہ اسے سردار بات وہی ہے جو شرجیل بن حسنہ کہی پس کہا
 عمرو بن العاص نے کہ اے لوگ مصر کے بھتیخ ایمان می ہمتے تم کو تمہاری جان و مال و اولاد پر سبب اپنے احسان کے تم پر اور
 معاف کر دیا میں نے تیرے اس سال کا اور سال آئندہ میں لیون گم تم سے خیرے کو ہر شخص اپنے سے پیار و نیاز اور جو شخص مسلمان ہو گا
 تم میں سے تو قبول کریں گے ہم اوس کو پس جب سنار جانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اوس نے کہ عدالت کی تمننے تم سے خدا کی اکی و
 مدد اور غلبہ دے گئے تم اور یہ گئی میرے نہیں اب صحت تمہارے دین کی اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ
 لا شریک لہ و ان محمدًا عبداً و رسولہ اور جو کچھ پورا ہے میرے سببانی کے بیٹے نے قصر شمع میں خزانے اور ان
 اور پیارا اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہے میرے پیار سے تم کو جو میں نے میرے شہر کے ساتھ کیا راوی کہتا ہے
 کہ جب دیکھا اہل مصر نے بظرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل قسے بہت لوگ اوس کے دین اسلام میں راوی
 نے بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب ان کو کہنے کے کہ میں نہایا اوس کو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے
 وہ آج تک تمام جامع عمرو بن العاص کے اور لکھا گیا عمرو بن العاص نے اوس مال کو جو لیا تھا اونہوں نے قبیلوں کے چھوٹے جو بہاگ گئے
 تھے اور کالائونین سے پانچواں حصہ واسطے امیر المومنین عمر بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانوں پر اور دیا ہندی حق کو
 حق اوس کا پر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمر بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہاں کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ
 علم بن ساریہ کے اور ساتھ کیا اوس کے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اذ کو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کو پس روانہ ہوئے وہ
 درانجا لیکہ کوشش کرتے تھے چلنے میں رات دن تا انیکہ پہنچے وہ مدینہ طیبہ میں اور داخل ہوئے علم بن ساریہ

تجھ کو اس امر کا عمل کرتے تو اپنے اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور میں مجھ کو نیک مشورہ دیتا ہوں کہ پہلے کہہ دو تو میرا شہر انکو
اور تیرے واسطے امان ہوگی یہی جان اور مال اور اولاد پر اور تجھ کو مہیا کو قیام میں رہی اختیار ہوگا اگر منظور ہوگا تجھ کو ہناتحت حکومت
اسلام کے پس کوئی تجھ کو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہے گا تو چلے جائیو مع اپنے مال اور زر کو اپنے اور قوم کے پس چلا جاؤ جس طرح تجھ کو منظور ہو
جس کا نوکوتو جانا چاہے کہ تم مجھ کو پہنچا دین گے والسلام پس یہ سنا مروبان نے یہ کلام نہ سنا وہ مقدمہ کر اور کہا کہ تم ہے مجھ کو اپنے دین کی کہ
یہ وفائی عادت تمہاری ہے اور کہ لباس تمہارا ہے اور نہیں قلع باکی اور جسے بنادلی تمہارا طیلان ورنہ وہ جو داخل ہوا تمہارے دین میں اور
میں اون لوگوں سے نہیں جو ان کے سوا کروں بادشاہ کو اور سپرد کروں شہر اوکا اور میں اور وہ ایک ہی جگہ میں ہوں اور تم میرے پیچھے گامیں خط
بادشاہ کو اور گاہ کروں گا اوکو تمہارے حال سے اور تم میرے جانو گے تم اس امر کو کہ کسی شخص پر دائرہ لڑائی کا پڑتا ہے اور آخر کو کون شخص فتنان
ہوتا ہے یہ حکم کیا اوسنے اون لوگوں کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اوسنے یوفنا اور ان کے ساتھیوں سے کہ اگر وہ روم کے کفر کیا تمہارا ساتھ دینے کے اور
انکار کی تمہیں سیدہ مریم کی اور باہر ہو گئے تم طریقہ حواری میں سے اور داخل ہوئے تم ان عجب ہو گئے تلوں کے دین میں پس تم سے کسی شیخ کی آئینہ
پیچھے گامیں تم کو بادشاہ رسولیس کے پاس کہ مارا الیگا وہ ملک اور تعالیکر گیا تمہارا البیب تمہارے کفر کے حکم کیا اوسنے اوکو قید خانے میں لیجا لیا
بعد لیٹنے اون کے ہتھارون کے اور لیکے لوگ اوکو ایک گیر میں جو دارالامارہ میں تھا اور ضبط کیا اوکو ساتھ لے گیا اور اوہ کیا افسانے پہنچے کا بجانب
اسکندریہ کے اور توقف کیا بتظار غفلت کے تاکہ روانہ کئے اوکو پھر مقرر کیا اوسنے اوپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیوں سے جس کا نام زینا تھا بعد اسکے
کہ اوہ اوکو ایک ایک گیر میں جو دارالامارہ میں تھا اور حکم کیا اوس نے اوکو کوئی خلعت کا اور سپرد کی اوکو کونجی اوس گہری اور کہا اوس سے کہ جایا کرے
اون کے پاس ساتھ اوس چیز کے جو سب بقاء بدن اون کا ہو کما نے اور پہننے سے پس بولا نئی وہ حکم اوس کا راومی نے
بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا دشمن خدام مروبان کما نے پہننے میں تا انیکہ بیہوش ہو گیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اوس کے
بھی پس جبے کیا زینا لونڈی نے مروبان ساقی کو کہ بیہوش ہے وہ اور غلام اوس کے سیدہ رہو گئی وہ اپنی جان پر اور آئی اوس
گہری طرف اور کہولا اوکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اون کے ہمراہیوں کے پاس و رکھا اوسنے کہ تمہارے لیے کچھ خوف نہیں ہے
اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈال دیا مہربانی کرے کو تمہارے ساتھ میرے دلیں اور میں بہن مار یہ قبضہ کی ہوں جنکو
مقوقس بادشاہ نے تمہارے کیوں سٹے ہدیہ بھیجا تھا اور جیہ میں رہا کروں تم لوگوں کو تو میں تم سے یہ چاہتی ہوں کہ تم
مجھ کو اپنے نبی کے مینے تک پہنچا دو کہ شاید دیکھوں میں اپنی بہن کو اور مینے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چوروں تم لوگوں کو
تمہاری قید سے اور سپرد کروں تم کو سامان تمہاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کریں گے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مگر یہ کہ
ڈرتا ہوں میں تجھ پر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جائے وہ تیرے حال سے پس نہ پہنچ سکے تو اپنے قصد اور ارادہ کو
اور مار ڈالے ہو اور تجھ کو پس کما تینا نے کہ میں نہیں آئی ہوں تمہارے پاس مگر ایسے حالی میں کہ دشمن خدا اور غلام اوس کے بیہوش ہو گئی
میں نہیں یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہے کہ ڈرتا ہے خوف کی جگہ سے پس گاہ کرتو ہو کہ کیونکر ہوگا نکلتا ہوا! حالانکہ دروازہ شہر کا
بند ہے اوسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلتا تھا اسوئے دروازہ شہر سے اور ہوگا نکلتا تھا اوس واسطہ دارالامارہ سے

باہر شہر کے اوس راہ سے جو کلی ہے زمین کے نیچے ہو کر طرف مقابر کے ایک قصبے تک جو آٹھ کنبو پر بنا ہوا اور دروازہ نکلنے کا
 قصبے کے نیچے ہے جاتا ہوا زمین جانیا والا اور نکلنے والے اوس زمین سے نکلنے والا اور دروازہ مثل قبر کے ہو پس جو کوئی دیکھے گا وہ
 کمان کرے گا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عادیں کی ماں جس کا
 نام مققات بنت عادی تھا اور اس نے یہ مقابر بنائے تھے جبکہ تم بصورت مضبوط محلوں کے دیکھتے ہو پس کیا یہ قتلانے کے کرتو جو
 تجھ کو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجھ کو اللہ برتر سے اور شاید کہ مکملے تو ہو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو
 کوئی جائے حال سے اور پوچھیں ہم اپنے لشکریاں اور آگاہ کریں ہم اون کو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاویں
 شہر میں اس راہ سے اور مالک ہو جاویں شہر کے جب تک کہ مردبان اور عہدہ اور غلام اوس کے بیوش بن رینا نے کہا
 کہ قریب تر ایسا ہی کر دنگی میں پھر مکی وہ اور آتی طرف مردبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اوس کو اور اوس کے غلاموں
 کہ بیوش بن وہ شراب سے پٹے سوتے ہیں پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تاکہ کہو اور اوس کو ناگاہ
 دروازے سے اکیلا ہٹ پانی تہ خانے میں پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی در خالیک سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی زبلسا
 راہیون کے اوس بن ماجد سے روایت کی ہے اور تھے وہ اون لوگوں سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکن یہ میں اور تھے
 یاد کرنے والے حالات لڑائی مسلمانوں کے اوس بن ماجد کہتے ہیں کہ تھامین ہمراہیان خالد بن الولید میں جا پہنچا تھا اونکو عمرو
 ابن العاص نے بجانب اسکن یہ کے اور جب وترے ہم در بو ط پر مع اپنے لشکر کے اور یہ جا خالد نے یوقنا کو بطور ایچی کو بجانب
 مردبان ساتی کے اور یوقنا کو ساتھ میں سوار تھے اونکے بی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اونکو مردبان ساتی نے اور پھر خالد با بظاہر اونکی
 واپسی کے پس دیر کی اون لوگوں نے آنے میں اور گزر گیا دن اور کئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پہرہ جانا خالد نے کہ شہر والوں نے
 گرفتار کر لیا اونکو پس ہے وہ رنج میں سبب قتل اور انکے ساتھیوں کو اور تنہا خالد بڑی صاحب راہ اور بہت والو کہ نہیں سوتے تھے وہ
 انکو سبب غم کے مسلمانوں پر اور ساتھ ہتے تھے جاسوسوں کو ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوئے تھے اور معاف کروا تھا اونکو جزیرہ کو اور
 دیتے تھے اونکو پوری مزدوری تاکہ لاویں وہ اونکو واسطے خبریں سلاطین اور لشکر دہلی میں اوس حال میں کہ خالد اوس انکو جو تھے
 اوسا تھی انکے قتل ہو گئے جو چین اور رنج میں تھے سبب انکو دیر کر کے اور انکا اوسے طرح طرح کی باتیں کرتا تھا کہ اوس وقت کے
 جاسوسوں انکے پس خبر دی اور جنوں خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مردبان ساتی کا آیا ہوا بادشاہ اسطولیس کے پاس سے خلیفہ
 تحفوں کے بحیثیت پانچ سو سوار کے بار اوہ مردبو ط کے پس پہونچی اوسکو خبر ہمارے اور تنہا شہر پس راہ ہمارے طرف اور اوہ
 ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا اوہ پاپا وہ تمناع دونوں کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہیں جانیں کہ
 اوسے کیا کام کر نیکا ارادہ کیا ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال انکو جاسوسوں نے خبر دی اور اوسے کڑی تھی وہ اور ساتھ لیا اپنی غلام ہما
 اور چار شخصوں کو بی مخروم اور چار کو لشکر مسلمانوں سے اور روانہ ہوئے وہ تا انیکہ نزدیک مقابر کو پہونچے اور بیٹھیں وہ
 ایک ہی ساتھ پہاڑ کی طرف میں وریٹ رہے وہ زمین پر دو راہ ہو اور کر لیا راہ کو سانچا انی کہ اوسی وقت بیٹا مردبان کا اور وہاں اوس کو

اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا انیکہ آئے وہ اوس قبے تک جو وہاں تھا اور آئے اوسین پس مکے خالد اور ساتھی اوکو اور ہمام
اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کو اور آئے اوس قبے میں اوس وقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاؤ تھے پس جب ناگمان دے خالد اور ساتھی اوکو
اون لوگوں پر سے وہ لوگ اور وہاں کا بیٹا اور خادم کہتے تھے خوف سے پس کہا اوس نے خالد نے کہ تمہارا حال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر اکاد
گرو گو تم مجھ اپنے حال سے اور سچ کہدو گے مجھے تو کھانا ہر اگر جو نہ ہو لوگ تو میں پہنکے ونگا کاٹ کر مر تمہاری پس کہا
اڑکے نے کہ میں بیٹا مردان ساتھی کا ہوں اور میں اسطو لیس بادشاہ کو پاس تھا اور تحقیق روانہ کیا اوس نے میری ساتھ پانچ سو سوار
بطولکما کو واسطے حفاظت اس شہر کو پس جب تھا میں راہ میں ملے مجھ کو جاسوس میرے اور خبر دی اوسہوں مجھ کو تمہاری اور ترکی اس
شہر پر پس حکم کیا میںے لشکر کو اور ترکیا پر چوڑا میںے اوکو اور ایا میں ساتھ ان دونوں خدمتگاروں کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم
اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمہارے واسطے یہاں کچھ مال ہو یا ہتھیار میں اوس نے کہا نہیں خالد نے کہا سچ کہہ تو مجھے زمین
تیرا سر اور اوکا لڑکے نے کہا کہ اوس مرد اگر امان دو تم مجھ کو تو بیان کرو میں تم سے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہو اگر سچ بولیکا تو پس
بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اوس مرد چاہتا ہوں میں تم سے امان اپنی اور اپنی باپ اور اسکے واسطے جو اوکو ساتھ چاہے
خالد نے کہا کہ تمہاری سب کیواسطے امان ہو لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس مر کو کہ اس قبر میں جو اس قبر میں ہو دروازہ تہ خانیکا ہو اور تہ خانیکا ہو چکا
میرے باپ کو دارالامارہ تک ورنہ دارالامارہ بیچ شہر میں ہو پس جب سنا خالد نے یہ حال لڑکے سے روشن ہو گیا چہرہ اوکا خوشی سے اور گرفتار
کر لیا خالد نے اوس لڑکے اور دونوں خدمتگاروں کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیوں کو اونکی گہائی کا اور متوجہ ہو کر خالد اور ہمام واسطے
کہولنے قبر کے اور وہ کرتے تھے وہ اوس مٹی کو تا انیکہ ظاہر ہوا اونکو تہ خانہ اور وہ بند تھا پس اخل کیا خالد نے اوسین کسی چوٹی پر کو
تو پایا ایک بندہ دراز کو پس ہکا دیا اوکو خالد نے تا انیکہ کہول لا اوکو پس اوسی وقت متوجہ ہوے خالد اپنی غلام ہمام کی طرف اوکا
اوس سے کہ جلد جانو لشکر میں اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اونکو میرے پاس پوشیدہ بغیر شور و آہٹ
پس طلب کیا ہمام اور بلایا دلیران مسلمین اور بہادران موجدین کو مثل عمار بن یاسر اور زید بن ابی سفیان اور شریح بن جہنہ اور مالک
اور جعہ بن عامر اور عطف بن اور ظاغن بن اوکلمان بن عمرو اور خزیمہ بن سلم اور عمر بن ساف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن زید اور مثل
ان لوگوں کے اور برابر ہمام ملے تھے لوگوں اور دلیروں کو تا انیکہ پورا کیا اونکو تہ خانہ میں تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لٹکا لیا اونہوں
اپنی تلواروں اور بالوں کو اور چلے روانہ ہوے وہ درانچا لیکہ چسپا تھا اونہوں نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنی مشعلیں جو اونکے
ساتھ روشن تھیں تھا برتاک اور تمام میان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص دیوار شہر نہا
تو نہیں دیکھتا تھا وہ اوس شخص کو جو پشت تیلے پر ہو پس جب پہنچو مسلمان قبر میں حکم کیا اونکو خالد نے شہر نکالتے خانیکے دروازے پر
اور داخل تھے خالد اور میر مردان اور خدمتگار اسکے تنہا میں تا انیکہ پہنچو وہ دروازہ جوانی تک پس تھا پہنچنا اونکا اوس دروازے
کو پاس و صحالین کہ زینا خواہراریہ کی قصد اسکے کہولنے کا کرتی تھی پس جب سارینا زینا آہٹ کو کہا اوس نے کہ تم کون ہو پس کہا خالد
لڑکے کہ جواب تو اس کلام کرنا اوکو اور کہ اوس سے کہ کہول دیو جو دروازہ کیا اور نہ آگاہ کہ میری باپ مردان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون

شخص ہے تو اس دروازے پہنچے پونڈی نے کہا اس حال میں کہ پھان گئی تھی وہ لڑکوں کو کلام کوہنما کہ میں میرے باپ کی لونڈی
 رہنا ہوں لڑکوں کو اس سے کہا کہ کہو لڑکی تو دروازہ کھول دینا آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہے کہ نہ باقی رہا ہوتا اور سکا اخیار میں کہ کہو
 دروازہ کھول دینا اور اس سے دروازہ کھول دینا اور داخل ہوئے خالد اور سپرد بان اور خدمتگاراں اور گرفتار کر لیا خالد نے لونڈی کو
 راوی کہتا ہے کہ داخل ہوئے سلمان تہ خانیہ میں ایک بعد دوسرے کے تاکہ داخل ہوئے تین سوم راوی نے بیان کیا ہے کہ
 گرفتار کر لیا خالد نے رہا لونڈی کو اور تھی وہ فیصلہ زبان عربی میں پس کہا اتنی خالد اور مسلمانوں نے کہ نہ گرفتار کرو تم بچا جانا کہ تھی میں
 کو شش کر نیوالی تھارے ساتھیوں کی رہائی میں اور کہو لڑکی تھی میں ان کے واسطے اس دروازے کو اور چوڑی تھی میں ان کو کہ چلے جانو وہ تھارے
 پاس اور پھرتے وہ تھو سارے ساتھ لیکر مجھے نکلتا ایک مالک ہو جاتے تھے اس شہر کے اور میں رہتا خواہم ہر بار یہ قبطیہ وہ تھارے غریبی کی ہوں
 جنکو مقوقس بادشاہ نے لڑکوں کو واسطے یہ بھیجا تھا پس جب سنا خالد نے یہ کلام اس سے خوش ہو کر وہ اور کہا کہ میرے ساتھی کہاں
 میں پس گئی وہ خالد اور لڑکوں کو ہمراہ لے کر اس گھر میں جہاں یوسف اور اس کے ساتھی تھے پس داخل ہو کر خالد اور اکا پر صحابہ لڑکوں کو پاس اور
 سلام کیا اور لڑکوں کو مبارکی دی اور ان کو ساتھ سلامتی کے اور رو کیا اور ان سے زنجیر نکالوا اور ان کو اور آئے خالد نے اپنی ہمراہیوں کے
 بطرف دارالامارہ کو پس پایا مرد بان اور ان کے ساتھیوں کو بیوش شراب سے مثل مرد کے پس مقرر کیا اور پھر خالد نے ایک جماعت کو مسلمانوں
 اور بھیجا ایک جماعت مسلمانوں نے بطرف شہر چاہ کو پس قبضہ کر لیا اور انہوں نے ان لوگوں پر چڑھے وہاں گھسیٹاؤں اور پیل
 لوگوں سے اور اوتارے شہر کو دروازے پر تو او سین دو دروازے تھے پس توڑ ڈالا اور انہوں نے قتلوں کو اور دو کر دیا زنجیر نکالوا اور
 کہو لاؤ وہاں دروازوں کو اور بھیجا خالد نے ہمارے کو شکر میں اور حکم کیا کہ آؤ سب لشکر کا پس جلد گئے ہمارے بجانب لشکر کو
 اور حکم کیا اور لڑکوں کو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوئے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوئے شہر
 میں رات کو اور مالک ہو گئے اس کے اور ٹھہر خالد شہر میں تاکہ ایک صبح ہوئی پس بیابا مرد بان اپنے خواب سے اور بیدار ہوا
 وہ نشہ شراب سے اس وقت حکم کیا خالد بن الولید نے مسلمانوں کو بلند کرنے اور ان کا ساتھ تھیل اور کبیر اور پرہیزہ سے دروازے
 بشیر اور نذیر پر علی اسد علیہ السلام پس جب سین مرد بان اور اس کے ہمراہیوں نے آوازیں مسلمانوں کی شہر میں کہ بلند ہوئی میں
 ساتھ تھیل اور کبیر کے اور ٹھہر کر ابھرا مرد بان اور غلام اس کے وقت سننے آواز مسلمانوں کے شہر میں وراخا ایک خوفناک ہو گئی تھیں
 عقلمند ان کی اور دہڑکنے لگے تھے دل ان کو اور بند ہو گئی تھی زبان مرد بان کی اور ارادہ کیا اور اس نے نکلنے کا دارالامارہ سے تاکہ لڑکوں
 کہ حال کیا ہے کہ کیا کٹ گیا اور اس نے مسلمانوں کو جو مقررتے دروازے پر پس کہنے لگا دل اس کا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اس کو پس متوجہ ہو کر
 اس کی طرف خالد اور کہا کہ اگر نہ دیکھا ہوتا میں امان تیرے بیٹے کو تارہ اتنا میں تجھ کو بری طرح سے دیکھنے لے تو اپنے
 لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جاتا تو جیسے تجھ کو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہیں کہ جو کہتے ہیں سوچ کہتے ہیں اور جب عہد کرتے ہیں
 ہم تو پورا کرتے ہیں اور سکو میں اسی وقت جانا مرد بان ساتھی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہنچی اور سکو وہ سبب دسکو بٹو کی جو پس کلام
 دشمن خلع اپنی لڑکوں کو اور مال کو اور پھر پڑا اس سے بیٹا اور سکا اور کہا اس نے خالد سے کہ ایسے مرد میرے جنکو یقین اس امر کا ہے کہ اگر میں

اپنے باپ کے ساتھ جاؤ گا تو مار دیا گیا وہ اور اسطولیس بادشاہ مجاور میں نہیں جانتا ہوں کیسکو سوائے تمہارے اور میں گواہی دیتا ہوں اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہر گاہ مسلمان ہو گیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہے وہ اوس میں اور عرض کیا خالد بن ولید اس سلام کو اہل دمر بوط پر پس مسلمان ہوئے اکثر لوگ اوس میں کے پہرے خال عبداللہ یوسف کے پاس اور کہا کہ اے عبداللہ بشارت ہو تو کو ساتھ رضامندی اللہ اور اس کو ثواب اور مغفرت کی کہ پہونچ گئے تم اوس چیز کو جو چاہی تم نے اللہ غالب اور بزرگ سے سبب اپنی صبر کرنے کے سختیوں پر اور تمہارے صبر کے سبب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہم پر اس شہر کو یوسفانی کہانہ قسم ہی خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اوس کو رسول کر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی فی بیان کیا کہ بزرگداشت کی خالد نے زینا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا اونکو کا سو حکم اور اچھی تعریف کی اونکی اور مسلمان ہوئیں وہ ساتھ اون لوگوں کو جو مسلمان ہوئے اور وعدہ کیا اون سے خالد نے ہر طرح کی نیکی کا اور کر لیا اونکو مسلمانوں کی عورتوں میں اور لکھا خالد نے بجانب عمرو بن العاص کے خط فتح و مریوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اوس وقت تک مصر میں اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ میں ارادہ اسکندریہ کا کرتا ہوں ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ توقف کیا خالد نے دمر بوط میں بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کی کہ اونکو سخت بیماری لاحق ہو گئی تھی پس شہر عمروان ایک مہینہ کا اور نہ قدرت پائی خالد نے اونسے جدا ہوئی اور وہ نہ تھکے ذوالکلاع الحمیری کو متوہس کر گئے وہ اپنی موت سے حکم خدا کو اور سخت اندوہ میں ہوئے خالد اور مسلمان اونکو مریسے اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حیمر کے اور قبل مسلمان ہوئے سوار ہوئے تھے اونکی سوار میں ہزار غلام حبشہ جنکو اونہوں نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ دیکھا تھا میں نے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس حثمت کو جبکہ نخل میں تھوڑا اسلام میں کہ چلتے پہرے تھے وہ بازار میں اور اونکو پشت پر ایک کھان بکری تھی اور یہاں اوس وقت تھا جبکہ اُن تھوڑے زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بارادہ جہاد کو اور جب مریسے ذوالکلاع الحمیری تو اُنکو لاش لاش کو ایک مہینے عجمان بن مضاض الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیے جانے کا میں کور راوی فی سلسلہ اونیو کو مریسے مازنی سے روایت کی ہے کہ اُسے مریسے کو جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر دمر بوط کو گذر ا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذر ا کو چ کیا خالد نے مع لشکر مسلمانوں کے بارادہ اسکندریہ کے پس اوتھے وہ مع ہم لوگوں کے ایک گانو میں جو مشہور بہ نام شجرہ تھا اور جب فتح کیا مسلمانوں نے دمر بوط کو پہونچیں خبریں اوسکی فتح کی اور اسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ میں تھا ساتھ ایک قہم کو اپنے جو اس سے پس تنگی میں پڑا سینہ اوسکا اس سبب پہرے تھوڑے دنوں میں پہونچا اوسکو پاس مروان باقی سے اپنی مال اور اُنکو باؤنکو اور لگا گیا اوسکو ساتھ عبور مسلمانوں کو طرف جانب غزنی کی اور بیان کیا اونسے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینے یوسفانی اور اونسے ساتھی کی قتل آنی اُنکو بطور ایچی کے اور فتح کرنا مسلمانوں کا شہر کو اوسکے بیٹے کے ساتھ پر اور داخل ہونا مسلمانوں کا شہر میں نہ خالی آہ و سوز لائی جہاں اور کشت و خون کے پس جب نہایت حال بادشاہ مروان باقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اوسکو کہ قسم ہی حق مسیح کی ہے کہ تمہاری ننگی کو زنگا میں عرب پر ہر ہر سیر کو کہ قدرت اوسکی کرتا ہوں اور چہا یا اونسے اپنی دہلیز میں ہر جگہ کر لیا ارادہ کرتا تھا راوی فی بیان کیا ہے کہ

اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اور ترحوہ لوگ اپنی کشتیوں سے اور قصد کیا اور نہون کے آگ کی طرف راوی کشتیوں کے تمام پڑا
 جس کا قصد کیا اور نہون سے دوس بنی عمرانی ہریرہ کا اخیر بن الا زور بھی اوس جماعت میں تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن کی ایکا
 علاج کرتی تھیں اور جبرگیری کرتی تھیں ان کے حال کی اور ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا اون لوگوں کو اور بیکہ میں اور نیکار وہ لوگ تھے
 تو اوس زمین میں اور پیدر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اور پیرات کو اس واسطے کہ دولت روم کی گہٹ گئی اور ایام ان کے برگشتہ ہو
 تھی پس نہ خبردار تھے وہ لوگ مگر اوس حال میں کہ قبلی آٹھے اور پیرپس بارڈالابیون نے بعض کو ان میں سے جسے باز رکھا اور ان کی دولت
 اور گرفتار کر لیا اور نہون نے سب اون لوگوں کو جو پڑاؤ میں تھے اور ضرار اور ان کی بہن بھی ان میں تھیں اور لے گئے وہ سب کو کشتیوں میں مردوں
 اور عورتوں اور غلاموں اور لونڈیوں کو پس کل تعداد قیدیوں کی ایک ہزار ایک سو تھی اور کوچ کیا اور نہون نے ان کو لیکر اسی رات کو دریا میں ڈال
 دیا وہ بارادہ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریین اور اچھی معلوم
 ہوئی تھی وہ جگہ ان کو پس تھی وہاں بوجہ کثرت اوسکی اچھی چیزوں اور اعتدال اوسکی ہوا کی اور نزدیک ہونے اوس کے اردن اور شق
 اور بلاد سوا حل سے پس جب پہنچی خبر بیماری ضرار کی ابو عبیدہ کو تنگی میں پڑا سینہ ان کا ان کے بیمار ہوئے جسے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے
 تھے بسبب ان کی دین داری اور کوشش کر نیسے جماد میں اور اس طرح سب مسلمان ان کو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ نے
 ابو ہریرہ سے کہ ضرار بیمار ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو ان کے پاس بھیجوں تاکہ لاوے وہ شخص خبر ان کی میرے واسطے پس کہا
 ابو ہریرہ کہ وہ شخص میں ہو گا اور ابو ہریرہ نے اس ضمن میں زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس دانہ ہوئے ابو ہریرہ اور چلو ان کے پاس
 ایک اور شخص ہم عہد ان کے قوم بیکہ سے جب کا نام محارب بن طاعن تھا پس چلے وہ دونوں تاکہ ان کے پہنچنے پڑاؤ کی جگہ تک پس پایا
 اور نہون نے گھر ان کو گرسے ہوئے اور آدمیوں کو قتل کیے ہوئے اور زخمی پایا کچھ لوگوں کو پڑاؤ والوں نے اور تھا انا ابو ہریرہ اور ان کے ہم عہد کا
 اوپر پڑی کی صبح کو پس پوچھا اور نہون نے زنجیوں سے کہ کسے مصیبت اور سختی ڈالی تم پر اور ایسا کچھ تمہارے ساتھ کیا پس کہا انہوں
 نے کہ ہکلو علم نہیں ہر دن قوم کا جو اپنے ہمیر کہ وہ کون تھی اور کہا نے آئے تھے اور نہیں خبردار ہوئے ہم مگر اوس وقت کہ تلواروں کے
 ہکلو لیا اور لیا اور نہون کے گردہ اور اوس چیز کو جو ہاں تھی پس کہا ابو ہریرہ کہ لا قولا لا باللہ العلی العظیم اشہد ان لا
 اللہ علی کل شئی قد یومئذ پھر داتا ہو ابو ہریرہ اور ہم عہد ان کے تاکہ ان کے گھر سے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی اور نہون نے پیش دیکھا ہی
 چیز کو پس جب قصد کیا اور نہون نے پھر نکلتا تو دیکھا اوسی وقت ایک شخص کو کہ باجلا آتا ہوا اور وہیں اوس کو اور چالتی ہیں اور اوس شخص پر ایک شخص
 طاہر ہوا پس شہر گئے وہ ایک ساعت تاکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور یلگیا خشکی میں اور اوٹھکر چلا وہ شخص تختہ سے بجانب خشکی کو پس وہ
 ابو ہریرہ اور ہم عہد ان کے بجانب مذکورہ سوار قوم دوس بھیان بن عون چلا اور وہاں ابو ہریرہ تھے پس جب کیا اور چاہا ان کو ابو ہریرہ پایا
 ہو گئی ابو ہریرہ اور معاف کر کے سلام کیا ان کو اور کہا کہ امی بیٹے چچا کو تمہارا کیا حال ہے اور نہون کے کہا کہ اوس صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحقیق
 دشمن مانگاں دے آئے ہم پیرات کو اور گرفتار کر لیا اور بیکہ کشتیوں میں اور چلے وہ ہکلو لیکر دریا میں پس جب سچ دریا میں پہنچے ہم بھیجا اللہ
 غالب اور بزرگ نے ایک تند ہوا کشتیوں پر غرق ہو گئیں و کشتیان سے اون لوگوں کو جو دریا میں تھے قیدیوں کو سوا میرے اور غرق ہوئے

اور وقت کہ جب کشتیوں کے
 اور وقت کہ جب کشتیوں کے
 اور وقت کہ جب کشتیوں کے
 اور وقت کہ جب کشتیوں کے

اور مکہ روانے کا پس کہا اسکے اکابر دولت کے کہ جلدی کر تو اوپر اور جان تو اس ملک کو کہ عرب متوجہ ہیں تیری طرف کو اور خود ہر ملک
 اپنے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم میں سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اسکا ان قیدیوں سے اور شاید کہ صلح کر لیں ہم
 عرب کے ان کے سب سے پس بہتر جانا بادشاہ فرما دیں لوگوں کی اور وہ ان کا قیدیوں کو بجانب اوس دیر کو جو بنام دیرز جاج مشہور تھا اور وہ کیا ان کا
 ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیوں کے پہونچا دیں اور انکو دیر تک اوسی نے بیان کیا ہر کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوئہ کو عادی
 جولانے تھے خبر بن ہر شہر کی اور لگے ان کے چلے تھے اور پھر تھے ساتھ خبر لیا اور انکو واپس ورا کیجا عت او نہیں کی پیشتر جاج کی تھی شہر اسکندریہ
 پس جب یہاں انہوں نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہوا اسنے ان کے جانے کا بجانب دیرز جاج کو نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی فرجائی تو وہ خالد
 بن الولید کو تاکہ آگاہ کریں اور انکو اس حال سے پس ملو وہ خالد کو راہ میں اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اور انہوں نے خالد کو قیدیوں کے
 حال سے کہہ دیا کہ بادشاہ فرما دیا کہ انکو بجانب دیرز جاج کو پس جب جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہو کر وہ اور کہا امید کہ تباہ ہوں
 اللہ تعالیٰ سے اس ملک کی کہ ہو کر رہتی اور انکی میری تھو پر ہر کہا اور انہوں نے اپنے لشکر کو کہ چلو تم میری ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاویں
 دیر تک قبل پہونچنے قبطیوں کو مع قیدیوں کو اور اس وجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے یہ سے بہت اسکا یہ کہ اوس سے پہونچ انہ ہوتے وہ
 بحالت کوشش کرتا ان کے قریب سے کہ پہونچے پس جب پہونچ دیر تک وہ ٹھہر کر اس کے سامنے آیا اور انکی ایک اہب بوڑھا خوبصورت بوڑھا کا
 جسکا نام میاح تھا راوسی نے بیان کیا ہر کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اوس سے خالد نے
 کہ ای راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہو دنیا کو اوسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہے بد بگو اور کاٹتی ہے امید کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو ابو کا
 ہوا سائیش کو خالد نے کہا کہ اوس کے لوگوں کا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ جو شخص پہونچ گیا او میں سے کسی چیز کو تو نہیں آسودہ اور میرا بتانا
 وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اوسکی تو حسرت ہوتی ہے اور اسکو خالد نے کہا کہ کیا ہے اچانی لوگوں کی دنیا میں اوسنے کہا کہ عمل نیک
 اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہے برائی لوگوں کی دنیا میں اوسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْكُوفِ يَأْخُذُهَا حَيْثُ وَجَدَهَا خَالِدٌ فَوَ كَمَا كَيْفَ نَزَلَ اِجْمَعِي مَعْلُومٌ ہوتی ہے تنہائی
 جگہ اور سو کہا کہ دوست رکھتا ہوں میں اور اسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو او میں سے کسی غافل کو اور سو کہا ہاں پہونچا میں احت کو سبب سے اضع او میں سے
 خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید میں اور سو کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں سوا اسی اسکو اور کسی چیز کو خالد نے کہا
 کہ کیا کہتا ہے تو محمد بن عبد اللہ کے دین میں صلی اللہ علیہ وسلم راہب کہا کہ وہ سردار سنو لو انکو اور یہ کہ نواں انیسا و انکو اور بر گزید
 بر گزیدگان اور حجة الشہدین کفار پر خالد نے کہا پس کیوں نہیں تباہی تو شہر مای اسلام میں کہ بہتر ہو گا تیرے واسطے اس مقام پر رہنا
 کہا کہ میرا دل آلودہ ہو دنیا کی محبت میں اور پڑے اوسنے اشعار میں مضمون کو خالد نے کہا کہ ای راہب یا تجھ کو کچھ حال دن عرب قیدیوں کا معلوم ہے
 جبکہ اسطولیس بادشاہ فرجائی سے پاس داتا کیا ہوا تھے کہ ان کے سنن قسم سے اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رانکو ایک طریق اور ایک
 اور پانی پیادہ منہوں نے میرے اس کنوین سے اور پوچھا تھا میں ان دونوں سے یہ کہ تم دونوں کہاں سے آؤ ہو پس کہا تھا انہوں نے
 کہ وہ آتے تھے بطور لہجی کو از جانب ملک کیا دوش حاکم زمین برقا کو اسطولیس بادشاہ کو واپس اس درخواست سے کہ میری اسطولیس کے

وہ راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہو دنیا کو اوسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہے بد بگو اور کاٹتی ہے امید کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو ابو کا
 ہوا سائیش کو خالد نے کہا کہ اوس کے لوگوں کا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ جو شخص پہونچ گیا او میں سے کسی چیز کو تو نہیں آسودہ اور میرا بتانا
 وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اوسکی تو حسرت ہوتی ہے اور اسکو خالد نے کہا کہ کیا ہے اچانی لوگوں کی دنیا میں اوسنے کہا کہ عمل نیک
 اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہے برائی لوگوں کی دنیا میں اوسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْكُوفِ يَأْخُذُهَا حَيْثُ وَجَدَهَا خَالِدٌ فَوَ كَمَا كَيْفَ نَزَلَ اِجْمَعِي مَعْلُومٌ ہوتی ہے تنہائی
 جگہ اور سو کہا کہ دوست رکھتا ہوں میں اور اسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو او میں سے کسی غافل کو اور سو کہا ہاں پہونچا میں احت کو سبب سے اضع او میں سے
 خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید میں اور سو کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں سوا اسی اسکو اور کسی چیز کو خالد نے کہا
 کہ کیا کہتا ہے تو محمد بن عبد اللہ کے دین میں صلی اللہ علیہ وسلم راہب کہا کہ وہ سردار سنو لو انکو اور یہ کہ نواں انیسا و انکو اور بر گزید
 بر گزیدگان اور حجة الشہدین کفار پر خالد نے کہا پس کیوں نہیں تباہی تو شہر مای اسلام میں کہ بہتر ہو گا تیرے واسطے اس مقام پر رہنا
 کہا کہ میرا دل آلودہ ہو دنیا کی محبت میں اور پڑے اوسنے اشعار میں مضمون کو خالد نے کہا کہ ای راہب یا تجھ کو کچھ حال دن عرب قیدیوں کا معلوم ہے
 جبکہ اسطولیس بادشاہ فرجائی سے پاس داتا کیا ہوا تھے کہ ان کے سنن قسم سے اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رانکو ایک طریق اور ایک
 اور پانی پیادہ منہوں نے میرے اس کنوین سے اور پوچھا تھا میں ان دونوں سے یہ کہ تم دونوں کہاں سے آؤ ہو پس کہا تھا انہوں نے
 کہ وہ آتے تھے بطور لہجی کو از جانب ملک کیا دوش حاکم زمین برقا کو اسطولیس بادشاہ کو واپس اس درخواست سے کہ میری اسطولیس کے

منہج المص
عربی تمہارا نام کیا ہے اور نہون نو کہا کہ میرا نام خالد ہے اس نے کہا کہ او خالد جانو تم اس مر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر کیا ہے یہ ہر مومن کو
اور اس میں ایک بطریق بطریق قبط سے رہتا ہے اور وہ بڑا عالم اور سخت ہے اور اس کو نزدیک ایک دوسرا مسلمان ہے جس کے قید کر کہا ہے اور
اس مر کو دیکھو اور مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ وہ شخص صاحب تبار عربی ہے ہر اور کیا متاودہ واسطے تجارت کو مصر میں مقوم ہے اور شاہ کے
رہنے میں پس بچاؤ سے مال انپا اور خرید کیا اور مال اور کیا مصر سے اس کے یہ کو پس وہاں بھی مال بچا اور دوسرا مال مول لیا اور دوا
ارض برقا کو ہمارا ایک بڑا قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور پڑا یہ بطریق مع اپنے غلاموں کو قافلہ پر اور لوٹ لیا مال اور
اور بار برداری اونکی اور چوڑا مال اونکو پس جب یہاں سے تمہارے بار کو اور دیکھا اور نہر لباس عرب کا طمع کی اونہیں اور گرفتار کر لیا اور
اور اب وہ اس کے نزدیک بند ہو میں ایک درخت میں نزدیک اس کے اور تحقیق او کی ہو گمانس اونکو آنسو و نشو اور بطریق کسی دن نہیں کھاتا
پتیا ہر جب تک نہیں مار لیتا ہو اونکو اور کہتا ہے اس نے کہ نہیں ہے تلو میری ہاتھ سحر مانی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم انچو دین سو اور رجوع کرو میر
وین کی طرف اور قافلہ جو تھلث کو اور گئے ہیں وہ مثل خلل کو اور بطریق نہیں باز رہتا ہو اونکے مارنے اور نہیں کمی کرتا ہو اور غدا
کر نیسے اور وہ شخص کہتے ہیں اپنی مناجات میں یا اللہ قد بذلت جسمی من اجلک فابذل رحمتک پس یہ بڑا ہر بطریق اونکے
مارنے تو لاتا ہو وہ بعد اس کے ایک تصویر بنا ہو کی جس کے سر پر عمامہ سیاہ اور اس کو سننے پر یہ لکھا ہو ہذا للہ العزیز محمد پھر تیار ہو وہ شراب کو اور
والتما فضلہ کانسے کا تصویر پر اور کہتا ہو ان سے کہ یہ تمہارے بچہ ہیں سوال کرو تم اس نے اپنے چوڑا نیکامیری قید سے اور وہ مسلمان بنا ہو
اللہ تعالیٰ سے سبب کفر اس بطریق کو راوی کہتا ہو کہ جب سنا خالد نے یہ حال اس کے دشوار گزار اور نہر اور سخت برہم تھے وہ پہر منتخب کیا
اور نہون نے اپنے ساتھیوں سے شرجیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور زید بن ابی سفیان اور ثام بن سعید اور قعقاع اور قحاد اور
رفاعہ بن قیس اور تین اور مردوں کو جس کے نام پر مجھوا گئی نہیں ہوئی اور چوڑا لشکر کو نزدیک اس کے اور تاکید کی اونکو ہوشیار ہو کی
تا وہ اپنی اپنی اور روانہ ہوئے خالد مع اس آویس کو اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر غلام ہوا اونکو دویر اور درخت
راوی کہتا ہو کہ بطریق نکلا تھا اور سدن واسطے شکار کو پس جا پڑا وہ ایک جنگلی جل پر اور شکار کیا او سکوا اور لایا او سکوا ویر میں پس اوڑا
وہ اس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اس نے اپنے غلاموں کو دویر کرنے کہا اس جانور کا پس جب وہ کیا غلاموں نے
اوسکی کہاں کو حکم کیا اونکو آگ جلانی کا پس وشن کی گئی آگ اور کاٹتا تھا وہ ٹکڑے گوشت اس جانور کے اور ہونکر کھاتا تھا پھر کئی
اوسے شراب پس لافو غلام اوس کے شراب کو سامنے اوس کے پس پتیا رواؤہ تا انیکہ خوب ہوش ہو اپہر علیا رواؤہ اپنے غلاموں پر اور کہا
کہ لاؤ تم اس محمدی کو پس گئے ان مسلمان کو غلام اوس کے اور آئی تھی اوپر خواری اور اونکی گردن میں ایک بخیر لوہے کی تھی
پس کہا اس نے بطریق نو کہ غالب ہو گیا تو ہمیر او مسلم بسبب نبی محمد کے صلے اللہ علیہ وسلم پس قسم ہے مجھ کو انچو دین کی کہ نہ اوٹھاؤ گا پڑ
میرے اوپر سے عذاب کو تا انیکہ پہرے تو میرے دین کی طرف اور قافلہ جو تھلث کا اور نہیں تو میں تیرا قاتل ہوں پس کہا اس مرد مسلمان
کہ کرو جو تیرے اختیار میں ہو اسوا سٹیکہ میں خوب جانتا ہوں اس امر کو کہ تمام چیزیں موقوف خدا کی خواہش اور راوی پر اور
اوس کو اختیار میں ہوں اور آسمان بلند کیے گئے ہیں اوسکی قدرت سو اور زمین بچا پائی گئی ہو اوسکی حکمت سو اور سخاوت اور بخشش اوسکی خلق میں

اوسکو علم دین جو اور علم اسکا کل تھا پہنچا جو اوسکو واسطے اوسکے خلق میں نظر بہ انجام کار پر اوسکا کوئی مثل نہیں جو اوسکو واسطے ملک جو اوسکا
 کوئی وزیر نہیں سب سے سب سنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اوسکی واسطے اللہ تعالیٰ کو بہت برہم ہوا وہ اور
 کیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اوسکے مارنیکا مرد مسلم رکھ اوسی وقت آؤ اور پہونچے خاگندہ اور دوس ساتھی
 اوسکے اوسپرورد انحالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر جس چلائے خالد بن الولید اور غلام اوسکو اور کہا کہ باز رہ تو اور دشمن خدا اللہ کے ولی جو
 اور یکسہر کسی اونہوں نے ابن النفاط سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصرو حیثا نایا الظفر مکن مسیوقنا من شر حباب
 من کفر آؤ ناگمان دئے آئے خالد بطریق پر جس جب یکھا بطریق نو اوسکے ناگمان در آئے کو اور ٹھہر کر ہوا وہ اپنے پیروں کے بل نکالیا
 اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خاگندہ پر جس پیش آؤ اور سپر خالد ساتھ اپنے چوٹے نیزے اور مارا اوسکے سینے میں ایک نیزہ کہ یا رب
 چمکنے لگا وہ اوسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلاموں پر جس مارا الا اون سب کو اور اور ترے خالد اور ساتھی اوسکو
 کسوں پر بارادہ محاصرہ دیر کے پس آئے سامنے اوسکے راہب لوگ اور کہا اونہوں نے کہ ہم قوم راہب ہیں ہم ٹرائیکی لوگ نہیں
 ہیں جو تیسے لڑیں اور تھلے بنی فریغ کیا تو کھو قتل بہان سے پس کہا خالد نے کہ ویو تم کھو جو کچھ اس بطریق کا ہمارا ہے ہوا
 اور اسباب غیرہ سو اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان میں ہو گے اور ہم تفرض نہ کریں گے تیسے اونہوں نے کہا کہ ہم بخوشی و اطاعت یہ
 کریں گے پھر نکالا اونہوں نے مال بطریق کا اور اسباب و لڑائی والی اوسکے پس لے لیا خالد نے اوس سب کو اور آؤ وہ طرف قید ہو اور کہوئی بخیر
 اوسکی اور پوچھا کہ تم کس عرب ہو اونہوں نے کہا کہ میں امیہ بن حاتم طائی ہوں قید ہوا میں آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 میں اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا میں اسکندریہ میں پس بچا بیٹے مال پنا اور خریدا وہ سہ مال و چلا میں اسکندریہ سے مع انہو مال کو اور
 کو نہ الیہ جماعت سودا اگر فکے پس مکلا ہم پر بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مال کو اور چھوڑ دیا تا جبران قافلے کو اور تین قید کیا کسکو سوا
 میرے ہوا اسلئے کہ اونیں سوا میرے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا پہونچا الا پس مبارکباد دی اوسکو مسلمانوں نے اوسکو ساتھ سلامتی کو اور
 بشارت دی اوسکو اللہ مال و بزرگی کی طرف سے ساتھ بزرگی کو اور پھر خاگندہ اور ساتھی اوسکے بارادہ دیر اسے اور مال اسباب بطریق اور لڑائی
 اوسکے گھوڑوں پر اور جانور و غیر اوسکے آگے تھے اور ابر چلتے تھے وہ تا انیکہ او ترے سپاڑ سو اور قریب میرے پہونچے جب اوسکے مسلمانوں نے خاگندہ کو کہہ دیا
 اوسکی طرف مع اپنے ساتھیوں کے اور مال بطریق کا اور اوسکے بارے اوسکے سامنے جو خوش ہوئے مسلمان اوسکو سلامتی سو اور انہو کہیں
 آوازیں اپنی ساتھ تھیل اور پٹ بنے درود کے بشیر و تذیر صلی اللہ علیہ وسلم اور استقبال کیا اونہوں نے خاگندہ اور اوسکو ساتھ نکالا اور
 کیا اوسکو اور مبارکباد دی قید کیو سبب سلامتی اور سائی کو اور بہت خوش ہوا انہو سبب ثانی اسیر و ملاک بطریق کو رومی نے بیان کیا
 کہ خاگندہ بیان کرتے تھے راہبے ماجرا بطریق کا اور بطریق سنا تھا اوسکو کلام کو کہ اوسی وقت آوازیں گھوڑوں اور کٹر راہب لگا ہو
 اور چلانا اور روناموڑوں اور لڑکوں کا اور آوازیں نالہ مردوں کی معلوم ہوین اور قبلی چلا تے تھے اوپر سے اور آگے سو اور گفتگو سواروں
 اوچک نشانوں و صلیبوں کی سننی اور دیکھی گئے اور کنواری عورتیں روتی ستین ساتھ دلت اور عاجزی کے اور خولہ نیت الازہ
 آگے قیدیوں میں اور بہائی اوسکو سامنے اوسکے چلے جاتے تھے دلت قیدی میں اور خولہ قتی تحین اور یہ اشعار بطریق مصیبت کے تھی تھیں اشعار

لا یرجی
 اندیشا اسکا
 جبار شیخ
 انجمن اور
 اور مالک
 ساتھی
 اور علی
 مملو
 گرو

فتح المصباح
جَلَّ الْمَصَابِقُ الْعَوْدُ وَالْحَرْبُ
برہ گئی مصیبت پسے یا سختی اور رنج
حَتَّى تَوَهَّمْتُ أَنَّ الْأَرْضَ تَنْقَلِبُ
تائیکہ گمان کیا نیز اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی
لَهْفٌ عَلَى بَطْلِ قَدْ كَانَ عَدُوَّنَا
رنج اور افسوس میرا ایک لیرہا جو تھا سارو سامان
أَعْنَى ضَرَارِ الَّذِي لِلْحَرْبِ يَلْتَدِبُ
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیو تو متوجہ
لَوْ كَانَ يَقْدِرُ أَنْ يَرَقَّ صَرَّابُهُ
اگر قدرت کہتے وہ سوار ہو نیکی اپنی سوار یوں
وَزَالَ عَنَّا الَّذِي نَشْكُو أَوْ نَنْتَجِبُ
دور ہوئی جس کو شکایت کیا کرتے ہیں ہم اور سبب
وَبَدَّلَ بَيْنَهُمَا مَقَالِدَ الْفِتْنَةِ
اور بدل دیں ان کے درمیان مقلد فتنہ

وَالْعَيْنُ بَاكِئَةٌ وَالذَّعْنُ مَسْكُوبَةٌ
اور آنکھیں روتی ہیں اور آنسو جاری ہیں
جَارَتْ يَدُ الْقِطْرِ فَبِنَا عِنْدَ غَفْلَتِنَا
طلم کہا تبھون کے ہاتھ ہم میں وقت ہماری غفلت کے
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الدِّينُ الْأَدَبُ
تھی اوس میں باپسانی اور نیکواری اور اس میں نیکو
فِيهِ الْحَيَّةُ وَالْإِحْسَانُ عَادَتُهُ
تھی اودن میں غیرت اور نیکو سلی گزرا عادت افسل
كَانَ الْعَدُوُّ بِنَارِ الْحَرْبِ يُلْتَهَبُ
تو جلایا گیا ہوتا۔ بشرج ہا تہہ گل لڑائی کے
أَوْ كَانَ يَسْمَعُ صَوْتِي وَصَاحَ بِي عَجَلًا
مانستہ وہ میری آواز کو تو سنا کرتے و وجہ اور کہتے

وَنَادَتْ الْأَرْضُ فَمَا قَدَرْتِ بِهِ
اور زمین نے زمین سے پوچھا کہ جو خدا نے اس پر پیدا کیا
وَأَسْخَمُوا لِقَبْطٍ لَّمَّا ذَلَّتِ الْعَرَبُ
اور غریبوں کی قبیلوں نے ان کا یہ حکم غریبوں کو
قَدْ كَانَ نَاصِرًا فِي وَقْتٍ شَدِيدٍ
تتلاہ مدد کرے والا ہمارا ہماری سختی کی وقت میں
فِيهِ التَّعَصُّبُ وَالْإِحْسَانُ وَالْحُسْنُ
مستی ابن میں سختی اور نیکو کاری اور بزرگی
أَوْ كَانَ خَالِدًا فَبِنَا حَاضِرًا لَشَفَا
یا موجود ہو یا رہے ساتھ خالد تو میرا یہ آرام حال ہوتی
فَهَلَّا فَقَدْ نَالَ عَنكَ الْبُؤْسُ وَالطَّبْ
کے لئے تھمتھمتے حالت میں اور وہ موتی زخم سے تھمتھمتے اور ملا

راوی کہتا ہے کہ ہمیں فارع ہومی تین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے گریہ کہ خالد نے سنا شعر پڑھا اور کہا اب کا پس چاہے یا نہ
خالد زان انطا سے ابیہ لبتک فذجاءک الفرج وذهب عنک البعس والحق ہاذا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور
حکم کیا خالد اور مسلمانوں نے قبطیوں پر اور حکم اور پھر ساتھ تلوار روٹ اور نیزوں چکن والوں کے اور شور کیا عربی گورون نے پس تیان گنیں
عقلین قبطیوں کی اور کانپنے لگے دل اون کے اور پکڑ لیا او کو لڑی نے اور دو ٹکڑے کیا ان کے سر و کو صحابہ ابراہ کو تلوار دینے پس تھوڑی میں
مسلمانوں نے سات سو مرد کو قبطیوں سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لیا مسلمانوں نے گھوڑے اور ہتیار اور کپڑے اور
اور رہائی پائی مسلمان قیدیوں نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اور کو سب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد
دی ضرر کو سب ان کی رہائی کے اور آخر خاں کے پاس اور سلام کیا او کو اور شکر کیا او کے کام کا پس جا کہی او کو خالد نے
اور بزرگداشت کی او کی اور مبارکباد دی او کو سب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد نے ہر مرد کو مسلمان قیدیوں سے ایک
گھوڑا قبطیوں کے گورون سے اور ہتیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑے اور پھر سوار کر لیا عورتوں اور لڑکوں کو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخت
کیا خالد نے رہب کو بعد اس کے لکھ دی و سکوا ایک دست آویز دے ہر چیز کے جو احتیاج ہو کہانی اور پنے اور کپڑے سے اس کو اور
اوس شخص کو جو ہے اس کے پاس اس کے میر میں اور یہ کہ پہنچیں گی اس کو سب خیرین اسکندریہ سے جب تک زمانہ رہے گا اور روانہ ہو کر خالد
معاہ اپنے لشکر اور قیدیوں کے ورنحالی کہ وہ بند ہے ہوئے تھے سامنے او کے ریسونین تا انیکہ پہنچے اسکندریہ میں اور قریب او پر پہنچے
لشکر کے راوی فوسیان کیا ہے کہ جب اور خالد معاہ اپنے لشکر کے اسکندریہ پر پہنچے میں پڑ اسینہ اسطو لیسین بادشاہ کا اس سبب

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور حکم کیا اور اپنے حجاب کو اس امر کا کہ چار دین وہ اپنے لشکر میں واسطے درستی سامان فرانی اور سوار ہونے اور نکلنے کو باب بند
کی طرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر میں عرب کے آنے اور ان کے اور نیکاشہر میں کانپنے لگے دل و جان کے لوگوں کے اور ان کے سردار ان کے
حجاب اسطو لیس بادشاہ کے پاس و رکھا اور منوں نے کہ ای بادشاہ کیا راہی ہو تیری ان عرب کے معاملے میں اونکو کہا کہ نہیں دیکھتے یہ کچھ
کروں میں کوئی راہی اور بند و بست کروں حالانکہ و آیا بے خوف تم لوگوں میں اور جگہ پکڑی ہو ان کے ڈرنے تمہاری دونوں اور طبع کی ہوا و
تمہارے ملک میں سبب کمی تمہاری کوشش کے اور دلیل جاہل اور ہوشیار ہو کر اور جان لیا ہو اور منوں نے کہ امر کہ نہیں حمایت کرتے ہو تم اپنے
شہروں کی اور نہیں کرتے ہو تم اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہیں خواہشیں تمہاری جدا اور این تمہاری غیر متفق لہذا اون
لوگوں نے ہلاک کیا تمہارے حامیوں کو اور مار ڈالا تمہارے دلیر و نکو اور نہیں ڈرے متے لڑنیکو اور اب و اور تری میں تمہاری میدانیں اور شہر اور
قصد تمہاری لڑائی کا کہتے ہیں اور حین ہے کوئی باز رکھنے والا اور انکا اور اگر میرے نزدیک ہو تو وہ ساتھی اونکے جنکو قید کیا اور مسجد
میں بچانے پر زجج کو تو مصاحہ کر لیتا ہے بسبب و کو اور دہر کرتا میں عرب کو اپنے یہاں سے اور تجاوز کیا مینے حد سے اون و ہر
بار میں جنکو مینے قید یون کے ساتھ بھیجا پس اگر تھے وہ لوگ میرے پاس تو کرتا میں اونکو لیکر عرب سے حسب طاقت پوریس کہا اوکے وزیر کو کہ
بادشاہ آیا ہو سکتا ہو تجھے یہ امر کہ ہے تو عرب کے پاس کسی ایسی کو کہ گفتگو کرے اون سے صلح کو باب میں اس شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے اونکے
قیدیوں کو جو ہمارے قبضے میں ہیں پس کہا بادشاہ نو کہ یہ عرب نہیں باقی رہی میں اس حال پر کہ بیڑ ہو دین ہم سے اور نہیں قبول کرتے ہیں
وہ ہماری طرف سے ایسی کو جیسے کہ آپ سے تھے ہم اوپر اور وہ اور ترے تھے بمقام مجرما کو و نیز کہ کہ کیا ضرورت ہو جنکو ایسی کے بھیجے میں انکی پاس
پس قصد کیا بادشاہ و ایسی کے بھیجے کا اور وہ شور و گرتا تھا اس بارے میں انہوں نے کہ اسی وقت ان کے پاس نگہبان بیا کی جو گناہ
مقرر تے اور خبر دی او سکوا اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہو چم کی طرف سے اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ او سکوا حال کیا ہو اور وہ کہاں سے
آئی ہو پس جب بادشاہ نے یہ حال سنا تو منوں نے ملتی کیا اون سے روانگی ایسی کو اور کادہ ہوا واسطے ان کی کشتی کو اور کہا اون سے
و میں کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کیا و ش کی ہو پس نہیں گذر اتنا تھوڑا عرصہ تا اینکہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ میں اور اور اوپر
ایک بوڑھا قس خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ عمامہ رکھے ہوئے اور اور ترے اوکے ساتھ دس آدمی قسوں اور
پس جب و ترے وہ کشتی سے آئے اونکی واسطے گھوڑے بادشاہ کو پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشوں کا مدار کو جنہیں گھنچو ہر
حر سے تھے اور لگامیں اونکی سنہن یقین پس سوار ہوئے وہ اور نکلے اونکی ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور آئے اونکے پاس اور تعظیم کی اونکے
مردوں کی اور بزرگداشت کی اونکی اور چلے سامنے اونکے بادشاہ کو محل تک پس اور ترے وہ اور شہر کی ایک دن اور رات اور آئیں اونکی واسطے دعوتیں اور
چیزیں بادشاہ کے پاس سے اور رات گذرانی اونہوں نے اپنے حال سے پس جب صبح ہوئی دو کے دن کی سوار تھے وہ اور نکلے طرف
لشکر کو اور آئے بجانب سر اور وہ اسطو لیس بادشاہ کے اور اتنے وہ گھوڑوں پر سے اور داخل تھے بادشاہ کے پاس پس ٹہم کھڑا ہوا بادشاہ اونکو
واسطے اور تعظیم کی انکی اور ٹھایا اونکو ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق لوی زبان کیا کہ روایت پہنچی ہے جنکو قاتل اس امر کی اور
بن قوس نے بھیجے تھے چوتھے واسطے کیا و ش بادشاہ کو جو حاکم سرزمین برقا کا تھا و ذہن لگا و یہ سبب جزیرہ میں بحر میں اور کیا و ش

اس سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ جسے لشکر و املا اور مالک کر دیا تھا اس نے اپنے بیٹے افلاخوس کو فرما جانے کہ تم اس
 لشکر اور سکا دوا کہ اب تم قوم مد سے پس جب سیرا سطلو لیس نے اون دونوں بیٹوں کو واسطے تحفہ تو بھیجا ان کو خط بھی بھیج دیا
 ان کو عرب اور خط کا مضنون یہ تھا کہ او بادشاہ دینا گھر وال اور کوچ کر نیکار ہو اور زمین بی دنیا کو کوئی چیز نہ پھر لیا اس کو اور زمین
 خوش کیا اس نے کیس کو گرہ کر یا نیکار کیا اس کو پس معروضہ ہر جسے جنگ مارا اس کے ان غورین اور ملین ہوا اور سپر اور نیکوخت وہ ہر جسے
 لباس خوف کا اور کام کیا واسطے گھر آخرت اور پیدار کو آئینہ دیکھا تھے اور بادشاہ بزرگ فیلیطس نے ہر قتل کو جو حاکم شام اور زمین
 کا تھا بلا قسط و خطبہ تک کہ کیونکر جانے مالک اس کا اور خالی ہو گئے اس سے شہر اس کے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اس سے غلام اس کا اور لشکر اس کا
 اور یہ معاملہ اس وقت ہوا کہ جب الا اس کو دنیا و اپنی مصائب میں اور تیر انداز کی اور سپر سارے تیرون اپنی رنج رسائی کی بعد اس کو کہ تھی دنیا اس کی
 چھیر پر شادمان اور چکنے والی اور راستی کی دنیا اس کے ساتھ تانیکہ و نڈالا اس کو دشمنوں اور اور تری اور سپر جامندی اور ملکی
 ایسی دنگاؤں کہ زندہ تھی اس کے سبب بزرگی اور جوانمردی اور بعد ایسے بیڈے کے کہ آہستہ تھیں ساتھ اس کے تو بڑی کی خصائیں تحقیق
 ملتی تھی زمین اس کو قدموں کے نیچے اور تھپتھپاتے آسمان مطیع اس کے پس جب بیکار زمین نے تازہ روی اور شادمانی اس کی گیارہ ناک ہونی وہ
 اگر دیکھا اس نے جفا اور ستم اس سے خشک بے گیارہ ہو گئی وہ ہر آئینہ تھے اپنے اور او نام لشکر اس کے اور رات دن مددگار اس کو تو بڑی
 ہی ایسا کہ دور کر حکم اس نے ات کا جسے کہ است کیا برون کو اپنی بندہ کے واسطے اور موجود کیا اس نے ستاروں کو واسطے اپنی ایسی نیت کو کہ اگر چاہو وہ تو
 باز دیوے ہو اس کو اور سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب آسمان کو اور الفت دیدیوے آگ پانی میں اور بارے روشنی کو سورج اور چاند
 اور باز کرے اون دونوں کو چلنے اور سرفسے اور اگر چاہے تو بند کر دیوے وہ جگہ پہنچے اور چلے ہو اور آندہ ہو کر کموں یو مہیاں برقوں چکنے
 والے اور آگ دیوے تر گمانس کو دریاؤں پر اور پہاڑیوں پر رات کو روشنی ہوگی اور جان تو او بادشاہ اس امر کو کہ نہیں یہ مثالیں دین تو تیرے
 واسطے مگر سبب اپنی علم و اس بات پر کہ دنیا کی باگشت طرف زوال کو یہ چھڑی لوگ غالب ہو گئے ہیں شہر ان پر اور زویل کیا ہو اور ہونکا
 اپنی تلو اور وکلی سبب بندہ کو اور سکست دی اور ہونک لشکروں اور فوجوں کو اور برپا کیا اور ہونک نے اپنی دین کو ساتھ تلو اور وکلی اور مالک
 ہو گئے اور لیا اور ہونک شام کو قیصر سے اور گیا ہو ایک گروہ اور نکا میری طرف کو اور مالک ہو گئی ہیں وہ بعض عمارتیں شہر کے اور
 حکومت حاصل کی ہو اور زمین اور جگہ تے وہ ہم سے باقی ہمارے ملک میں اور کوشش کرتے ہیں ہمارے نکال دینے میں اس ملک میں جس جہاں
 پانچ گنے وہ ہم سے تو تیرے پور وانی ہوگی ان کو تم سے اور بہتر ہے کہ آمادہ ہو تو ان کو واسطے ہمتوں کے پانچ گنے اور مدد کو تو ہلو اپنے لوگوں سے
 اور نہ جنوں کو سرکشی اور ظلم کیا ہے اور کہاں کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہیں اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے مددگار ہیں راوی نے
 یہ بات کیا ہو کہ جب پہونچا یہ اور خط بادشاہ کیا آؤش کے پاس پڑھ کر سنایا اس نے اپنے ارباب و ملت کو اور کہا اس نے کہ کیا کہتے ہو
 لوگ اس امر میں جو سناتے ارسلو لیس کے خط میں اور کیا ہے ہے تمہاری پس کہا اور ہونک نے کہ او بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد کرتے
 ہیں بادشاہوں اور جرات حاکم اسکندریہ تو لکھو وہ بہتر ہے اور جان تو اس امر کو کہ عرب حبوت مالک ہر جاؤنگی مالک قبط کو تو ضرور متوجہ ہو
 وہ ہمارے شہر و ملک طرف پس پہونچو قبطیوں کو واسطے ملک ہلو گونگی تاکہ قوت مدد وہ ملک ان کو اور دشمنوں پر اور سچ مدد دیوے ہو پس جیسا ملک

کیاوش نے کلام اپنے سرداروں کا بہتر جانی اوسنے امو اوکلی اور خلعت دیا اپنے بہائی اصطفا نوس کو اور منتخب کیا اوسکے ساتھ چار ہزار کو
 اور حکم کیا اوسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پہنچا کیاوش نے اپنے خادم کو پاس بڑی بطرک کے جو عالم اوسکے دین کا اور پاپ
 کے لئے والا اوکلی شرع کا اور نام اوسکا سطیس تھا اور تقاضا مقام اوسکا ایک یرمین جو مشہور بدیرکنائیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی
 اور تھا وہ شاگرد زیر و شکا کا اور زیر و شکا گرد مرقش کا اور مرقش شاگرد وینکا کا اور وینکا دیلمی بہائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم کا تھا اور یہ
 بطرک سطیس پڑتا تھا علموں کو اور مطالعہ کیا تھا کتابوں کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اور امید کرتا تھا آپ کے طور کی اور سنتا تھا آپ کو اخبار کو اور امیدوار تھا آپ کو زمانہ نبوت کا پوچھتا تھا آپ کی نشانیں
 اور معجزات کو پس جب پہونچی اوسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئے نشانیاں اور معجزات آپ کو تو زبان لایا
 وہ آپ کا اور قصد کرتا تھا آپ کی حضوری کا پس نہیں مدت گذری مگر اندک تا اب تک پہونچی اوسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پس دیا وہ آپ کی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہیں ظاہر ہوا وہ کسی کو واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل اور اگر ہوتا ہوا مشغول
 عبادت میں تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پہنچا یا اوسنے اپنے واسطے ایک صومعہ اہ پرپس جیسا تھا کوئی قافلہ اوسکی طرف تو پوچھتا وہ اوس حال
 لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین میں ہیں اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اوس سے کہ ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو کر ہیں جب وفات پائی ابو بکر صدیق فرمادے پہونچی اوسکو خبر اوسکے وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اوس پہونچی اوسکو خبر فتوح
 اودانگی صحابہ کی بجانب مصر کو پس جب ہوتی یہ نوبت تو بھیجا اوسکو بادشاہ کیاوش حاکم ارض برقانی بسواری کشتی کو بادشاہ ارسطولیس کے پاس
 واسطے بشارت دہی آنے ملک کو مع اصطفا نوس بہائی بادشاہ کیاوش کے جمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچنے اوسکو نزدیک ارسطولیس
 کے پس جب حاضر ہوا سطیس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اوسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اوس سے کہ آو اب ہمارے
 چاہتا ہوں تیری بخشش اور احسان میری بات کہ جاتوان عرب کے پاس بطور لمچی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو میری خبر اوسکی اور وہ
 اوس چیز کو جو اوسکے نزدیک ہے اور اوس چیز کو جسکا وہ غم کہتے ہیں اور یہ کہ غرض اوسکی لڑائی ہو یا صلح پس اگر غرض اوسکی صلح کرنا تو میری
 پس اوسکے قیدی ہیں اور وہ ایک ہی جماعت ہیں کہ بھیجا ہی میں نے اوسکو بجانب یرمین جاکر اوس کو مصاحبہ کریں وہ سمجھتے ہیں سپرد کردہ و کافروں کو
 اوسکے اور ونگامین اوسکو کسی قدر اپنی مال سے اور باندھ لوں گامین اوسکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پہنچے وہ ہمارے طرف کو اور نہ تعرض کریں ہم سے
 پس کہا بطرک کو کہ جو حکم تیرا ہے اوسکو میں کر دے گا لیکن او بادشاہ جان تو اس امر کو کہ میں نے پڑھی ہو گئی بوئین اور سنی ہو اخبار گذشتہ سو یہ بات
 کہ اللہ غالب اور بزرگ ہے جسے گا آخر زمانہ میں ایک نبی عربی کو زمین تمامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائیگا اوسکو تمام زمین کے خزانوں سے
 کریں گے وہ خزانوں کی طرف اور اختیار کریں گے وہ خزانوں پر اور اصحاب اوسکو بھی تبعیت کریں گے اوسکی راہ کی اور قائم کریں گے اوسکی سنت کو
 اور میں جانتا ہوں او بادشاہ کہ امتحان کرو میں اوسکو حال کا پیشتر انہی جانبیکے اوسکی طرف بادشاہ فرما کہ کس چیز سے آزمائش کر گیا تو اوسکی سنو کہا
 کہ او بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلاموں سے کہ زمین پوش باندھ دے وہ ایک اچھے خبر پر تیری سوار ہوئے ساتھ چار ہزار سوار اور سامان
 اور گلے میں ڈالو اوسکو جمیلین انواع جو اہرات اور یا تو تو کو اور چھوڑے اوسکو مسلمانوں کو دشمن کی طرف پس اگر میلیوں کے وہ اوسکو تو جان لینا

تو اس امر کو کہ وہ دنیا کو طالب ہیں اور رانی اور کی دنیا کو اور نہیں چاہتے تو میں نے آخرت کو اور اگر وہ پیروز یوں گو اور سکو تمہاری طرف کہ پس
 جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اس چیز کے ہیں جو اللہ تعالیٰ و بزرگ کے نزدیک ہو پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائے سکون مر کا دست اور
 آراستہ کرین وہ ایک چکر کو اسکی اچھی سوار پونہ ساتہ زمین پوش سنہری جڑا جو ہرات کے اور سنہری کام لگاویں و سپر و لگاویں اور سکو
 میں جیلین مع تیوں کی اور چھوڑ دیں اور سکو بجانب لشکر مسلمانوں کو پس ایسا ہی کیا انہوں نے اور اوی کتھا کہ تھر مسلمانوں کو کہ مہمانی پوسن
 شہر جیل میں حسنہ کا تب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا و چھر مسلمانوں کو لشکر سے اور دیکھا اور سکو اور سکی زینت اور
 جو ہرات کو شہر جیل میں حسنہ ہندوہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہیں اور سبب سے ہماری آزمائش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کو
 یا آخرت کے قسم ہے اللہ کی نہیں ہم میں کی شخص ایسا جو چکر اس چیز کی طرف کہ نیست ہو نیوالی ہے اور نہیں ہے خواہش ہماری مگر اس
 چیز میں جو باقی اور پادیا پر پڑی انہوں نے یہ آیت اَعْلَمُوا أَنَّمَا الْخَلْقُ لَنَا كَيْفَ وَكَمْ مَوْزِنَةً وَتَفَاحُشُ كَيْفَ وَتَكَادُ فِي
 الْأَعْمَالِ وَالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ آیت تک پہنچ گیا باگ چکر کی اور لاؤ اور سکو بطریق لشکر کی طرف چھوڑ دیا اور سکو راوی کتھا کہ
 کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اور کہا اور کہا تم ہے اللہ کی اس سبب غلبہ کر گئے وہ لوگ اور خواہش اس کے گئے ہم اور
 باپ میرا وانا اور آگاہ تھا ان کے حال سے پہر حکم کیا اسے بطور طیس کو جانے کا مسلمانوں کی طرف پس چلا بطورک پایا وہ بجانب لشکر
 مسلمانوں کو پس جب نزدیک ہوا ان سے متوجہ ہوئے شہر جیل میں حسنہ اور سکی طرف اور پوچھا اس کے حال سے پس کہا او نے کہ میں ابھی ہوں
 اسطو لیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اور سکو شہر جیل میں اور سنے گئے اور سکو لشکر میں بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب
 داخل ہوا بطورک طیس متوجہ شہر جیل میں حسنہ کے مسلمانوں کے لشکر میں دیکھتا تھا وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اور
 ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہوا انہوں نے دنیا کو بعض دین سے قرآن شریف پڑھتے ہیں اور بعض انہیں سے ذکر خدا میں مشغول
 اور بعض تھان میں مصروف ہیں اور دیکھا انہیں رام اور سکون کو اور نور روشن اور بلند ہے اور میں جس پہونچا وہ خالد بن الولید کے
 خیمہ تک جازت چاہی اور سکو اسطو شہر جیل میں حسنہ پس جازت دی اور سکو خالد نے دھل چھینکی پس جب داخل ہوا وہ خالد
 کو پس ان کو خیمہ میں پایا اور نکو بیٹھے زمین پر اور تہا ان کو واسطے کوئی حاجت دربان و سامنے ان کو ایک جماعت صحابہ کی تھی پس سلام
 ان کو طیس نے اور کہا کہ کون تم میں کا سردار ہو پس جواب سلام کا دیا سبھو نے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطورک کہ آیا تم سردار قوم کو ہو خالد
 کہا کہ ایسا ہی مجھے نہیں یوں کہ جبکہ کہیں ان کا سردار ہوں جبکہ میں حق پر امتیعت کرو میں عدل کی حکم اور انصاف میں و درو نہیں لے لے تھاسو سکی کرپوا
 ہو میں واسطے نیک کے انہیں سے ورتی کرپوا لایہ پس جبکہ کل جاؤ میں ان چیزوں کو تو میں سرداری ہو چکا اور میں پس کہا بطورک کہ تم
 لشکر میں قوم ہو کہ بشارت دی ہو تھا ہے نبی کی مسیح پر قبول نو اور حق تمہارے ساتھ ہوتے جیاد ہو کا تھے راوی کتھا کہ حکم کیا اور
 خالد فریبنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا او نے کہ اگر وہ عرب کا آگاہ کرو تم جو کہ اپنے نبی کی حال اور ان کو جان رہتے خالد نے کہا کہ اللہ کا
 اور بزرگ فریب کرنا یہ کیا اولاد آدمی عرب کو اور پر گزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر کو کفانہ کو اور کفانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو
 اور ہاشم سے عبدالمطلب کو عبدالمطلب سے عبدالمطلب کو اور عبدالمطلب سے محمد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر کہا خالد نے کہ

ع
 حباب
 جان رکھ
 کہ دنیا کا
 بیچ
 اور شاہ اور
 بناد اور شاہ
 کرنی جو پین
 اور تنکیت
 دیکھتے
 مال کچھ اور
 اولاد کی سوا

اون مسلمان قیدیوں نے جبکہ بیجا تھا اونسے بجانب تر جات کے پس جب شاہ باو شاہ نے مال بیک سے گزرتے ہوئے دیکھا تو اس نے
 تنہا وریقین ہو گیا اور سکون وال انور ملک کا اور کہا اونسے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اپنے جان و مال کے پیش آنے اور
 ان کے پس گویا شکر ملک کی ماوش حاکم برقا کا آگیا ہوتا تھا سے پاس پس لڑو تم ساتھ داؤن مضبوط اور اسرار پاک و لطیف کو اور
 دیکھو کہ **راوی کہتا ہے** کہ وہ مات کاٹی باو شاہ نے بہ نیت لڑا کہ اور قصہ کیا اونسے لڑائی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر امن سماج
 روایت کی ہے کہ باو شاہ ارسلو لیس کلائی باقی اپنی رات درانجا لیکہ وہ انگلیں تھا پس جب غرق ہوا وہ دریا خواب میں اور بند ہوئیں
 انگلیں اوسکی دیکھا اونسنا نے خواب میں کہ ساتنے آیا اوسکے ایک شخص سرخ و سپید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اوسکے ساتھ ایک شخص اور
 طاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا انگلیں صورت نیک پیدائش نورانی صاحب ہیت و بزرگی پس کہا اوس مرد سرخ و سپید ارسلو لیس
 کہ اے باو شاہ میں مسیح عیسیٰ بنیامیریم کا ہوں اور یہ جو میرے پہلو میں ہیں وہی بنی عربی ہیں جنکی بشارت دی تھی میں نے قبل اونسکے مبعوث
 ہونیکے محمد عربی سرکار پیغمبروں کے اور پورے کر دیولے انبیا و انکے میں پس جو ایمان لاو گیا اونا کا ہدایت پاو گیا اور جو انکار کر گیا اونسکے
 نبوت کی وہ گمراہ ہو گا اور بھگتا ہے گے گا اور تحقیق آئے ہیں ہم واسطے مدد دی اونسکے اصحاب کو اور مقام ہمارا اوس قبہ میں ہے جو
پہرے راوی کہتا ہے کہ تہا وہ قبہ ایک بلند برج پر قیہ دروازہ اخضر کے پس اگر ہو تو میری امت تو ایمان لا تو اونسکا اور اونسکے نبوت کا
 راوی فرمایا کہ جب بنایا تھا اسکندریہ کو تو نام اوسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اونسے اس برج کو
 تو رکھا تھا اوسپر اس قبہ کو پس کہتے تھے اومیں خضر اور بنایا تھا اسکندریہ دروازے کو اور نام رکھا تھا اوسکا باب لا خضر جیسا
 کہ تہا وہ اصل برج میں اور خضر کہتے تھے وہاں اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہے کہ جب کہا عیسیٰ باو شاہ سے
 تو چلے گئے وہ دونوں شخص ایک ہی ساتھ اور جگا باو شاہ اپنی خوابے درانجا لیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی باو شاہ نے متوجہ
 وہ اپنے کمر اور حجاب و راکار دولت کی طرف اور بیان کیا اونسے جو حال کیا تھا اونسے خواب میں پس کہا اون لوگوں نے کہ اے باو شاہ
 یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہیں اور سنیں ہو سکتے ہیں صبح اون لوگوں نے جو چلیں ساتھ بنی عربی کو حالانکہ وہ بنی دشمن مسیح کے
 میں پس من لیا باو شاہ نے اونی باتوں کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے تقارے اوسکے اور شور کیا قزاقوں نے اور بلند کیے گونش اوسکا
 سوار ہوا لشکر اوسکا اور آراستہ ہوئے دو صفوں میں پس بہت کچھ مسلمانوں نے شک قبضہ کو کہ سوار ہوا ہر وہ اور صف بندی کی ہے لیا اونسکے
 اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہے اور آراستہ ہوئی صفوں میں اور خالہ پر تے تھے اومیں اور آراستہ کرتے تھے اونسکے اور نصیحت کرتے
 اور بے نیکی کرتے تھے اونسکے ہوا پر اور متہین صفیں اونسکی قریب دروازہ اخضر اور دیکھا اور شہر ارسلو لیس باو شاہ چلیں کے پھر اور دیکھا تھا
 قبہ کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبہ پر پس دیکھا وہم باو شاہ کے ولین اوس خواب سے جو اونسے رات کو دیکھا تھا اور کہا اونسے کہ قسم ہوا
 جو میں نے خواب میں دیکھا ہر وہ سچ ہوا میں شک نہیں ہے **محمد بن اسحاق** راوی فرماتے ہیں کہ اوسکی سحر و ایت کی کہ کہتا ہے
 کہ تہا میں خالد بن الولید کے لشکر میں بزرگ لڑائی اسکندریہ کے پس جب بٹھریں لڑائی کی جاہ میں اور پھر ہوئیں صفیں دونوں لشکر وکی اور
 غم کیا تہا اسے کاکہ اوسی وقت کلا ہمارے طرف کو لشکر قبضہ سے ایک طریق پر چوکیل کا اور اوسکے بدن پر ایک رہ سو نیکی کام کی تھی میں نے

یہاں
 پر
 ہے

یہاں
 پر
 ہے

اوسکے سوکھ گئے اور بال اوسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد کہ اللہ اکبر یہ بات اوقطیہ کی جو جو سنی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو ہریرہ میری پہلو میں بیٹھ کر نہیں فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑی جس کا بدن خیمہ تھا وہ سر گنجائیت سے نہ رہا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمائش کرے انکی بنی اسرائیل کے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑی کے پاس اور کہا اوس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہو تجھ کو اوس نے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس کیا فرشتے نے اوس کے ہاتھ کو پس چلا کر وہ مرض اوس کا اور اچھی کردی جلد اوس کے بدن کی پہر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہو تجھ کو کہہ کر کہا کہ اونٹ پس ہی اوس کو ایک اونٹ دیا مینہ کی بار بار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجھ کو اس میں اور آیا وہ فرشتہ گنچ کے پاس پس کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہے تجھ کو اوس نے کہا کہ جو مال پس کیا فرشتے نے اوس کو اور جاتا رہا مرض اوس کا اور اچھا کر دیا اوس کو بالوں کو پہر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست کہتا ہے اوس نے کہا کہ مال گاؤ پس ہی اوس کو ایک گاؤ کا و حائلہ پہر کہا اوس نے کہ برکت دیوے اللہ تجھ کو اس میں اور آیا فرشتہ اندھ کے پاس پس کہا اوس کے کہ کون چیز تجھ کو بہت پیاری ہے اوس نے کہا کہ پیہر دیوے اللہ تعالیٰ میری بصارت کو تاکہ دیکھ لوں میں اوس کے سبب سے گوشتوں کو پس اوس کو فرشتے نے اور پیہر دیوے اللہ تعالیٰ بصارت اوس کی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجھ کو بہت دوست ہے اوس نے کہا کہ بکری پس دیا فرشتے ایک بکری بچے دیوے اللہ والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجھ کو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد اسکی بل بل گئے وہ تینوں آپس میں اور بچے دو کوڑی کی اونٹنی اور گنچ کی گاؤ اور اندھ کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑی کے بصورت لباس فقیر کے اور کہا کہ میں اللہ کی عیون تجھے سوال کرتا ہوں اور شخص بواسطہ اوس کے جسے دیا تجھ کو اچھی جلد اور چارنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہنچ جاؤں میں اوپر اپنے سفر میں پس کہا اوس نے کہ مجھے حقوق حق وادارے بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجھ کو پہنچاتا ہوں آیا تمنا تو کوڑی کہ پیدا اور جس طبع سے تو کو تجھ کو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجھے اللہ تعالیٰ نو پس کہا اوس نے کہ مینہ وراثت ہو میں اس مال کا مگر اپنے بزرگوں اور اپنے ادا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جو نہا ہے تو کہو دیکھا اللہ تعالیٰ تجھ کو جیسا کہ تو تھا پس پھر دیا اللہ تعالیٰ نو اوس کو طرف اوس چیز کو جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنچ کے پاس لباس فقیر کی کو پس کہا اوس سے جیسا کہ کوڑی سے کہا تھا پس دیا ہی جواب دیا اوس نے جیسا کہ کوڑی سے فرمایا تھا پس کہا فرشتے نے کہ اے مرد کار میرے اگر یہ جو نہا ہے تو کہے اوس کو جیسا کہ وہ تھا پس پھر گنچ بطرف اوس چیز کے چہرہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھ کو پاس لباس فقیر کا اور کہا کہ میں مرد غریب و مسافر ہوں قطع کیا ہوئے پہاڑ کو اپنی سفر میں پس مینہ جواب کوئی چیز میری پہنچا یا مال گنا اللہ کے پھر تجھے سوال کرتا ہوں میں بواسطہ اوس کے جسے پیر دیا تجھ تری بنیائی کو اور دیا تجھ کو مال سوال کرتا ہوں میں تجھے ایک بکری کہ پہنچ جاؤں اوس کے سبب سے اپنے سفر کو اوس نے کہا کہ تمہا میں اندھ پس پیہر دیوے اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت میری اور عطا کیا مجھ کو اوس نے مال پس و تو جو چیز تجھ کو منظور ہو قسم و خدا کی نہ انکار کرونگا میں تجھے آجے دن کسی چیز کو جس کو تو اللہ کی راہ میں لیو گیا پس کہا فرشتے نے کہ کہہ تو اپنی راہ میں لے لیا کہ مینہ ہونیں مگر آزمائش کرنیوالا پس تحقیق رہی ہوا اللہ تجھے اور خشکین ہوا تیرے دونوں ساتیوں پر راوی ذمیان کیا ہے کہ کجا مال اوس کے اور آگے وہ لوگ ساتھ مال کو پاس خاند بن الولید کو پس لیا خاند نے مال کو اور داخل ہوے وہ شہر میں اور لایا اوس کے بچے کینسے کو پس لایا اوس کو جامع مسجد اور چوڑا اوس کے واسطے چار کینسے کو واسطے اوائے رسوم اوس کے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط شعفر فتح کو پس پہنچا خط عمرو بن

بجانب
سیاہ

اور پھر ملو ہونے کے اور کو بہت خوش ہوئے وہ اس مال سے اور کلم مقبرہ کیا مصر میں ابابہ غفاری کو ساتھ ایک مسلمانوں کے اور کو چھپا کر عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوئے وہاں اور نبائی اور سین ایک مسجد میں چھپا کر وہ مسجد اب تک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد تھوڑے دن کے لوگ رشید اور فہد اور محکمہ اور دمیہ اور سمندہ اور عیبرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کیا اور نئے عمرو بن العاص نے اس چیز پر کہ اتفاق کیا اور ہونے کے اور پھر بھی عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور قنار بن الازور اور رفیع بن عمیرہ الطائی اور شاگرد بن مزدوع اور نوفل بن طاعن اور رائج بن عیاض اور حاتم بن عبد اللہ اور قنار بن عمر اور فارس بن مزیدہ اور عروہ بن سالم اور سیل بن حدی اور عیبرہ الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماحدہ اور دخیم بن عاقل اور صمصمہ بن ضحان اور ہشام بن سعیدہ اور جبکہ بن الشریہ اور مزدوع بن ثابت اور یاسر بن الامتس اور جمع بن سعیدہ اور بکر بن راشد اور مزہ بن حکم اور زاکر بن میتل اور حنظلہ بن کامل اور عبید بن اوس اور افع بن اسیدہ اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحییٰ اور فاطمہ بن الامیر اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن خرام کو پس یہ سب جنگ نام ہننے ذکر کیا چلتی تھیں آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جنگ ناموں پر محکوم قضیت نہیں ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اور عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود کو اور حکم کیا اور نکور و انکی کا بجانب میاط کے راوی نے بیان کیا ہے کہ تھا حکم میاط کا ہمارے مامون مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا بارہ بیٹوں اور تھے ہر بیٹے کے قبضہ اور اختیار میں پانچ سو سوار دیے تھے اور مضبوط کیا تھا اسے میاط کو ساتھ لوگوں اور حلات وغیرہ پس جب پہنچے وہاں مقداد نے چالیس مردوں کے اور دیکھا ہمارے کو بجانب انکی قلت کے ہنسنا وہ اور کہا اس کو کہ قوم نے بھیجا ہے کہ طرف چالیس مرد کو تاکہ ملاکے جاویں وہ ہمارے شہر کے ہر آئندہ وہ لوگ سست رہے اور ان کے ہاں عقل میں راوی کہتا ہے کہ بڑا بیاد ہمارے شہر اور مشہور تھا ان کے شہر میں اور اس کا نام بہر تھا اور باپ اس کا اعتماد کرتا تھا اس کی شجاعت اور دانشمندی پر اور اس کی نگاہ میں کوئی شہسوار نہیں چھپتا تھا پس جب کیا اسے صحابہ اور ان کی قلت کو امید کی اس نے ان کی لڑائی میں اور پہنچے ہتھیار اپنی اور پورا ہوا اس نے اپنی سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنی بیٹوں اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کو اور صف بندی کی اپنی ساتھیوں کی راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا مسلمانوں نے بجانب لشکر میاط کو کہ نکلا ہے واسطے لڑائی مسلمانوں کے اور صف بندی کی ہو سوار ہو مسلمان بھی اور شہر ان کے مقابلے میں پس نکلا قبطیوں کی صف سے نہ بڑا بیاد ہمارے کا اور گردا دیا اس نے اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلا اس کی طرف ضرار بن الازور اور حکمہ کیا اور سپر اور نیزہ مارا اس کے سینے میں کہ نکلا نیزہ چکنا ہوا اس کی پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر زمین پر گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنی خون میں اور حکمہ کیا ضرار نے ہمارے کو لشکر پر اور پیر دیا اس کو شہر پناہ تاکہ پس پناہ مانگی ہمارے کو ضرار اور ان کے حملوں نے اور در آہ خوف اس کے لشکر اور لوگوں کے دل و زمین اور تنگی میں پڑا سینہ اس کا سبب بنی بیٹوں کو اور انہوں نے کیا اور پھر روایا اور یہاں بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کو اور بند کر لیا شہر کے دروازوں کو اور آیا ہمارے کو اپنے قصر میں اور کجا کیا اسے اپنی ہاں اکابر دولت کو اور تحقیق سخت اور دشوار گذر اور پھر وہ امر جو نازل ہوا اور پھر صحابہ کی طرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنی ساتھیوں کو کیا راوی حکم

لوگوں کی اس قوم کی بارہ میں جلتے ہیں یا رطیف اور اترے میں ہمارے شہر پر بادہ جاری لڑائی اور لیتے ہمارے شہر کے
 کہا اور سنو کہ ایسا بادہ ایسی ہی درست ہو چکا جو مناسب معلوم بادشاہ نے کہا ضرور ہو چکا اور تیرے راوی کہتا ہے کہ
 واسطے قوم کے شہر میں ایک حکیم کہ اعتماد کرتے تھے وہ لوگ اوپر ایسا اور مشورہ میں اور حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا امور کا تھا
 پس حکم کیا بادشاہ نے اس کے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس کیا بادشاہ نے اس کی طرف اور کہا کہ ایسا حکیم دانا کیا
 دیتا ہے تو ہوا ان عرب کے مقدمہ میں حکیم نے کہا کہ جان تو ایسا بادشاہ اس امر کو کہ جو ہر عقل کی قیمت نہیں ہے اور جو خوشی حاصل کی اس کے
 پہونچاؤ اور سکویا بنادہ اس کی نجات کو اور کہنچی ہے اس کو طرف نشانہوں اس کی بہتری کو اور اس قوم کو کوئی راوی ذیل نہیں کرتا
 اور زمین پہونچتا ہوا اسے کوئی مطلب کو اور تحقیق فتح کیا ہوا سنو نے شہر نکلا اور ذیل کیا ہوا سنو کو اور ہو گیا ہوا کام انکا
 اور بلند ہو گیا ہوا ذکر اور حکا اور پھیل گئی ہوا خبر انکی اور بلند ہوا ہے کلام اور بہر لیا ہوا انکی طلب اور دعوت فی زمین کو پس کوئی
 اور قاضی نہیں ہو سکتا ہوا اور ان تک نہیں پہونچ سکتا ہوا اور زمین زیادہ سخت ہیں ہم شام کی فوجوں سے مضبوطی میں اور بہت شمار میں
 اور مضبوطی شہر میں اور یہ قوم تائید کسی گئی بھی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوئے ہیں ساتھ دباؤ کے اور صرانی انکی دلوں میں
 ہو اور زمین کوئی ایسا عہد کیا اور سنو نے جیسے خیانت کی ہو اور زمین کوئی قسم کہانی اور سنو نے جس کے خلاف کیا ہوا تحقیق
 معلوم ہو چکا ہے تجکو وہ امر چہرہ میں دین اور گہانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری سے تو یہ ہو کہ صلح کرے تو
 اور اس واسطے ہم لوگوں کے پس پہونچکا تو اس کے سبب بخونی اور رانی خونریزی اور حفاظت لڑ کے بالوں کو اور صلح
 کریں گے ہم قوم سے اور دیویں گے ہم ان کو کسی قدر اپنے مالوں سے کہ باز کہیں گے ہم ان کو سبب کے اپنی راوی کہتا
 ہے کہ جب سنا ہمارے کہ یہ کلام حکیم کا تھا اس نے کہ برا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہے مجھ کو سپرد کرنے میرے شہر کا
 پہر حکم کیا اس نے حکیم کی گردن اڑی کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈانپ لیا ہے اس کو کہا اس نے اللہ صمدانی بڑی مملکت
 یسراکون لا تمیدک لک ولا صاحبہ لک ولا ولدک اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
 وَرَسُولُہٗ راوی کہتا ہے کہ جب سنا ہمارے کہ یہ کلام اس سے جنت کر کے کرا ہو گیا اور کہیں لیا اپنی تلوار کو اور مارا اس کی
 گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا اس کے سر کو اس کی گردن سے پس جب دیکھا اس کے ساتھیوں اور رباب دولت نے اس کے کام کو ساتھ حکیم کو پہنچا
 جرات کی کسی نے اور زمین سے کوئی منکرہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اس وقت متوجہ ہوا ہمارے انکی طرف و حکم کیا انکو
 درستی سامان لڑائی اور سوار ہو نیکا پس لیا قوم نے اپنی سامان کو اور سوار ہوئے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کٹر ہو کیے خیمے اپنی اور
 قصہ کیا لڑائی کا صحابہ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گزرا وہ دن اور منوئی لڑائی اور سوتے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم دیر خان کا
 ایک بیٹا حافل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی ہر گھنٹہ کا اور صاحب عقل اور تیرے تھا پس جب مارا والا بادشاہ ہمارے کہ
 اس کے باپ کو نہ ہر کیا اس نے غمشی اور دھا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجھ کو بادشاہ نے اس سے سوار ہو اس کی بڑائی سے
 اس واسطے کہ ذیل کرتا تھا اور تاتا تھا وہ مجھ کو راوی کہتا ہے کہ پہونچی خبر کلام سپر حکیم کی بادشاہ کو پس بلایا اس کو اور خوش کیا

اسی طرح اس قوم کی بارہ میں جلتے ہیں یا رطیف اور اترے میں ہمارے شہر پر بادہ جاری لڑائی اور لیتے ہمارے شہر کے
 کہا اور سنو کہ ایسا بادہ ایسی ہی درست ہو چکا جو مناسب معلوم بادشاہ نے کہا ضرور ہو چکا اور تیرے راوی کہتا ہے کہ
 واسطے قوم کے شہر میں ایک حکیم کہ اعتماد کرتے تھے وہ لوگ اوپر ایسا اور مشورہ میں اور حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا امور کا تھا
 پس حکم کیا بادشاہ نے اس کے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس کیا بادشاہ نے اس کی طرف اور کہا کہ ایسا حکیم دانا کیا
 دیتا ہے تو ہوا ان عرب کے مقدمہ میں حکیم نے کہا کہ جان تو ایسا بادشاہ اس امر کو کہ جو ہر عقل کی قیمت نہیں ہے اور جو خوشی حاصل کی اس کے
 پہونچاؤ اور سکویا بنادہ اس کی نجات کو اور کہنچی ہے اس کو طرف نشانہوں اس کی بہتری کو اور اس قوم کو کوئی راوی ذیل نہیں کرتا
 اور زمین پہونچتا ہوا اسے کوئی مطلب کو اور تحقیق فتح کیا ہوا سنو نے شہر نکلا اور ذیل کیا ہوا سنو کو اور ہو گیا ہوا کام انکا
 اور بلند ہو گیا ہوا ذکر اور حکا اور پھیل گئی ہوا خبر انکی اور بلند ہوا ہے کلام اور بہر لیا ہوا انکی طلب اور دعوت فی زمین کو پس کوئی
 اور قاضی نہیں ہو سکتا ہوا اور ان تک نہیں پہونچ سکتا ہوا اور زمین زیادہ سخت ہیں ہم شام کی فوجوں سے مضبوطی میں اور بہت شمار میں
 اور مضبوطی شہر میں اور یہ قوم تائید کسی گئی بھی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوئے ہیں ساتھ دباؤ کے اور صرانی انکی دلوں میں
 ہو اور زمین کوئی ایسا عہد کیا اور سنو نے جیسے خیانت کی ہو اور زمین کوئی قسم کہانی اور سنو نے جس کے خلاف کیا ہوا تحقیق
 معلوم ہو چکا ہے تجکو وہ امر چہرہ میں دین اور گہانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری سے تو یہ ہو کہ صلح کرے تو
 اور اس واسطے ہم لوگوں کے پس پہونچکا تو اس کے سبب بخونی اور رانی خونریزی اور حفاظت لڑ کے بالوں کو اور صلح
 کریں گے ہم قوم سے اور دیویں گے ہم ان کو کسی قدر اپنے مالوں سے کہ باز کہیں گے ہم ان کو سبب کے اپنی راوی کہتا
 ہے کہ جب سنا ہمارے کہ یہ کلام حکیم کا تھا اس نے کہ برا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہے مجھ کو سپرد کرنے میرے شہر کا
 پہر حکم کیا اس نے حکیم کی گردن اڑی کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈانپ لیا ہے اس کو کہا اس نے اللہ صمدانی بڑی مملکت
 یسراکون لا تمیدک لک ولا صاحبہ لک ولا ولدک اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
 وَرَسُولُہٗ راوی کہتا ہے کہ جب سنا ہمارے کہ یہ کلام اس سے جنت کر کے کرا ہو گیا اور کہیں لیا اپنی تلوار کو اور مارا اس کی
 گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا اس کے سر کو اس کی گردن سے پس جب دیکھا اس کے ساتھیوں اور رباب دولت نے اس کے کام کو ساتھ حکیم کو پہنچا
 جرات کی کسی نے اور زمین سے کوئی منکرہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اس وقت متوجہ ہوا ہمارے انکی طرف و حکم کیا انکو
 درستی سامان لڑائی اور سوار ہو نیکا پس لیا قوم نے اپنی سامان کو اور سوار ہوئے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کٹر ہو کیے خیمے اپنی اور
 قصہ کیا لڑائی کا صحابہ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گزرا وہ دن اور منوئی لڑائی اور سوتے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم دیر خان کا
 ایک بیٹا حافل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی ہر گھنٹہ کا اور صاحب عقل اور تیرے تھا پس جب مارا والا بادشاہ ہمارے کہ
 اس کے باپ کو نہ ہر کیا اس نے غمشی اور دھا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجھ کو بادشاہ نے اس سے سوار ہو اس کی بڑائی سے
 اس واسطے کہ ذیل کرتا تھا اور تاتا تھا وہ مجھ کو راوی کہتا ہے کہ پہونچی خبر کلام سپر حکیم کی بادشاہ کو پس بلایا اس کو اور خوش کیا

او سکے دل کو اور خلعت دیا اور سکوپس جب ات ہوئی کما حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئندہ لون گا میں خوش
 اپنے باپ کا اور تھا کما حکیم کا ملا ہوا شہر نپاہ سے پس کما حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اوسین سے
 اور نہیں آگاہ ہوا اس حال کی کوئی شخص اور قصد کیا اوسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اوسکی لوگوں نے آئے
 اوسکے پاس اور کہا اوس سے کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا راڈا لگیا تم لوگوں کے سبب سے
 ایک کشادہ سوراخ کما دینے شہر نپاہ میں اور نکلا میں اوسین سے اور آیا پتا ہے پاس تاکہ در آؤ تم شہر میں ہیں اوتھے کہ شہر
 تم اسکی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کما اوس سے خبر لڑو کہ برا ہو تیرا جسٹیکہ جنگو اسکام پر بیجا ہے
 اوسنے تیرا راڈا لگنا چاہا ہے آیا نہیں جانتونے کہ احتیاط عادت ہماری ہو اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہے راوی کہتا
 ہے کہ قصد کیا اوسکا فرار نے پس کما اون سے مقدار نے کہ اویضا جلدی کرو تم کہ دیکھا ہے میں اس ات میں جبکہ
 میری آنکھ لک گئی تھی خواب میں یہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں میرے پاس اور آپ چکو
 بشارت دیتے ہیں اور یہ لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کر رہا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے
 اشارہ فرماتے ہیں اوسکی طرف پس تامل دیکھا میں اوسکو اویضا پس پایا تھا میں اوسکو خواب میں اس حالت پر جو سوخت
 اور کیا تھلینے و سکی گھر میں ایک کمر بند چمکایا جس میں کڑیاں چاندی کی تھیں پھر کما مقدار نے کہ اویضا کہول تو اپنی کمر کو پس پایا
 اوسنے اپنے کمر کو تو کمر بند اوسکی کمر میں تھا پھر کما لڑکونے اشمہ کہ ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
 سامنے آئے مقدار اور ضرار اوس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اوس ہو اور بہت خوش ہو صحابہ اس حال سے اور سوار ہو مقدار اور ضرار
 اور چالیسوں مرد اپنے گھوڑوں پر بدون جلدی اور گہرا سٹ کے اور چلے وہ تاریکی میں اور لڑکا اوز کو آگے تھاتا انیکہ آئو وہ اوس پر
 ایک جسمیں لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اوس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوئے اوسین سے اپنے گھوڑوں
 پھر بند کر دیا اوسون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونکے دشمنوں کی بنیادی کو پس نہیں دیکھا
 اوز کو کسی نے شہر والوں سے اور داخل ہے صحابہ حکیم کے گھر میں اور چپ رہے اوسین ابن اسحاق فر روایت کی
 ہے کہ خبر پہنچی ہے مجھ کو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچا اوز بہانی اور لگانے اوسکے باپ کے اسی مرد سے پس گیا لڑکا اوز
 لوگوں کے پاس رات کو اور آگاہ کیا اوز کو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب اسے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ
 اوسکے ساتھ گھر کی طرف داخل ہے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اوز کو اور رات کا ٹی اوز کے نزدیک پس جب صبح ہوئی کہول لگیا
 دروازہ شہر کا اور نکلے لوگ دیباط کے واسطے قوت دی اور لکاک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہیں ٹھہرا شہر میں کوئی
 سوائے عورتوں اور لڑکوں کے اور سوار ہوا ہمارے مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اوز لوگوں نے صحابہ کو پس نہ پایا اوز کو
 اور نہ معلوم ہوئی اوز کو خبر اوز کی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بہاگ گئے پس اوسی وقت جا گیا بیٹا حکیم کا اور اسی مرد
 لگانے اوسکے بجانب دروازہ دیباط کے پس بند کر لیا اوسون نے دروازے کو اور پتھری اوز میں تو ایک جماعت وہ

گنگو پانی دروازے کے اور چلا گیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر میں ساتھ تھیل اور تکیہ کے اور مالک ہو گئے وہ
 شہر کے اور سپر و گیا اور سکو حکیم کے بیٹے اور اسکے بچا نون کے اور نکلے صحابہ اوس دروازے سے جسکو باب التراجم یعنی باب
 کہتے تھے اور اسی نام سے وہ اب تک مشہور ہے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہمارے نے صحابہ کو کہ نکلے ہیں وہ ہر
 جانا اوسے کہ شہر قصبے میں آگیا اور نکلے اور نین باقی رہا اور سکو پہونچنا شہر میں اور نکل گیا شہر اوسے ہاتھ سے و شمار گندا
 اور سپر و اور نکلے لوگ ہمراہی اوس کے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوئے وہ اپنے کام میں راوی کہتا ہے کہ جب
 نکلے صحابہ دروازے سے آئے پوچھو وہ واسطے لڑائی کو اور لڑا وہ کیا اور نون نے لڑائی کا مارک اور اسکے ساتھیوں کو اور مارک
 نے اپنے ہمراہیوں کو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ قریب سے شہر آئے اپنے لشکر کے نیچے اپنی سلیکے
 اور شہر اٹھا بیٹھا اور سکا دین جانب اوس کے اسوا سلیکے مارک اوسکو بہت وقت کہتا تھا سو اسے اور ہائیوں کے بسبب اوسکی
 عقل اور اوس کے اجتہاد کے اپنے دین میں کہ تھا وہ عالم اور قائل بہت ہوشیار اور بڑا اوب والا تبعیت کرتا تھا رہیوں کی محبت
 کہتا تھا اپنے دین کے عالموں سے اور پیدائش اور ایام طفولیت سے نہیں کہا تھا اوس نے گوشت سوکا اور نین
 پی تھی شراب اور نین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نین ترکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا
 تھا اوس نے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر ہے اوس میں پس نین چھوڑا اور اسکے باپ نے اور باز رکھا اور سکو
 اس راوی سے بسبب بیادتی محبت کو اوس کے ساتھ راوی کہتا ہے کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات ہول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے پس جب پہونچے صحابہ اوس کے شہر میں اور ہوا معاملہ اوسکا جیسا کہ بیان کیا ہے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد از نیکہ ملک ہو گئے
 اوس کے اور شہر سے ایک صف میں اور مرتب کیا مارک نے اپنے لشکر کو قطیون میں اور شہر اٹھا بیٹھا اور سکا دین جانب اوسکو
 اور دیکھتا تھا شطا صحابہ کی طرف پس کہول یا اللہ تعالیٰ نے اوسکی بنیائی کو بسبب اسکے کہ چاہا اوسکی راہنمائی کو پس کیا اوس نے
 نوایمان کو کہ چلتا ہے اوپر پس اوسی وقت اوٹھایا اور نین کاہ کو آسمان کی طرف پس کہول دیا گیا معاملہ اوپر اور دیکھا اور نین چھوڑا
 پس چلا یا وہ شور کر کے اور چکا اپنے گھوڑے پر سے اور کہا اپنے منہ کو کہ زمین پر سجالت غشی کو پس میل کیا ساتھ شوق
 اور حرص کے باپ اوس کے نے اس حال سے اور آیا اور اسکے پس اور روکا اور سکر خوف اوس کے گر پڑنے زمین پر پس جب ہوش میں آیا
 وہ کہا اوس کے باپ نے کہ ہمیں چھوڑ گیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچا یا تجھ کو اوس نے کہا کہ اعراب ظاہر ہوا مجھ کو قسم میری خدا کی امر
 اور جان لیا میں نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا میں نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا میں نے اوس کے ساتھ کچھ لوگوں کو ہر گز
 پہونچو میری اور اوس کو کہتا ہوں زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ اہل بق گھوڑوں پر سوار تھے پھر دیکھا میں نے زمین آسمان کے
 چہ میں پس دیکھی میں نے گنبد لنگتے ہوئے بدون کسی لگاؤ کے اوس کے اوپر سے اور بدون ستونوں کے اوس کے نیچے سے اور اوس
 کچھ سرو میں کہ نہیں دیکھا میں نے بہت اچھا کسی کو اوس سے اور نور چمکتا تھا اوس کے چہرے میں پس کہا میں نے کہ یہ لوگ کون ہیں پس اس وقت
 کہا ایک کسے واسے نے کہ یہ وہ شہد لوگ میں جو مار گئے اللہ کی راہ میں پھر دیکھا میں نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس کہتا تھا

میں اور سب طرف اور پکھا مینے اور ہمیں ہر گھر کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر غائب ہو جاوے وہ کسی بابل و نیابرتوں میں جاوے وہ اور
 شوق میں اور جان تو اب میری کہ تحقیق اللہ غالب و بزرگ نے نہیں کہل دیا میری آگاہ کیا اور یہ کہ مینے جو دیکھا مگر وہ سطور میں
 ہدایت کے اور چاہا اور مینے میری بہتری کو اور نہیں ہو سکتا میری غائب ہو کہ رہوں میں گمراہی پر اور ہجرت کر میں اور کسی جنس کو
 کیا ساتھ اللہ کو اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر جنبش میں اور خواہ مخواہ گمراہی اور گمراہی
 غلاموں اور لوگوں سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہو مجھ کو تعبت کر دے میری پس تعبت کی اور کسی قوم سے ایک ہزار روپے اور جاہ و صحابہ
 راوی کہتا ہوں کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اس کے بجانب صحابہ کے پہنچا یا اور ہونے اپنے ہتھاروں کو اور ظاہر کیا کلمہ توحید
 اور توحید بیان کی اللہ غالب و بزرگ کی پس متوجہ ہوئے صحابہ اور ان کی طرف اور بہت خوش ہوئے اور مبارکباد دی اور کو ساتھ سیلائی
 کو اور خوشخبری دی اور کو اللہ غالب و بزرگ کی طیر فصیحہ ساتھ بزرگی اور قبولیت کو میں جب دیکھا ہمارے گمراہی پر بیٹے شطا اور اس کے ایمان لائیکو ساتھ
 غالب و بزرگ کو اور اس کے جاننے کو صحابہ میں کہا اور کہ نہیں ایمان لایا میاں مگر یہ کہ دیکھا اور اسے حق کو اور میں نہیں شک کہ کتا ہوں اور اس کے عقل اور
 اچھائی سے میں پس ظاہر کیا ہمارے گمراہی پر شطا کے راوی کہتا ہوں کہ جب دیکھا اور اس کے اولاد
 سرداران اور اکابر و دولت و بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور اس کے اپنے بیٹے شطا کو ساتھ کما اور ہونے کے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اور اس کو حق تو
 نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب و چاہے اپنے بادشاہ ہمارے سے پس خوش ہوئے صحابہ اس معاملہ میں اور متوجہ ہوئے اور
 ہمارے پاس اور تہذیب کیا اور اس کے اولاد اور اس کے امرا کو مرتبوں کو اور شکریہ ادا کیا اور ان کے کاموں کا اور تجدید کی اور ہونے
 اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھوں پر اور کھول دیے گئے دروازے شہر کو اور داخل ہوئے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اور اس کے
 شہر میں پس ہر ایمان لایا پورا ہوا اپنے اسلام پر اور جسے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھنڈا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ اور اس کے
 اور نہیں جبر کیا اور سپہ اور نکال یا اور سکود دیات اور خزانہ کی طرف راوی کہتا ہوں کہ کھولا مقداد نے اس کو کہ جو میں نے دخل
 ہے تھے شہر میں اور حکم کیا اس کے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اس کا باب الیتیم کہا اور وہ بیٹا حکم کا تھا راوی
 کہتا ہوں کہ چھوڑا ان کے پاس مقداد نے ایک کو صحابہ سے جن کا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھائے وہ اور ان کو مسائل میں اسلام کے اور
 روانہ ہے مقداد و میاٹ سے بجانب اسکندریہ کے اور میان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح و میاٹ اور مسلمان ہونے
 ہمارے اور اس کے اولاد اور اس کے لشکر اور شہر والوں کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اس حال سے اور دیکھا اور ہونے فرمایا
 حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو شہر بشارت فتح اسکندریہ اور شہید اور فوج اور مسنور اور بحیرہ اور میاٹ کے اور ہر جہاں کو
 مع عامر بن لوی راوی نے سلسلہ اور یوں کے نصر بن مسروق سے روایت کی کہ کہا نصر نے کہ جب فتح کیا و میاٹ اور ہوا عاملہ
 جو ہو اگلا ہمارے گمراہی پر بیٹے شطا سے کہ امیر سے بیٹے تحقیق اللہ پاک اور بڑے فرزند پڑا یا ہمارے ورنہ کی آگ سے اور ہدایت کی ہر جہاں بجانب
 راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور جنبش اللہ کی ہو کہ پیشتر لکھا گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ تمام نہیں تہذیب کے ہر جہاں سے اور
 وہ جزیرہ ہو کہ نہیں پہنچ سکتا ہر کوئی وہاں مگر کشتیوں میں اور بہتر یہ ہے کہ ہم لکھیں وہاں کے حاکم ابانثوب کو اور ہلاوین اور اس کے

بیٹے
 شطا
 نے

بجانب اللہ تعالیٰ اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اوسے تو بہتر ہے ورنہ چلین ہم اوسکی طرف اور لڑیں اوس سے اور اللہ تعالیٰ مدد دے گا پس کہا شطانی کہ یہ اچھی تجویز ہے اور میں بات خود ایلمچی ہو کر جاؤنگا اوسکی طرف پس کہا بادشاہ فرما کہ میرے بیٹے قصد کرتا اوسکی برکت اور اوسکی مدد پر راوی کہتا ہو کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اوس کے غلاموں سے پس کہا یزید بن عامر نے شطائے کہ میں تمہارے ساتھ چلوں گا بجانب حاکم تنیس کے اسوا سلیک اگر وہ پوچھیکا تم سے کوئی بات ہمارے بین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ منو گے اور ہم خدا کو فضل سے مسائل اپنے دین کو جانتے ہیں اور جواب الہی کا دے سکتے ہیں اور ہم بین کوئی شخص ایسا نہیں سو جو غرور اور برائی ظاہر کرے اوسکی اسطیکہ کہ ہم ہمیش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہے جو نزدیک کر دیوے ہکواللہ غالب و بزرگ و شطائے کہ چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہو کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اوس کے اور یزید بن عامر اور بارہ چلتے تھے تا انیکہ آئے وہ دریا تو تنیس پر تو وہاں کشتیان وہاں کو حاکم کی طرف سو مقرر نہیں پس جب یکیا کشتی کے لوگوں نے شطا اور اوس کے چاروں غلام اور اوس کے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اوسنوں نے کہ تم کون ہو شطائے کہ کہا کہ میں شطا بیٹا بادشاہ ہارگ سرور و میا ط کا ہوں اور میرے ساتھ یہ مرصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایلمچی ہو کر ہم تمہارے پاس آئی ہیں پس بھی قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور دیا اور اوس کو پاس آنیکے پس اجازت دی ابی ثوب نو اوس کے واسطے پس پہلے آواز دیا اوس کے پاس ساتھ اجازت کے پیش کیا اوس لوگوں نے واسطے شطا اور اوس کے غلاموں اور یزید بن عامر کے ایک چوٹی کشتی کو پس سوار ہوئے وہ لوگ اوسنوں اور یکے چلے وہ لوگ اوسکو تا انیکہ آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور راوی وقت بادشاہ ابو ثوب نے بیچے تھے گھوڑے پر ہم سواری کے پس ورتے و کشتی سے اور چا شطا فرمایا کہ سوار ہوں یزید اوس کے ساتھ گھوڑے پر پس انکار کی یزید نے سوار ہوئے پس ہوا نصت کی اوسکی اور اوس کے غلاموں نو اس امر میں اور پایادہ چلے وقتا انیکہ پہنچے قریب محل ابی ثوب کو اور اجازت طلب کی اوس سے پس اجازت دی اوس نے اوسکو داخل ہو نیکیے پس جب پہنچ محل میں آؤ وہ پایا اوسنوں نے ابی ثوب کو بڑے دہربے اور دولت اور زینت میں اور حجاب و سکر تھے اور وہ اپنے تہ کی جگہ میں تھا اور غلام اوس کے سامنے خدمت گذاری میں کھڑے تھے پس جب داخل ہوئے یہ لوگ اور شہرے سامنے اوس کے توجہ دی کی ابو ثوب نے اوس پر سلام کرنے میں پس کہا یزید بن عامر نے السلام علیکم اے اللہ الہدیٰ انا قد اوحی الیک ان ابی العذاب علی من کذب و قوی راوی فرمایا کہ یہ ابو ثوب اوس عربی تھا جو زمین عریش میں تھے اور تھا وہ عرب تنضرہ غسان اور جلیلہ بن الایم کے یگانوں سے اور تھا وہ صاحب مال اور حال کا اور جب مالک ہو گئے مسلمان ملک شام کے اور فیل کیا اوسنوں نے رومیوں کو اور شکست اوشا کر بہا کا ہر قل بجانب قسطنطنیہ کے اور بہا کا جلیلہ بن الیم بھی مع اپنے مال اور ترکے بائے اورا کا بر قوم کے اور سوار ہوئے وہ دریا میں اور طلب کیا اوسنوں نے جزائر کو بہا کا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور ترکے بائے اور اپنے بہائی بندوں کے بجانب زمین حصار کے اور آواہ خشکی میں درمیان عریش اور رنج کے اور قابو میں کیا اوس زمین کو اور اقامت کی وہاں راوی کہتا ہو کہ بادشاہ ہارگ

نکلا تھا لیکن مع اپنے امرا اور کاروبار دولت کو بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار میں زمین عریض تک پس ہانگی
 اوس کے سلسلے ہو کر ایک بہرنی اور پھیا کیا اوس کا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تھانیکہ بیکار یا اوس کو فرو دگا ابی ثوب
 کامل بن صعصعہ تک پس ماندا ہو گیا گھوڑا بادشاہ کا اور پچ گئی بہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے میں پس جب کیا
 اوس نے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہے اوس کے خیمے کی طرف جلد اور ٹھہ کر چلا بادشاہ کی طرف اور نہیں پہچانا اوس کو بلکہ
 دیکھا اوس کی حشمت اور لباس شانہ کو پس جانا اوس نے کہ یہ بادشاہ ہے پس جب پہونچا اوس تک بزرگداشت کی اوس کی
 اور تعظیم کی اوس کے مرتبے کی اور پکڑا اوس کی رکاب کو اور لاوتا را اوس کو اور حکم کیا اپنے غلاموں کو بادشاہ کے گھوڑے کے
 لینے اور اوس کے شلانی اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے میں اور بیٹھا یا اوس کو اور حکم دیا غلاموں اور نوکر کو
 بکریان بچ کوئے اور کمانا چکانے کا راوی کہتا ہے کہ اوسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اوس کے پیچھے آ پہونچے
 پس اوتا را اوس کو ابی ثوب کو اور جب طیار ہوا کھانا تولانے کے بڑے کالنے بہرے ہوئے گوشت اور ہر طرح کے کھانوں کو
 راوی کہتا ہے کہ بادشاہ اور اوس کے لوگوں نے تین دن ابی ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا اوتا را
 بادشاہ مع اپنے ہمراہیوں کے بارادہ مصر کے پس سوار ہوا ابی ثوب بھی اوس کے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا انیکہ
 قسم دلائی اور پھیر دیا اوس کو بادشاہ نے بعد اوس کے کہ اچھی تعریف کی اوس کی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اوس کے ساتھ اور
 چلا مقوقس بادشاہ تا انیکہ داخل ہوا مصر میں اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اوسی وقت حکم کیا اوس سے اپنے وزیر کو کہ لکھو
 ابی ثوب کو ولایت تینس اور اوس کے متعلقات کی اور روانہ کیا اوس کے واسطے ساتھ فرمان کے خلعوں اور غلاموں کو پس جب
 پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اوس نے اوس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے
 لڑکے بالوں اور یگانوں کے بجانب قرمہ کے اور سوار ہوا ومان سے کشتیوں میں اور گیا تینس کو پس جب قرار پکڑا اوس نے
 اپنی ولایت میں بھیجا اوس نے لوگوں کو واسطے لانے اپنے بھائیوں اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اوس کو پاس پس
 حاکم کیا اوس نے اپنے بھائی ابامعینا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اوس نے دوسرے بھائی ابوشقا کو جزیرہ طیر پر اور حاکم
 کیا اپنے بیٹے مضاض کو جزیرہ پر اور حاکم کیا اپنے غلام فینا کو بالاج پر راوی کہتا ہے کہ قرار پکڑا حکومت پر ابی ثوب
 نے اور ہٹک گیا اور مغرور ہو گیا وہ اور گزری مدت اس حال میں تا انیکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مصر میں اور ہوا حال بادشاہ کا اوس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہے مارا جانا اوس کا اوس کے بیٹے ارسطولیس کے ماتہ سے اور
 کیفیت اوس کے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابی ثوب کو روکا اوس نے اوس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس
 کے پاس بھیجا تھا اور دیکھا اوس نے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ میں کہ باز کہتا تھا اوس کو جو پہونچے اوس تک آدمیوں سے اور نہ
 میں رکھا اپنے تین اسی جزیرہ میں پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اوس کے اطراف کو شہروں اور دیہات
 کے اور مسلمان ہو گیا مارگ اور لاوا اور فوج اوس کی روانہ ہوئے شطا اور غلام اوس کے اور نیزید بن عامر بطریق الحی کو بجانب ابی ثوب

کے پس حیث اخل ہوئے وہ لوگ وہاں اور ٹھہرے اور کے سامنے اور کیا اور ٹھہرے نے تو ظاہر کیا اور نے غور اور جو
 کو اور نہیں اور ٹھایا اور نے اپنے سر کو اور کی طرف اور کسی کو اور کے حجاب سے جرات اس امر کی نہونی کہ اون لوگوں کو اجازت
 بیٹنے کی دیوے پس جب یہ کیا یزید بن عامر نے یہ حال پتا اور نہون نے یہ کلام اللہ تعالیٰ کا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوقِطُهَا مَنْ
 يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اور کے پہلو میں شطا اور دیکھا یزید تخت ابی ثوب کو تو وہ
 سونیکا تھا اور اور میں تصویر ایک رخت خرمے کی اور اس و رخت کے نیچے تصویر میریم کی تھی اور وسیع عیسیٰ اور کی گود میں تھے
 پس پھر یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالیٰ اِذَا فَنَاءَ نَفْسًا مِنْ تَحْتِهَا لَا تَخَرُّ نَفْسًا قَدْ جَعَلَ رَبُّهَا تَحْتَكَ بِرَبِّهَا
 وَهَرَمَتْ اِلَيْكَ بِجَدْعِ الْخَلَّةِ تَسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا فَكُلْ وَاشْرَبْ وَاعْبُدْ عِبَادًا عَيْنًا اَوْ بَرًّا بِرَبِّهِ رَسْمًا يَزِيدُ
 اِنْ اَيَاتُكَ اِسْتَبْرَأَ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اَتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا اَيْنَمَا كُنْتُ وَاصْبِرْ
 بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا مَدَدْتُ حَيًّا وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّنِيْ حَيًّا رَاسُخًا اَلَسَلَامُ عَلَيْكَ يَوْمَ وَلَدَتْ وَيَوْمَ
 اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا پس یہ سنا ابو ثوب نو یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے تھے بل گیا رنگ اور سکا اور بہت برہم ہوا پس جب
 فارغ ہوئے یزید پڑھنے لکھا کہ سے متوجہ ہوا ابو ثوب کی طرف اور کہا لون سے غصہ ہو کہ یہ کیا کلام ہو جو تم نے کہا یزید نو کہا کہ کلام
 اللہ غالب اور بزرگ کا ہو کہ اوتا رہا ہو اور نے اپنی عمر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نہیں میں نے عجائبات اور سکو اور نہ بدین گو کلمات اور
 اور نہ مثل ہو گا اور سکی آیات کا ابو ثوب نو کہا کہ جو تم نے ذکر کیا اور سکے کیا معنی میں یزید نو کہا کہ معنی اور سکو میں کہ جو خبری ہوا اللہ غالب اور بزرگ نو
 اپنے نبی عیسیٰ کو حال سو وہ یہ ہو کہ معلوم کیا جیسے نے حق کو اور حق کلام کیا اور نہون نے اپنی ذات پر اس طرح سو کہ وہ بندہ اللہ کے
 ہیں نہیں میں بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اور نہون نے یہ کہا کہ اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ تو اور مطلب افکایہ ہو کہ میں حکم کیا گیا
 ہوں ساتھ بندگی اللہ اور او کو فرمانبرداری کے مثل تم لوگوں کے اور نماز پڑھتا ہوں میں واسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ میرے
 مال میں حق اللہ تعالیٰ کا اور معنی افکایہ اس کلام کے وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَوْمَ وَلَدَتْ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا میں
 کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگوں کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہیں نہیں استحقاق کہتے ہیں معبود ہونے کا اور جو کوئی مر گیا اور سکے واسطے
 کوئی زندہ کی اور برائی نہیں ہے اور معنی اس قول کے اُبْعَثُ حَيًّا یہ میں کہ آگاہ کرتے ہیں عیسیٰ لوگوں کو اس امر کو کہ عیسیٰ
 اور وہ سب وٹھائی جانیکے روز قیامت کو جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہو گا اور اگر بھوتے وہ دونوں معبود تو ہوں میں اون دونوں
 کے واسطے خواہشیں اور پڑ جانا خلاف دونوں کے چھین لیکن دیکھ اور فکر کر تو اے مرد اس امر میں کہ دیکھتا ہو تو حکمت کو کہ نہیں
 بکرتی ہو اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہو پس یہ سنا ابو ثوب نو کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اور کی طرف اور کہا کہ تحقیق
 تم نے چنگل ماسا اور ہر و سا کیا ساتھ جو مٹی باتوں کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریائے گمراہی میں پس کیا یزید بن عامر نے کہ اللہ عز
 جانتا ہے اور سکو جو سرگردان ہے چنگل مارا اور برائی میں شرک کر نیا لا ہو ساتھ باو شاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت کہنے والا
 کہ نہ آسمان اور پیر سایہ کر سکتا ہے اور نہ زمین اور سکا بوجھ اٹھا سکتی ہے اور نہ رات اور سکو تاریک کر سکتی ہے اور نہ دن اور سکو

یہ سنا ابو ثوب نو کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اور کی طرف اور کہا کہ تحقیق
 تم نے چنگل ماسا اور ہر و سا کیا ساتھ جو مٹی باتوں کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریائے گمراہی میں
 پس کیا یزید بن عامر نے کہ اللہ عز جانتا ہے اور سکو جو سرگردان ہے چنگل مارا اور برائی میں شرک کر نیا لا ہو
 ساتھ باو شاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت کہنے والا کہ نہ آسمان اور پیر سایہ کر سکتا ہے اور نہ زمین اور سکا بوجھ
 اٹھا سکتی ہے اور نہ رات اور سکو تاریک کر سکتی ہے اور نہ دن اور سکو

یہ سنا ابو ثوب نو کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اور کی طرف اور کہا کہ تحقیق

چسپا سکتا ہے اور کوئی روشنی اور سپر غالب ہو سکتی ہے اور کوئی تاریکی اور کوئی چسپا سکتی ہے اور کوئی بادشاہ اور کوئی
 مغلوب نہیں کر سکتا ہے اور کوئی زمانہ اور کوئی بدل نہیں سکتا ہے اور ہر ساعت اور کوئی ایک و نہند ہر آیا نہیں ہے
 تم کو سو جہ آیا نہیں ہے تم میں کوئی ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قنار کی قدرت میں آیا
 نہیں ہر کوئی تم میں ایسا کہ نصیحت کرے اپنے نفس کو سبب جائے دن روشن اور آنے رات تاریک کو آیا نہیں ہو سکتا
 تم سے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرواؤ سکی اور پاک جانو اور کوئی شرکت سے اور اقرار کرواؤ سکی کئیانی کا آیا نہیں سناؤ
 کلام اوس شخص کا جسکی تم لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اوسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اوسکی انبی کلام عیسیٰ بن مریم کا کہ اتر آیا دنوں نے
 اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور بشارت دی جیسی نے ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے قبل آپ کی مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگوں کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور زندگی اوسکی اللہ برتر سے آیا نہیں سنا
 آپ کے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانوں اور دلیلوں سے آیا نہیں دو ٹوکے ہوا چاند اور کو
 واسطے آیا نہیں بات کی اوس نے سو سمار اور پھر نے آیا نہیں مخاطب ہوا اوس نے اونٹ اور درخت آیا نہیں ہیں وہ اسے کہہ دیا
 قبیلہ مصر میں راوی کہتا ہے کہ جب ابوثوب جہا دینے سے اور نہ رہی اوس کے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے
 وہ حجت اور دلیل کو اور ٹھادے مگر یہ کہ کہا اوس نے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہیں ہکو وہ سب کام جو تمہاری نبی نے کہا تھا
 لیکن تھا جو وہ قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمہاری سچ ہو پس عاقر و تم اللہ سے اور وسیلہ گردانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس
 بات پر کہ برساوی اللہ پانی پس اگر برسیگا پانی تو جانیں گے ہم کہ کلام تمہارا حق ہو اوس میں کوئی شک نہیں ہو اور ایمان لگاؤ
 ہم ساتھ اللہ بزرگ کے اور تصدیق کریں گے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور
 بزرگ قادر ہے اس بات پر جو تو نے کہی **وَاتَّخَذَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا** اور بندہ نیک خالص مہب و عا کرتا ہے
 اللہ تعالیٰ جو تو اللہ قبول کرتا ہو اوسکی دعا کر اور اللہ کرتا ہو جو چاہتا ہے پھر ادھر کھڑے ہوئے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی
 مجلس سے پس کہا اوس نے ابوثوب نے کہ کہاں تک جاؤ گے اے یزید اور منوں نے کہا کہ دعا کرو نگاہ میں اللہ سے ایسا اللہ
 کہ اگر چاہے تو اوتار دے تمہارا اوپر عذاب کو آسمان سے پھر پڑا اوسوں نے کلام اللہ تعالیٰ کا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ**
يُغَيِّرُ عِلْمَكُمْ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ راوی فرمایا اوس یون کے وقاص
 بن حیر سے روایت کی ہر کہ منین طلب کیا ابوثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اوسکی ایک رات
 متنی فاصلے پر دیا یونیل سے پس نہیں قدرت رکھتا تھا وہ اوس کے سینچنے کی اور نہیں پہونچ سکتا تھا وہاں تک پانی اور نہیں
 سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اس واسطے کہ ابوثوب نے اوس کی جیتی کیو واسطے گڈ ہے اور تالاب بنائے تھے
 کہ یکجا ہوتا تھا وہاں میں پانی باران کا اوس قدر کہ کفایت کرتا تھا اوس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب
 موقوف ہو جاتا تھا برسا پانی کا گرمیوں کے دنوں میں تو سینچتا تھا وہ اوس زراعت کو اون تالابوں اور اوس کی جیتی کو

میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے
 میں نے انصاف کیا ہے

توت ہوئی تھی اور گائے تھے اسے اس میں درخت سب پہلو کے اور اس سال میں کہ اسے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس وکاتما اللہ تعالیٰ نے پانی کو جڑوں کے دونوں میں اور چمک گیا تھا وہ پانی جو تالا بون میں کچا تھا اور پانی ہوئی تھی کیتی اور قریب بہ خشکی پہونچی تھی گرمیوں میں اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اس وقت میں کہ یزید بن عامر اس کے پاس آئے اور گدڑا حال اون دونوں کا وہ جو بیان کیا ہے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا تھا پس کما یزید نے کہ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پھر نکلے یزید اور قصہ کیا اور کیا کیا اور وہ رکعت نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کر دیا دونوں ہتھیلیوں کو اور دعا مانگی ان الفاظ اللہ صلاتک قد امرتنا بالدعاء وعدتنا بلا جابة وانت اصدق القائلین اذ نقول ولا ذاسلک عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان وقد دعوتک کما امرتني فاستجب کما وعدت یاد المعروف الذی لا یقضی ابدًا ولا یخصیہ غیرک احدًا اسقنا فیثک یحیی محمد بن المصطفیٰ والہ الشرف واصحابہ اهل الوقاء انک علی کل شیء قدیر وہ وہ بن حیر نے بیان کیا ہے کہ بحکوفات سے یہ حال معلوم ہوا ہے کہ یزید بن عامر عمارت سے تھے کہ اسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے بیچ میں اور شہری وہ مثل تھمرے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیز کے اور پھیل گئی اور آسمان ملگنی اور رعد جملہ کرتا تھا اور پھر مثل مثل شخص غضبناک کے اور رعد اسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اور پھر بدلی آسمان کی طرف پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قاور نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو درانجا ایک باندہ تھے وہ کمرون میں چکے خدمتگاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانوں رحمت اللہ کے کہنچے تھے اسکو صاف قدرت سے ساتھ تھیں اسکو بدلی اور حملے کے اور بدلی رکھی ہوئی تھی بازو اطاعت کی وافق منطوق یسیح الرعد بحمدہ والملك ائکة من خیفته اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز و تیر کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرینو اس کے اور رعد تبسج کرتا تھا مثل تبسج اس شخص کو جو سجدہ کرتا ہر وہ سطر بزرگی اللہ کے وتروی العود فیخرج من خلالہ پس جب سیلاب اور پوری ہوئی وہ اور بار بار ہوئی ساتھ پانی کو اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ میں اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اسکو اور برق مارتی تھی اسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اس کے درمیان سے چلی بدلی نہ ہوا سے قدرت اللہ کی درانجا ایک پہلی تھی وہ ہوا درمیان مانتوں اسکی رحمت کے تو اس وقت کمل گئے پٹ اس کے دروازوں کے اور اوٹھ گیا پردہ اس کے پانی کا پس رونی وہ ساتھ آنسو اپنے بانے کے جدائی اپنی خزانہ پر اور پے پے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤں کا پس خوش ہوئی زمین وقت اوڑنے اس کے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پہولوں کی بیج گردن اس کے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی

۵۱۰
 فتح المعصر
 اور گدڑا حال اون دونوں کا وہ جو بیان کیا ہے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا تھا پس کما یزید نے کہ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پھر نکلے یزید اور قصہ کیا اور کیا کیا اور وہ رکعت نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کر دیا دونوں ہتھیلیوں کو اور دعا مانگی ان الفاظ اللہ صلاتک قد امرتنا بالدعاء وعدتنا بلا جابة وانت اصدق القائلین اذ نقول ولا ذاسلک عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان وقد دعوتک کما امرتني فاستجب کما وعدت یاد المعروف الذی لا یقضی ابدًا ولا یخصیہ غیرک احدًا اسقنا فیثک یحیی محمد بن المصطفیٰ والہ الشرف واصحابہ اهل الوقاء انک علی کل شیء قدیر وہ وہ بن حیر نے بیان کیا ہے کہ بحکوفات سے یہ حال معلوم ہوا ہے کہ یزید بن عامر عمارت سے تھے کہ اسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے بیچ میں اور شہری وہ مثل تھمرے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیز کے اور پھیل گئی اور آسمان ملگنی اور رعد جملہ کرتا تھا اور پھر مثل مثل شخص غضبناک کے اور رعد اسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اور پھر بدلی آسمان کی طرف پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قاور نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو درانجا ایک باندہ تھے وہ کمرون میں چکے خدمتگاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانوں رحمت اللہ کے کہنچے تھے اسکو صاف قدرت سے ساتھ تھیں اسکو بدلی اور حملے کے اور بدلی رکھی ہوئی تھی بازو اطاعت کی وافق منطوق یسیح الرعد بحمدہ والملك ائکة من خیفته اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز و تیر کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرینو اس کے اور رعد تبسج کرتا تھا مثل تبسج اس شخص کو جو سجدہ کرتا ہر وہ سطر بزرگی اللہ کے وتروی العود فیخرج من خلالہ پس جب سیلاب اور پوری ہوئی وہ اور بار بار ہوئی ساتھ پانی کو اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ میں اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اسکو اور برق مارتی تھی اسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اس کے درمیان سے چلی بدلی نہ ہوا سے قدرت اللہ کی درانجا ایک پہلی تھی وہ ہوا درمیان مانتوں اسکی رحمت کے تو اس وقت کمل گئے پٹ اس کے دروازوں کے اور اوٹھ گیا پردہ اس کے پانی کا پس رونی وہ ساتھ آنسو اپنے بانے کے جدائی اپنی خزانہ پر اور پے پے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤں کا پس خوش ہوئی زمین وقت اوڑنے اس کے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پہولوں کی بیج گردن اس کے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی

مسلمانوں کے مقابلے میں اور صف بندی کر کے ارادہ کیا لڑائیکا اور مقابل ہوئے دونوں لشکر میں پہلے جو نکلا مسلمانوں
 لشکر سے وہ شیطا بن نام کر متے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنوں پر پس مار ڈالا لوگوں کو اور زمین پر گر اویا
 ولیر و نکلا سوا سٹیکہ اور ہونے سے بول کیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اور نکلا
 مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر اس وقت تھا کہ ظاہر ہوئے اونکو یہ انوار اور کھولے گئے اونکو واسطے
 دروازے اونکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا انیکہ آئی تیار کی رات کی اور پھر سے وہ
 بمطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کہڑے پہنچے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے ہتھکڑیوں کے
 بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پریشہ گیون کے بحالت غمت اور شرمندگی سے کہ سر جھکائے ہوئے بحالت میں
 پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سیل ستارے نے طلوع کیا سو گئے وہ چلو کر بل پس جب
 ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پرگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوئے شطا اور نکلا لیکہ وہ روتے تھے پس
 کما اون سے اونکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رولا یا ہے تمکو اونہوں نے کہا کہ دیکھی میں نے خواب میں وہ
 چیز جو کہیں نہیں دیکھی اور سنی میں نے وہ چیز جو کہیں نہیں سنی تھی اور دنیا مجھے چھوٹی ہے پس کما اون سے اور کو باپ نے
 کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہے پس کما غلطی نے کہ قسم ہے خدا کی یہ خواب
 پریشان نہیں ہے ولیکن یہ قرب اور نزدیک ہے بادشاہ علام الغیوب سے جسے کہ جاری کیا قلم کو اور پاپ کیا روشنی
 اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلافت کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور میں نے دیکھا ہے خواب میں کہ گویا دروازہ
 آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہریت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہے پس دیکھا میں نے فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال میں
 کہ بعض انھیں کے سجدہ میں ہیں کہ نہیں کھڑے ہوتے اور بعض رکوع میں ہیں کہ نہیں سیدھی ہوتے اور بعض اونہیں کے کھڑے
 ہیں کہ نہیں بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہیں کہ نہیں خشک ہوتی ہیں آنکھیں اونکی اور اسی طرح پر دیکھا میں نے ایک
 آسمان کو بعد ایک کے ساتویں آسمان تک پہر دیکھا میں نے ساتویں آسمان میں ایک گنبد زمر و سبز کا جہین قندیلین سفید موی
 ہیں کہ وہ چمکتی ہیں ساتھ روشنی کے اور روشن ہیں بدون آگ کے اور اس گنبد میں چالیس رحین ہیں جو ایسی پوشاک پہنے
 ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے مثل اسکے اور نہ مثل اونکی شکلوں کے اور چہرے اونکے مثل انسان کے چہرہ کی ہیں لیکن نوران کا مانند کراہ
 سورج کو نور کو اور اونکو پاؤں یمن باقوت سحر کی غنیمت میں کہ بیٹھی اور چلتی ہیں وہ اوکو پہنی ہوئے فرش ریشمیں اور نگارین اور بزرگ
 اور بہتر ہیں سرور کے تختوں پر پس پکارا ایک نے اون میں سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مَضْعُوتُ بَدَارِ الْغَدِ وَ اَمَّا
 لَكَ اَنْ تَذْكُرْنَا وَ تَرْغَبَ فِي شَرْبِنَا مَا عَلِمْتَ اَنْ مِنْ اَجَلِكَ خَلَقْتَ نَارَ بَنَاتِ
 وَ جَعَلَ مِنْ نَارِكَ الْجَهَنَّمَ مَا هَذَا اَلْجَهَنَّمَ وَالْبَعَادُ اَلْفَتْ اَلْجَهَنَّمَ
 فَمَا هَذَا اَصْنَعَ اَهْلَ الْوَفَاءِ وَاَلَا اَنْ فَتَدْنِى الْمَيْقَاتُ وَ اَنْقَضَتِ الْمَسَاعِدُ فَسَيَقِظُ

عجب
 اور شیطا بن نام کر متے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنوں پر پس مار ڈالا لوگوں کو اور زمین پر گر اویا
 ولیر و نکلا سوا سٹیکہ اور ہونے سے بول کیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اور نکلا
 مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر اس وقت تھا کہ ظاہر ہوئے اونکو یہ انوار اور کھولے گئے اونکو واسطے
 دروازے اونکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا انیکہ آئی تیار کی رات کی اور پھر سے وہ
 بمطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کہڑے پہنچے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے ہتھکڑیوں کے
 بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پریشہ گیون کے بحالت غمت اور شرمندگی سے کہ سر جھکائے ہوئے بحالت میں
 پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سیل ستارے نے طلوع کیا سو گئے وہ چلو کر بل پس جب
 ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پرگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوئے شطا اور نکلا لیکہ وہ روتے تھے پس
 کما اون سے اونکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رولا یا ہے تمکو اونہوں نے کہا کہ دیکھی میں نے خواب میں وہ
 چیز جو کہیں نہیں دیکھی اور سنی میں نے وہ چیز جو کہیں نہیں سنی تھی اور دنیا مجھے چھوٹی ہے پس کما اون سے اور کو باپ نے
 کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہے پس کما غلطی نے کہ قسم ہے خدا کی یہ خواب
 پریشان نہیں ہے ولیکن یہ قرب اور نزدیک ہے بادشاہ علام الغیوب سے جسے کہ جاری کیا قلم کو اور پاپ کیا روشنی
 اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلافت کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور میں نے دیکھا ہے خواب میں کہ گویا دروازہ
 آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہریت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہے پس دیکھا میں نے فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال میں
 کہ بعض انھیں کے سجدہ میں ہیں کہ نہیں کھڑے ہوتے اور بعض رکوع میں ہیں کہ نہیں سیدھی ہوتے اور بعض اونہیں کے کھڑے
 ہیں کہ نہیں بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہیں کہ نہیں خشک ہوتی ہیں آنکھیں اونکی اور اسی طرح پر دیکھا میں نے ایک
 آسمان کو بعد ایک کے ساتویں آسمان تک پہر دیکھا میں نے ساتویں آسمان میں ایک گنبد زمر و سبز کا جہین قندیلین سفید موی
 ہیں کہ وہ چمکتی ہیں ساتھ روشنی کے اور روشن ہیں بدون آگ کے اور اس گنبد میں چالیس رحین ہیں جو ایسی پوشاک پہنے
 ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے مثل اسکے اور نہ مثل اونکی شکلوں کے اور چہرے اونکے مثل انسان کے چہرہ کی ہیں لیکن نوران کا مانند کراہ
 سورج کو نور کو اور اونکو پاؤں یمن باقوت سحر کی غنیمت میں کہ بیٹھی اور چلتی ہیں وہ اوکو پہنی ہوئے فرش ریشمیں اور نگارین اور بزرگ
 اور بہتر ہیں سرور کے تختوں پر پس پکارا ایک نے اون میں سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مَضْعُوتُ بَدَارِ الْغَدِ وَ اَمَّا
 لَكَ اَنْ تَذْكُرْنَا وَ تَرْغَبَ فِي شَرْبِنَا مَا عَلِمْتَ اَنْ مِنْ اَجَلِكَ خَلَقْتَ نَارَ بَنَاتِ
 وَ جَعَلَ مِنْ نَارِكَ الْجَهَنَّمَ مَا هَذَا اَلْجَهَنَّمَ وَالْبَعَادُ اَلْفَتْ اَلْجَهَنَّمَ
 فَمَا هَذَا اَصْنَعَ اَهْلَ الْوَفَاءِ وَاَلَا اَنْ فَتَدْنِى الْمَيْقَاتُ وَ اَنْقَضَتِ الْمَسَاعِدُ فَسَيَقِظُ

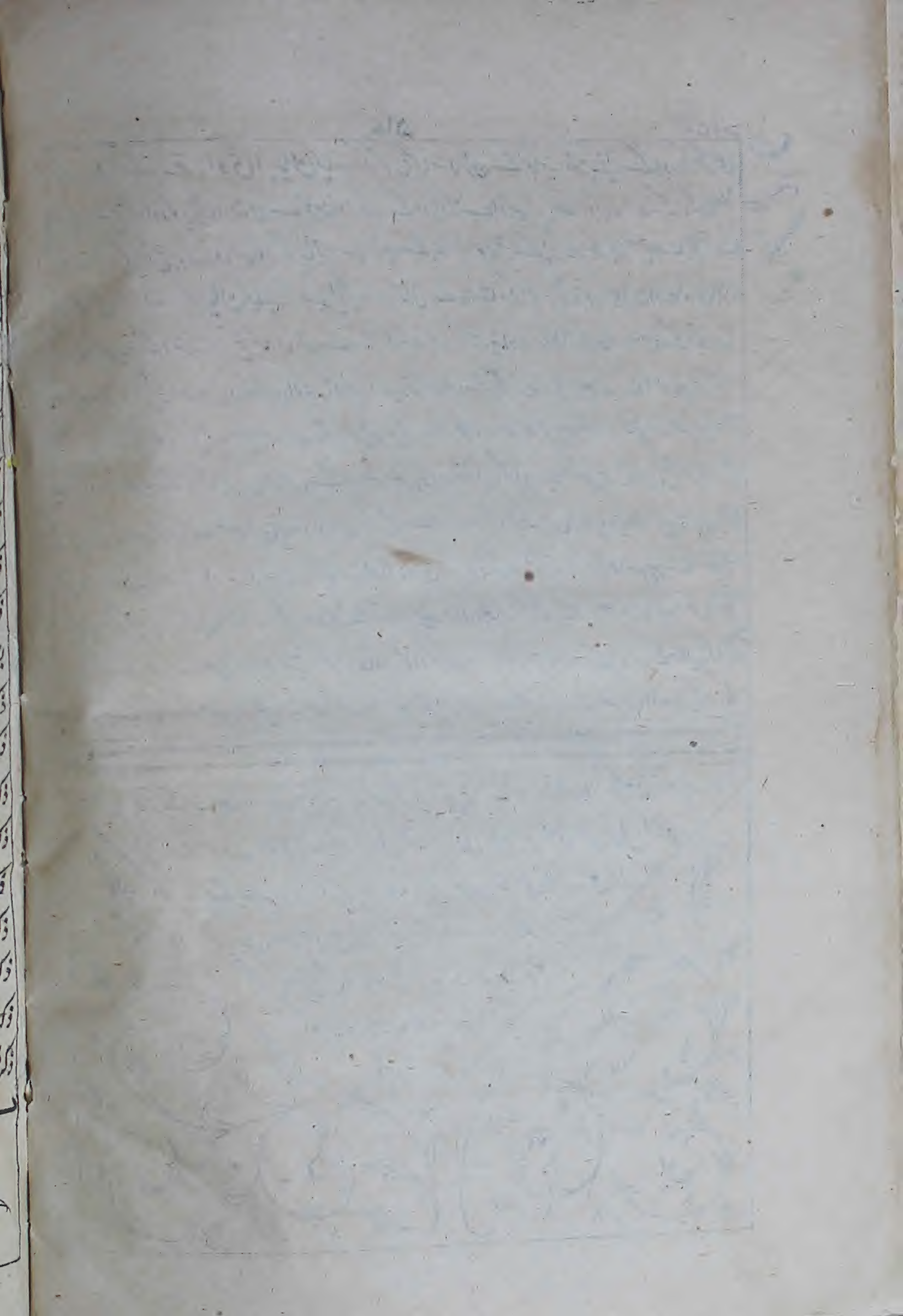
ہمارے کسی کے کثرت کرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہر میت ہمارے کے لشکر میں چلے وہ بجانب شہر نیا ورمیاط کے اور
 کی اور یمن دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اس نے کہ مسلمان اس کے قبضے میں ہیں کہ اسی وقت آنی مسلمانوں کی
 کشمیش اور آئے اور علی طرف نشان سلیم کے اور اس کے نیچے ولیران موحیدین اور پیشرو اس کے ہلال بن اسد اور
 بن ربیعہ تھے اور بلند کیا تھا انہوں نے اپنی آوازوں کو ساتھ تبدیل اور تکیہ اور پڑھنے و روئے کے بشیر اور نذر پر
 راوی کہتا ہے کہ جب کیا ہمارے کے آئے مسلمان قوی ہو گیا دل و دکان اس کے ساتھیوں کا اور زیادہ ہوئی
 خوشی اور ہلکے کیا انہوں نے ابو ثوب اور اس کے ہمراہیوں اور کہا انہوں نے کہ اور دشمنان خدا کے آپہونے
 تھا اے لیے راستی اور ایمان کے لوگ و درانی ہلاکی تم میں اے ہندگان صلیبوں کے راوی کہتا ہے کہ حملہ کیا ہلال
 بن اسد اور صفوان بن ربیعہ نے اپنے ہمراہیوں کے کافروں پر اور مارا ان میں شمشیر ہائے بڑاں کو پس جب کیا
 ابو ثوب نے کہ ناگمان و آئے اوپر عرب نیک متحیر ہو گیا وہ پس اسی حال میں کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی میں تھا کہ
 او سکونید بن عامر پس کہا نیر نے اس سے کہ اور دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہیں نصیحت کی تھی میں نے تجھ کو
 آیات اللہ کے آیا نہیں ظاہر ہوئی تھی تجھ کو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھیں تھیں تو نے نشانیاں اس کی اور سنی
 تھی تو نے وہ چیز جو لاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اس کے میں سچے چاہے نیر
 اوپر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اس کے زرو کی گروں بند پر اور کہینچا اور جدا کر لیا اس کو گھوڑے سے اور
 گرفتار کر لیا اور پہلے اس کو حالت ذلت میں اور پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابو ثوب گرفتار ہو گیا پس گروں کہی اس کی قوم نے
 واسطے قضا و قمار کے پس بعض دشمن سے لڑے تا انیکہ مارے گئے اور بعض دشمن کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بہاگ گھر
 شکست اور ہٹا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو عینا اور ابو شفا اور حاکم ورنما اور سمینہ کا اور نعلبہ اور دودیا اللہ غالب اور بزرگ نے
 مسلمانوں کو اور خواہ کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہمارے کے پاس اور سلام کیا ان کو اور مبارکباد دی بسبب سلامتی اور
 فتح کے اور تعزیت کی اس کے بیٹے سطا کی پس کہا ہمارے نے کہ امید مزدوری اور ثواب کی رکنتا ہوں میں اس کے واسطے بڑا
 اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا میں نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اس نے نیر بن عامر نے کہ تحقیق بہشت میں کچھ
 ایسے درجے ہیں کہ نہیں پہنچ سکتے ہیں ان تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اس کی کتاب بزرگ میں ہو وکتب
 الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ سَاجِدُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
 مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگوں نے شطا کو
 اور نہیں کپڑوں میں جنکو وہ پہنے تھے اور ان مسلمانوں کو بھی دفن کیا جو شہید ہوئے تھے اور ابوبکر سے مسلمان آپ
 خیموں میں باقی دن تک اور رات کاٹی انہوں نے پس جب صبح ہوئی آئے ہمارے نیر بن عامر کے خیمے میں اور کہا کہ
 اور صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھا میں نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب میں کہ وہ اس گنبد میں ہیں جنکو انہوں

پہن راجہ پورہ
مہربانی اور وہی
پہن اپنے پرب کی اور
گوئی نہ نہیں کہ
نیسا
پہن جانا ہے
اور کیا وہ
تاکہ کیلئے
الغیر کا مال ہیں
کہ جب ان کو سوچو
ثابت رہے اور ان کو
اور خوشی سے

جواب کے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا مسلمانوں نے بجانب قصر شید کے اور اسکو بھی
 صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اونہوں نے طرف واردہ کے اور اوتڑے اور سپر بس مصاحم کیا وہاں کے لوگوں نے
 بس چیز کہ متفق ہوئے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانوں نے بجانب عیش کے پس اسکو بھی صلح سے فتح کیا
 واقعہ میں رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید
 اور تمام صحابہ کے ہاتھوں پر اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور میاط اور ادون دونوں کے شہروں
 اور حبشہ اور کو عمر بن العاص اور خالد بن الولید اور عبد اللہ بن قیس اور ان کے یگانوں اور ہمارہیوں کے ہاتھوں پر اور یہ
 آخر سن سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ساٹھ
 چار برس گزرے تھے تو لکھا عمر بن العاص نے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کو ایک خط مشتمل خوش خبری فتح اور اس چیز
 کی جو پوری کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اونہوں نے اسکو بہت حمد اور ثناء کی اللہ برتر کی اور شکر کیا اسکا غالب ہونے مسلمانوں
 اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم بھیجے فوج نکال بجانب ارض ربیعہ
 در دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ کو کولا اور پڑھا اونہوں نے خط کو اور جب سمجھے وہ اس کے مطلب کو فرما کر
 کی اونہوں نے حکم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکر کو بجانب ارض ربیعہ انفرس اور دیار بکر کے

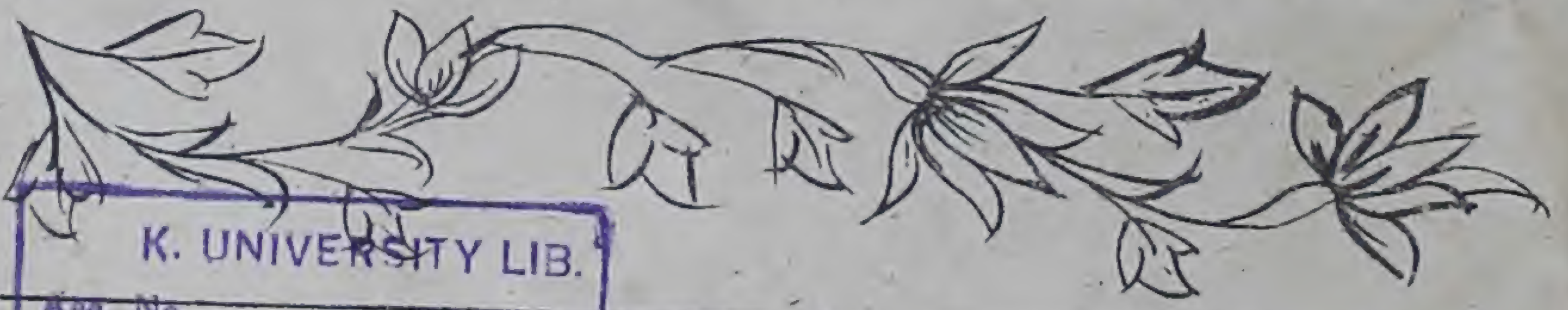
المستند لکھ کہ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابہ کرام فتح الشام و مصر دوبارہ بحسن اتمام بحساب
 مئی ۱۳۰۰ عیسوی مطابق شہر ربیع الاول ۱۳۰۰ ہجری مطبع فیض منشی نول کشور
 مین چپکے تمام ہوئی اور بھی دو جلدیں یعنی فتوح عجم و مغازی آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم زیر طبع ہیں قریب تر بعد اتمام اسی مجموعہ میں شامل
 کیجا مین گئی اللہ تعالیٰ ان چاروں جلدوں کو شکر
 غلام اللہ دہ لقاوی سیف حضرت پیر شہزادہ
 آمین ثم آمین

فتح المص
 فتح المص
 فتح المص
 فتح المص



فہرست کتاب غنہ و عرب ترجمہ فتوح عرب

صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب
	حیرہ و قادسیہ -	۳	ذکر دیار بکر و ارض ربیعہ -
۱۳۵	ذکر فتح ہمشیر -	۱۷	ذکر فتح قرقیسا -
۱۵۲	ذکر فتح ایوان کسرے اور درآنا مسلمانوں کا	۳۲	ذکر فتح ماکسین و شمسائیہ وغیرہ -
	درون و جلہ اور فتح کرنا شہر اسپانیہ جو اب	۳۳	ذکر فتوح قلعہ باردین -
	و جلہ کے واقع تھا -	۴۹	ذکر فتوح رہا و حران -
۱۶۱	ذکر فتح شہر نشا و رکہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق	۵۲	ذکر فتوح قلعہ راس العین -
۱۷۴	ذکر فتوح بلاد بھنسنا و اہناس اور اسکے	۶۴	ذکر فتح دارا و پیر جاویا عا -
	اعمال و مضامینات کا اور فضائل اور سکے جہانات	۸۶	ذکر فتح میا فارتین و آید -
	یعنی صحرا اور عرصات کے -	۹۸	بقیہ ذکر بلد آمد -
۱۷۷	ذکر سکنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پر	۱۰۱	ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی -
	ہونا زمین بھنسنا میں -	۱۰۶	ذکر فتح حصن لغوب -
۱۸۲	ذکر فتح بھنسنا اور اسکے فضائل کا اور بیان	۱۱۲	ذکر فتح طنر و یمنر و وسفر -
	اولن واقعات کا جو وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے	۱۱۴	ذکر فتوح یدلیس و ازن و مضامینات -
	نسبت پیش آئے -	۱۱۷	ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر -
۲۵۹	ذکر فتح قلعہ بھنسنا اور اوپر نزول صحابہ کا	۱۲۶	ذکر فتح ازن و وسفر و جبل مارون -
	اور قتل کرنا بطریق کو -	۱۲۷	ذکر فتوح اسماعیلیات -
۳۱۴	خاتمہ کتاب از طرف مترجم -	۱۲۹	ذکر فتوح العراق -
۳۱۶	خاتمہ الطبع -	۱۳۱	ذکر فتوح خورنق و قتل نغان بن المندز و فتح



K. UNIVERSITY LIB.

Acc. No

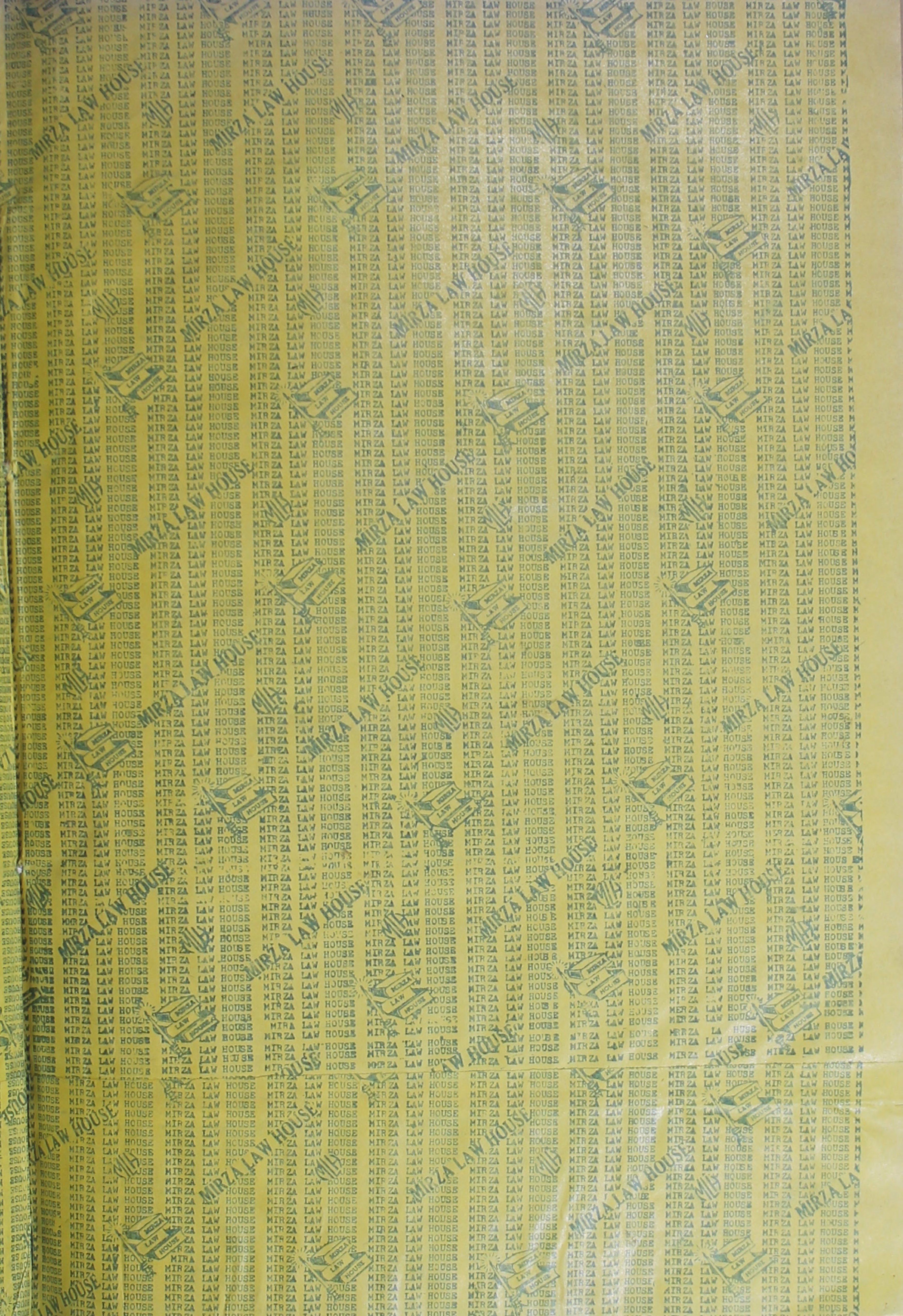
۱۵۴۵۸۸

Date

26.3.74

[illegible]

[illegible]





ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN